صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 24 ستمبر 2019ء بمطابق 24 محرم الحرام 1441ہجری صبح دس بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، ظاہر شاہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

لِلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى وَالَّذِیْنَ لَمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۝ اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ ۝ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ ۙ ۝ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمِهَادُ۔

(ترجمہ): جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کرلی ہے اُن کے لیے بھلائی ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا وہ اگر زمین کی ساری دولت کے بھی مالک ہوں اور اتنی ہی اور فراہم کرلیں تو وہ خدا کی پکڑ سے بچنے کے لیے اس سب کو فدیہ میں دے ڈالنے پر تیار ہو جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے، بہت ہی برا ٹھکانا۔ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے رب کی اِس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے حق جانتا ہے، اور وہ شخص جو اس حقیقت کی طرف سے اندھا ہے، دونوں یکساں ہو جائیں؟ نصیحت تو دانش مند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں۔ اور اُن کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں، اُسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔ اُن کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں، اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب مسند نشین: جزاکم اللہ۔ آئٹم نمبر 2 'کوئسچنز آور': کوئسچن نمبر 2413، جناب بہادر خان صاحب۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکرصاحب، چیئرمین صاحب اول خو مبارکی وایم ستاسو په ناستی باندې او هیله لرم ان شاءالله چې تاسو به په ښه انداز باندې دا هاؤس دغه کړئ۔ دا په هیلتھ کبنې ما یو کوئسچن کړے دے چې یره زمونږ په هسپتالونو کبنې څه ډاکټران نشته دے، سهولیات نشته دے، لیبارټری کار نه کوی، بجلی کار نه کوی، دے وائی 'جی هاں'، وائی جی هاں، شته خو څه سوال جواب ئے نشته دے، نو زه تلے یم، ما وزټ کړے دے او دا ما ټول تفصیل راوړے دے، د منډا هسپتال کبنې یو سپیشلسټ ډاکټر دے او دوه پکبنې ایم بی بی ایس ډاکټران دی، عام طور نه پکبنې لیډی ډاکټره شته دے، نه پکبنې دائی شته، نه پکبنې د چسټ شته دے، نه پکبنې نرس شته دے، نه پکبنې ټیکنیشن شته دے خو زه ډیر افسوس کومه، دے وائی جی هاں او بیا ئے تفصیل ورکړے دے، بالکل ئے دروغ وئیلی دی، بالکل ئے زیاتے کړے دے، د ثمر باغ هسپتال کبنې۔

جناب مسند نشین: بہادر خان صاحب، تاسو سپلیمنټری کبنې، تاسو سپلیمنټری کبنې خبره کولې شئ کنه جی۔

جناب بہادرخان: سپلیمنټری کبنې زه دا وایمه سر، چې دا خو ټول خالی پراته دی او ټول سهولیات پکبنې نشته دے، دا دکمیټۍ ته حواله کړی چې کم از کم مونږه په دیکبنې په تفصیل خبره اوکړو او دا به کله کوئ؟ پروسږ کال هم دا منسټر صاحب دلته ناست وو او پاڅیدو وئیل چې یره دا به زه په هفته کبنې یا میاشت کبنې پورا کړمه، یو کال تقریباً دریالس میاشتې اوشولې تراوسه پورې پورا نه شو، هیڅ قسم سوال جواب دوباره را نغلو۔ هغه بله ورځ هم ورسره ما ملاقات کړے دے، سحر ئے راولی او مازیګر ئے بیرته بدلوی، تش تور پراته دی، هسې هغه ډهانچې ولاړې دی، نو کمیټی ته د حواله کړی چې په هغې کم از کم په تفصیل باندې مونږ خبره اوکړو او د دې هغه کوم ضروریات چې دی هغه پورا شی۔

__جناب مسند نشین:__ آنریبل منسٹر، قلندر لودھی صاحب۔

__حاجی قلندر خان لودھی(وزیر خوراک):__ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر پہلے تو میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں، اس کرسی پہ بیٹھنے کی مبارک دیتا ہوں اور اس کے بعد، اپوزیشن ساتھی میرے بیٹھے ہوئے ہیں، محترم اپوزیشن لیڈر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، پارلیمانی لیڈر بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ آج کے جو پندرہ سوال ہیں ان میں دس سوال جو ہیں وہ ہیلتھ سے Related ہیں، پندرہ سوال ہیں، سارے آج کے ایجنڈے میں جن میں سے دس جو ہیں یہ ہیلتھ سے Related ہیں، تو ہیلتھ منسٹر ابھی تک نہیں پہنچے ہیں، یہ مجھے پلندہ تو مل گیا اور میرے ساتھ تو وہی بات ہو گئی "اسے چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا"، تو میں حاضری کرتا ہوں اسمبلی میں، وہ تو ٹھیک ہے ایک اصول کی بات ہے اور آنا بھی چاہیئے سب کو، تو ابھی یہ پلندہ میرے سامنے رکھ دیا گیا ہے تو میں اپنے آنریبل موؤر کو اپنے Respectable Member کو کیسے مطمئن کر سکوں گا؟ اگر وہ ان سے مطمئن ہیں اس جواب سے تو وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ ایک سوال کی بات نہیں ہے، یہ دس سوال ہیں جو ہیلتھ سے Related ہیں اور آج منسٹر ہیلتھ نہیں ہیں، تو میری آپ سے بھی یہی ہے کہ میری تو یہ رائے ہو گی، اگر اپوزیشن لیڈر صاحب اس پر Stress نہ کریں تو اسے اگر ڈیفر کر لیں کیونکہ Proper اس کا جواب وہ دے سکیں، تو اگر یہ نہیں چاہتے تو پھر جواب تو میرے پاس لکھے ہوئے ہیں، پلندہ مجھے ابھی ملا ہے، میں نے وہی بات کر دی کہ اسے چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا، میری حاضری ہے تو میں حاضر رہتا ہوں، (تالیاں) تو مجھے تو بس یہ ابھی مل گیا پلندہ، اگر یہ رات کو بھی آجاتا اس کے محکمے کی طرف سے تو میں اس کے لئے کچھ ان سے کوئی کراس کوئسچنز کر کے اپنے خدشات کو دور کر لیتا کہ یہ Answer یہ ایسے ٹھیک نہیں ہے اور اس پہ ایسے ٹھیک نہیں ہے، تو اس لئے میں اگر۔۔۔۔۔

__جناب مسند نشین:__ منسٹر صاحب کے آنے تک اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں۔

__جناب اکرم خان درانی(قائد حزب اختلاف):__ جناب سپیکر۔

__جناب مسند نشین:__ نہیں آجائیں گے نا، منسٹر صاحب کے اور بھی کوئسچنز ہیں۔ جی اکرم درانی صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن۔

__قائد حزب اختلاف:__ میرے خیال میں جی یہاں پر تو ہمارا سسٹم الٹا جا رہا ہے، کل تو شاید آپ موجود تھے، یہاں پر جو اجلاس تھا اور یہاں پر جب ہم مہنگائی، بے روزگاری پہ بات کر رہے تھے تو پھر یہاں پر لودھی

صاحب کے علاوہ کوئی وزیر موجود نہیں تھا تو بڑے اچھے انداز میں سپیکر صاحب نے کہا کہ آج جتنے وزیر غیر حاضر ہیں، ان کے نام لکھیں اور جتنے ایم پی ایز غیر حاضر ہیں ان کے نام بھی لکھیں اور یہ وزیر اعلیٰ صاحب کو بھی بھیجیں اور عمران خان صاحب کو بھی بھیجیں لیکن میرے خیال میں یہاں پر تو اس سے آج بھی الٹا ہے، میرے خیال میں اس بات کی نہ کوئی تاثیر ہے اور نہ اس پہ کوئی عمل ہے، ابھی یہ ہے کہ لودھی صاحب کہہ رہے ہیں، میں نے کبھی بھی زندگی میں ایسی حکومت نہیں دیکھی کہ وہ منسٹر صاحب اس وقت وہ کاغذ دے دیں جب وہ سوال پیش ہوا ہو، ابھی لودھی صاحب کو بھی پانچ منٹ پہلے دیا کہ یہ آپ کر لیں تو اس نے میرے خیال میں، وہ صحیح آدمی ہے، اس نے کہا کہ ابھی آپ لوگوں نے مجھے دیا، میں جواب کیا دوں گا؟ اور آپ سے درخواست کی کہ آج کے ہیلتھ کے سوالات جو ہیں وہ آپ کل کے لئے کر لیں، پرسوں کے لئے کر لیں جناب، یہاں پر ابھی اور بھی سوالات ہیں اور منسٹروں کے، مجھے تو ایسا لگ رہا ہے کہ ہم سے زیادہ یہ خود ناراض ہیں، ہم کم ہیں، لیکن ممبران جو گورنمنٹ کے ہیں وہ میرے خیال میں زیادہ نالاں ہیں اور وزراء صاحبان بھی میرے خیال میں اپنے منصب پہ کچھ، مجھے اس طرح نہیں لگ رہا ہے کہ وہ کچھ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ میں واقعی وزیر ہوں، وہ بھی اس طرح محسوس نہیں کرتے ہیں، چونکہ میرے خیال میں اختیارات عام جمہوری حکومت کے علاوہ کسی اور جگہ سے ابھی ہو رہے ہیں اور ابھی مایوسی کی یہ حد ہے، دیکھو نا ابھی ہم آ رہے تھے آپ کے ہاں اور ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ آپ کے پاس آئیں گے اور آپ کہیں گے کہ آپ آ رہے ہیں کہ نہیں؟ اور پھر ہم کیا کر رہے تھے، رولز میں ہمارا اختیار ہے کہ اپنے آدمی کو آپ کی جگہ پہ بٹھا دوں، جب آپ نہیں آ رہے ہیں، آپ کا پینل نہیں آ رہا ہے، یہاں پر یہ کرسی خالی ہے اور ہم سارے کام چھوڑ کے آ رہے ہیں تو میں آئندہ کے لئے انتباہ کر رہا ہوں گورنمنٹ کو، کہ اگر اتنی دیر ہوئی اور پینل، سپیکر بھی نہیں آ رہا ہے، پینل کا کوئی چیئر مین بھی نہیں آ رہا ہے تو ان شاء اللہ یہاں پر ہمارے بڑے قابل لوگ ہیں اور ہم آئندہ کے لئے اسی کرسی پر بٹھائیں گے، مزید یہ گپ شپ گورنمنٹ ہمارے ساتھ نہ لگائے یہ آپ لوگ ابھی ذہن میں رکھ لیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ (تالیاں)

<u>جناب مسند نشین:</u> درانی صاحب، میں دس بجے سے آپ لوگوں کے لئے بیٹھا ہوا تھا وہاں پہ، میں دس بجے آیا ہوں جی۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> نہیں، آپ تو بیٹھے تھے لیکن آپ کا کوئی بندہ نہیں تھا جس کی وجہ سے آپ آ نہیں رہے تھے، ابھی آپ کو۔

جناب مسند نشین: سارے ممبران سر لیٹ آئے تھے نا۔

قائد حزب اختلاف: ابھی جو سپیکر یا اسمبلی کو شرمندگی ہے، وہ اپوزیشن سے نہیں ہے، اپوزیشن آپ کو عزت دیتی ہے، آج بھی کتنے لوگوں نے ویلکم کیا لیکن آپ کے یہاں پر دو ساتھی بیٹھے تھے، باقی آپ کا کوئی ممبر نہیں تھا، تو پہلے ہمیں راضی نہ کرو، اپنے گھر کو تو راضی کرونا، ابھی آپ کا گھر بھی راضی نہیں ہے تو پھر یہ حکومت کس طرح چلے گی؟ ابھی لودھی صاحب بھی جواب دینے کے قابل نہیں ہیں، چونکہ دس منٹ پہلے ان کو سوالات کے جوابات دینے کو کہا ہے تو یہ آج کا خرچہ جو اس اسمبلی پہ کتنے، میں سیکرٹری صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ ایک دن سیشن پہ کتنا خرچہ اس صوبائی حکومت کا آرہا ہے؟ جو آپ بچت کرتے ہیں، جو آپ بچت کرتے ہیں اور ہمارا وزیراعظم صاحب جہاز بھی استعمال نہیں کرتا، بچت کر رہا ہے اور اتنی بچت آپ کر رہے ہیں کہ ہم ابھی معیشت کو ٹھیک کریں گے کٹوں سے، معیشت کو ٹھیک کروگے مرغیوں سے، معیشت کو ٹھیک کروگے انڈوں سے، تو کبھی کٹوں سے، انڈوں سے اور مرغیوں سے معیشت ٹھیک ہوئی ہے؟ اور ایک Main جو تھا پچھلی گورنمنٹ کا جو کہ پرویز خٹک صاحب نے معیشت کے لئے بہتر تھا کہ چین کے ساتھ ہم گدھوں کا کاروبار کریں گے، ابھی کٹوں پہ، گدھوں پہ، انڈوں پہ اور مرغیوں پہ اگر ملک ٹھیک ہو سکتا ہے تو وہ تو ہماری جتنی بھی بیوہ خواتین ہیں گھروں میں، وہ تو کٹے بھی رکھتی ہیں، جتنی بھی بیوہ خواتین ہیں وہ تو مرغیاں بھی رکھتی ہیں اور انڈے بھی رکھتی ہیں، خدارا اس اسمبلی کو وزن دو، یہاں پر ہمارے بڑے پیارے، ہمارے سینیئر وزیر بھی بیٹھے ہیں عاطف خان صاحب، اگر ہم خود اس اسمبلی کو وقار نہیں دیتے، وزن نہیں دیتے، وہ عزت نہیں دیتے، اس اسمبلی کا اپنا وزیر اعلیٰ صاحب نہیں آرہا، وہ وزیر نہیں آرہا ہے جس کے سوالات ہیں تو یہ بات کدھر جائے گی؟ یہ تو آپ اگر رولنگ دیتے ہیں، یہاں پر ہمارے سپیکر صاحب نے جتنی بھی رولنگز دی تھیں، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ اس کو آپ نکالیں کسی ایک پہ عمل ہوا ہو؟ سپیکر کی رولنگ پہ بھی عمل نہ ہو، ہمارے چیف منسٹر صاحب ہیں وہ آنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو یہ کیا ہوگا؟ میں تو بڑے ادب سے آپ سے یہی گزارش کروں گا کہ خدارا تھوڑا سا، ابھی یہاں پر کل میں نے ایجنڈے کا پوچھا، اجلاس ختم ہو رہا تھا تو میں نے اس بیٹے کو بلایا، میں نے کہا کل کا ایجنڈا ہے، اجلاس ختم ہوتے ہی اس وقت آگیا، یہ تو منسٹر بھی سٹڈی کرتا ہے، یہ تو جو ایم پی ایز ہیں، اپوزیشن ہے گورنمنٹ ہے، وہ بھی سٹڈی کرتے ہیں، جس کو ایجنڈا نہیں ملتا ہے تو جی سپیکر صاحب، اس میں ہم کیا کریں جی؟ بڑی مایوسی پھیل رہی ہے، کل کی بات پہ بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا، آج بھی وہی پوزیشن ہے، کل اس سے پھر اور Bad

position ہو گی، تو میری درخواست ہے کہ یہ اخراجات جو ہیں یہ بھی اس صوبے پہ بہت زیادہ بوجھ ہیں، ہم نے تو یہ بھی کہا کہ ایک دو گھنٹے اگر آپ زیادہ چلاتے ہیں اور Rules relax کرتے جاؤ، ہم تیار ہیں، چونکہ وہ ساری باتیں گورنمنٹ کے نوٹس میں آ جائیں جو اس کی اپنی بنیادی ضرورت ہے، گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہو گی، کوئی بل ہے، کوئی اور ضروری چیزیں ہیں اور ہمارے بھی سوالات ہوتے ہیں، کال اٹینشنز، تحریک التواء ہے اور ایجنڈا ہے، آج بھی ایجنڈے پہ حالیہ بارشوں سے نقصان کا وہ ہے، تو پلیز اس کو تھوڑا سا منظم کر لیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: چیئرمین صاحب، چیئرمین صاحب۔

جناب مسند نشین: جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ چیئرمین صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ، مبارک بھی ہو۔ اکرم درانی صاحب جو ہمارے اپوزیشن لیڈر ہیں، انہوں نے تفصیلاً بات کی ہے، میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اس لسٹ کو دیکھیں، اس میں Fifteen Questions ہیں اور دس کوئسچنز جو ہیں وہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے Related ہیں، یعنی زیادہ تر کوئسچنز ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں ہیں لیکن یہاں پر منسٹر موجود نہیں ہے، جو یہاں پر ممبران صاحبان اور دیگر منسٹر صاحبان موجود ہیں وہ خود لودھی صاحب نے تسلیم کر لیا آن فلور کہ میں اس پوزیشن میں نہیں کہ اس کا جواب دے دوں، تو کیا یہ اس حلف کی توہین نہیں ہے، Is it not the violation of that oath which he was administered? اس نے دو Oaths لئے ہیں منسٹر نے، ایک As Member لیا ہے اور دوسرا As Minister لیا ہے، کیا یہ آئین کی Violation نہیں ہے؟ آپ دیکھیں ان کی حاضری ذرا، سیکرٹریٹ سے منگوالیں، یہ منسٹر صاحب کتنے دن یہاں پہ ان پندرہ بیس مہینوں میں اسمبلی میں آئے ہیں؟ اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے کیونکہ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا بزنس ہے، یہ ہمارے جو آفیسرز بیٹھے ہیں، گیلریاں بھی خالی ہیں، ہمیں سپیکر صاحب نے یہ کہا ہے کہ سیکرٹریوں کو بلالو، کم از کم ایڈیشنل سیکرٹری ہونا چاہیئے، آپ دیکھ لیں کہ کون آیا ہے اور یہ لوگ ہمیں دیکھ کر نہیں آتے ہیں، اگر ہمارے منسٹرز ٹھیک ٹائم پر آتے، اگر Ruling Party کے ممبران آتے، کورم موجود ہوتا تو یہ لوگ بھی آ جاتے تھے، یہ لوگ ہمیں دیکھ کر یہ کہتے ہیں کہ اب یہ خود پابندی نہیں کرتے تو ہم کیوں جائیں؟ تو چیئرمین صاحب، آپ سے میں گزارش کرتا ہوں، آپ ایک اچھے ورکر رہ کر آپ ایسی رولنگ پاس کر لیں کہ اگر کوئی اس کی

Violation کرلے تاکہ ہم اس کو کل عدالت میں لے جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ ہم پندرہ پندرہ کوئسچنز دے کر اور منسٹر نہیں آتے ہیں، کیا Engagement میں ہیں؟ ڈینگی نے تباہی مچائی ہے، ڈینگی نے وباء پھیلائی، پختونخوا میں اور خاص کر پی کے 70 اور 71 میں پشاور میں کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ پوچھ لیں، یہ منسٹرز کہاں گئے ہوئے ہیں، کون سے ضلع میں کیا کام ہے؟ تو اس کا مطلب ہے آپ مہربانی کر کے اس ہاؤس کے تقدس کو دیکھ کر آپ رولنگ پاس کر لیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ کو پتہ ہے، آپ کو پتہ ہے کہ یہ بات اکرم خان درانی صاحب نے بڑی تفصیل سے کی ہے، خوشدل خان صاحب، آپ سے درخواست ہے کہ آپ بیٹھ جائیں کیونکہ انہوں نے تفصیل سے یہی بات کی ہے۔ منسٹر صاحب آج چھٹی پر ہیں، ہیلتھ منسٹر صاحب اور چونکہ ہمارے منسٹر لودھی صاحب اس سلسلے میں تیار نہیں ہیں، اس لئے میں نے کہا ہے کہ وہ اس کو ہم ڈیفر کرتے ہیں نیکسٹ اس کے لئے۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: چیئرمین صاحب، میں نے ریکویسٹ کی تھی، پہلے تو مبارکباد دیتا ہوں خوشدل خان کو، حج کر کے آئے ہیں اور پہلی دفعہ یہاں اسمبلی میں حج کے بعد آئے ہیں، ہمارا خیال تھا کہ حج کے بعد ان شاء اللہ آئے ہیں تو کچھ تھوڑی نرمی ان کے لہجے میں آئی ہو گی یا تھوڑے سے Polite ہوں گے۔ چیئرمین صاحب، میرا یہ خیال تھا، میں نے ریکویسٹ کی تھی، میں نے ریکویسٹ کی تھی اپوزیشن لیڈر کو اس ہاؤس کی بہتری کے لئے، ان سوالات پر اتنا خرچہ ہوا ہے، ان کے بہتر جواب کے لئے، یہ تو ویسے ہماری جو Collective responsibility ہے، میں اس کے جواب دینے کا پابند ہوں اور میں جواب دیتا ہوں لیکن میں نے اس لئے کہا تھا اپوزیشن لیڈر صاحب سے کہ یہ اس ہاؤس کی بہتری کے لئے کہ Proper آئیں اس میں منسٹر کی کوئی غلطی نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ کی غلطی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ اگر اسے پتہ ہے کہ میرے منسٹر کی چھٹی ہے، میرا منسٹر نہیں ہے تو رات کو کسی دوسرے منسٹر کو انفارم کرتے اور مجھے دے دیتے، سینیئر منسٹر کو دیتے، رات کو دیتے، اس منسٹر نے چھٹی لی ہے، ہو سکتا ہے کہ اس کی ضرورت ہو لیکن یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ تو چھٹی پر نہیں تھا، اسے چاہیئے یہ تھا کہ پتہ کرتا، پھر اس کے بعد میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے بھی میری یہ ریکویسٹ ہو گی، انہیں بھی پتہ ہے کہ ہمارا منسٹر آ رہا ہے کہ نہیں آ رہا ہے، انہیں بھی ہمیں رات کو یہ کوئسچنز بھیج دینے تھے کہ وہ منسٹر نہیں آ رہا ہے اور آپ بات کریں، باقی اس پر ڈیبیٹ کے لئے میں یہ نہیں چاہتا کہ اس پر زیادہ لمبی باتیں، روزانہ ہی کافی ہوتی ہیں، میں نے ریکویسٹ کی تھی اگر

یہ اس کو نہیں ڈیفر کرتے تو ٹھیک ہے میں ان کے سوال کے جواب دینے کے لئے تیار ہوں اور میں ان کے سوال کا جواب دوں گا بس۔

جناب مسند نشین: اکرم درانی صاحب۔

قائد حزب اختلاف: ٹھیک ہے، چونکہ لودھی صاحب نے بڑی اچھی بات کی کہ میں تیار نہیں ہوں، ہم چلانا چاہتے ہیں اور ہیلتھ کے جو سوالات ہیں وہ آپ ڈیفر کریں کل کے لئے، پرسوں کے لئے کر لیں، ریکارڈ پہ لائیں، باقی سوالات آپ کر لیں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے۔

قائد حزب اختلاف: اور یہ ساتھ مشروط ہو کہ منسٹر خود آئے گا۔

جناب مسند نشین: او کے جی، اس کو بالکل Ensure کریں گے۔ نگہت اورکزئی صاحبہ 2421، موجود نہیں ہیں تو یہ سوال Lapse ہو گیا، Lapsed۔ جناب سردار حسین بابک صاحب، جناب سردار حسین بابک، 2520۔

* 2520 _ جناب سردار حسین: کیا وزیر کھیل و سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) امسال صوبے میں کتنے سیاحتی مقامات کو شامل کیا جائے گا؛

(ب) امسال سیاحتی مقامات کے فروغ کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے، مختص شدہ رقم کو کس طرح خرچ کیا جائے گا، نیز سیاحتی مقامات میں سیاحت کے فروغ کے لئے کن کن شعبوں پر رقم خرچ کی جائے گی، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (سینیئر وزیر برائے کھیل و سیاحت): (الف) امسال صوبے میں چار نئے سیاحتی مقامات کو شامل کیا جائے گا۔

(ب) ٹورازم کارپوریشن کی اے ڈی پی 19-2018 کی تفصیل درج ذیل ہے:

ADP S#	Code	Name of Scheme, (status) with forum and date of last approval	Cost	Allocation 2018-19	CFY Releases upto 31.1.19	CFY Exp. Against Releases
Ongoing Projects:						
1134	130610	Construction of Public Park at Swabi (A) PDWP 06/03/15	400000	1		
1138	130649	New initiatives (A) PDWP 27/01/17	332000	30000	15000	15000
1139	140388	Counter part fubnding for Tourism projects to be executed through Public Private Partnership (PPP) (A) PDWP 3/12/14	150000	30000	15000	15000
1140	150011	Consultancies for development of Tourism Projects through PPP (A) PDWP 30/10/15	50000	20000	10000	10000
1141	150472	Tourism promotional activities in Khyber Pakhtunkhwa (A) PDWP 28/4/16	60000	25000	12500	12500
1139	160020	Tourism Development activities in Khyber Pakhtunkhwa (A) PDWP 4/10/16	150000	47000	23501	23501
1140	160584	Tourisim area integrated development Project (Establishment of Provincial tourism Authority) (A) PDWP 27/10/2018	2667428	300000	150000	150000
1141	160585	Camping Pods (A) PDWP 04/10/16	303100	137500	68750	68750
1142	170539	integrated tourism area development Programme under IDA ECNEC/ CDWP 5/12/17	1	1		

Sub Total			**4112529**	**589502**	**294751**	**294751**

New Projects:						
1143	180477	F/S & improvement and Broadening of Existing Jeepable/Walking Track (B) PDWP./ /	500000	10000		
1144	150479	Provision of Basin Amenities for PPP Projects (B) PDWP / /	500000	156640		
1145	180481	Feasibility study and PDWP porject for boosting Rural Tourism Through Grants of Camping Pods as Productive investment (B) PDWP / /	60000	5000		
1146	180482	Tourists facilitation centers (TFC) and Rest Areas (B) PDWP / /	150000	5000		
1147	150565	Capicity building of Hospitality industry and tour operators (B) PDWP / /	60000	10000		
1148	180566	Construction of Recreational Park at Hund Sawabi (B) PDWP / /	110000	10000		
1149	180567	Impact studies and development of 04 new Tourists Destinations (B) PDWP / /	400000	5000		
Sub Total			**1780000**	**201640**	**-**	**-**
Tourism (Ongoing+New) (Rs. In Million)			**5892529**	**791142**	**294751**	**294751**

Mr. Chairman: Answer be taken as read, any supplementary.

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر، جواب ڈیپارٹمنٹ نے مجھے دیا ہے لیکن میں نے یہ پوچھا تھا کہ کتنے سیاحتی مقامات کو شامل کیا جائے گا؟ اس کے جواب میں مجھے بتایا گیا ہے کہ چار نئے سیاحتی مقامات کو

شامل کیا جائے گا۔ جناب سپیکر، کل میں نے پوچھا تھا کہ امسال سیاحتی مقامات کے فروغ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟ جناب سپیکر، تو سامنے جو مجھے تفصیل ملی ہے، ایک تو یہ کہ روزانہ کی بنیاد پہ ہم جناب سپیکر! اخبارات میں دیکھ رہے ہیں، کبھی ہم سن رہے ہیں کہ نو ارب روپیہ مختص ہے، کبھی ہم سن رہے ہیں کہ پانچ ارب روپیہ مختص ہے اور Against جب ہم دیکھتے ہیں ریلیز کو، تو منسٹر صاحب یہ فرمائیں کہ اگر 5892 یہ جو چار مقامات ہیں یا ٹورازم کے حوالے سے 19-2018 کا بجٹ ہے اور اس کے Against ہم 294 ملین دیکھ رہے ہیں، تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ایک تو وہ چار مقامات کون کون سے ہیں اور سیکنڈ یہ کہ اس رفتار سے اگر ریلیز ز ہوں گی، لوکیشنز ہوں گی تو یہ پانچ ارب روپیہ وہ کتنے عرصے میں خرچ ہو گا اور کتنے سیاحتی مقامات ہیں اور منسٹر صاحب آئے بھی ہیں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سینیئر منسٹر، جناب عاطف خان صاحب۔

<u>جناب محمد عاطف (سینئر وزیر کھیل و سیاحت):</u> بہت شکریہ سپیکر صاحب، اچھا ہے، موقع ہے کہ تھوڑی سی ڈیٹیل سے میں آپ کو بتادوں۔ Overall جو پلان ہے گورنمنٹ کا ٹورازم کے بارے میں، دو طرح کے بجٹ ہیں ہمارے، ایک ہماری پراونشل اے ڈی پی ہے، اس میں ٹوٹل ہمارے پاس پانچ ارب روپے ہیں جس میں سے ہم نے مختلف روڈز بنانے ہیں، نئی Tourism destinations کے لئے، ان میں سے کچھ فائنل ہو گئی ہیں کچھ فائنل ہو رہی ہیں اور چونکہ جب ہماری اس دفعہ گورنمنٹ آئی تو میں نے ڈیپارٹمنٹ کو کہا کہ آپ ذرا ٹوٹل ایک Wishlist بتادیں کہ کتنی جگہیں، اگر تو پیسے ہوں تو کتنی جگہیں ایسی ہیں کہ جن میں پوٹینشل ہے ٹورازم کی، تو ٹوٹل انہوں نے جو جگہیں مجھے بتائیں تو تقریباً پچیس جگہیں تھیں اور اس کے لئے بائیس ارب روپے کی ضرورت تھی۔ پھر پچھلے بجٹ میں اچھا ہوا کہ چیف منسٹر صاحب سے بات کی تو انہوں نے پانچ ارب روپے رکھے ہیں اپنی پروانشل اے ڈی پی سے جو کہ پانچ ارب روپیہ ہماری صوبائی حکومت کا لگے گا، ان Tourism destinations کو، نئی Destinations کو ڈیویلپ کرنے کے لئے، اس کے علاوہ ہمارے پاس ایک دوسری Window ہے جو کہ KITE کا ایک پراجیکٹ ہے ورلڈ بینک کا، وہ ٹوٹل 70 ملین ڈالر کا ہے، تقریباً گیارہ بارہ ارب روپے بنتے ہیں اور اس کا ہم نے ایک اور فیز بھی، اس کا Enhancement کر رہے ہیں، 30 اور 35 ملین ڈالر اور ہیں اس کے، تو یہ تقریباً کوئی ان شاء اللہ مجھے امید ہے یہ 70 تو Approved ہو گیا ہے، اس پہ کام بھی ان شاء اللہ، اس کی سٹڈی ہو رہی ہے، شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ 30 اور 35 ملین ڈالر ایسے ہیں جو کہ انہوں نے

Commitment کی ہے لیکن ظاہری بات ہے ورلڈ بینک کا اپنا ایک پراسیس ہوتا ہے، اس کے بورڈ کی Approval ہوتی ہے تو وہ بھی مجھے امید ہے کہ وہ جائے گا، تو ٹوٹل ہمارے اپنے صوبے کا جو بجٹ ہے اس میں سے پانچ ارب اور جو اس وقت ہے KITE کا پراجیکٹ، اس میں تقریباً دس گیارہ ارب روپے بنتے ہیں جو کہ Approved ہیں اور 30 اور 35 ملین ڈالر اور ہو جائیں گے تو ٹوٹل ہمارے پاس تقریباً کوئی جو ورلڈ بینک کا ہے وہ پندرہ ارب روپے ہوں گے اور جو صوبائی حکومت کے ہیں وہ تقریباً پانچ ارب روپے کے ہونگے، تو ٹوٹل یہ انفراسٹرکچر ہے، اس میں سارے روڈز نہیں ہیں، ٹوٹل تقریباً 55 ملین ڈالر اس وقت جو اے ڈی پی ہے 70 ملین کی، اس میں سے ہے اور پانچ ارب یہ ہے، تقریباً کوئی دس بارہ ارب ہمارے پاس روڈز کے لئے ان شاء اللہ تعالیٰ Available ہوں گے۔ میری ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے بھی بات ہوئی ہے، انہوں نے بھی کہا ہے کہ آپ ہمیں اپنی Priorities دے دیں روڈز کی، کل ہم نے انہیں وہ ڈیٹیل بھی دے دی ہے، عنقریب ان سے میٹنگ ہو گی۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ جو پوٹینشل ہے ٹورازم کی وہ Obliviously بہت زیادہ ہے ہمارے صوبے میں، اللہ کی طرف سے ہے، ہم نے صرف ان جگہوں کو Road approach دینی ہے باقی پرائیویٹ سیکٹر آ کے اپنی Investment کرے گا کیونکہ پوری دنیا میں ہوٹل چلانا بھی حکومت کا کام نہیں ہوتا، پرائیویٹ سیکٹر کرتا ہے، جو بھی باقی Activities ہیں Road access حکومت نے دینا ہوتی ہے، تو Basic کام ہمارا Road access دینا ہے اور اس کے لئے یہ ہمارے پاس بجٹ ہے، کچھ ہمارے پاس تین فیزز ہیں، جس طرح میں نے بتایا کہ کچھ روڈز ہمارے پاس پہلے سے پانچ ارب روپے اس میں ہم نے Identify کر لئے ہیں، وہ جو دوسرے 70 ملین کے ہیں اس میں Identify کر لئے ہیں اور کچھ 35 ملین پر مزید ہم Identify انہیں کر رہے ہیں اور یہ نہیں کہ یہ ابھی جو ہے یہ کوئی ختم ہو جائے گا، مزید جیسے میں نے آپ کو بتایا ہے کہ کل ہمیں اے ڈی پی کی طرف سے جو بات ہوئی ہے، ان کو بھی روڈز بھیجے ہیں، میری کوشش ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ دس سے بیس تک ہم نئی Destinations جو بھی ٹورازم کے ایریاز ہیں، ان میں ہم نئی Destinations کو Develop کریں۔ چونکہ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ ہمارے ٹورازم کا پرابلم یہ ہے کہ صرف دو تین جگہیں ہیں، ایک نتھیا گلی ہے، وہاں پچیس لاکھ لوگ آ جاتے ہیں، ایک کالام ہے، وہاں پر دس بارہ لاکھ لوگ آ جاتے ہیں، تو اس سے مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تو وہاں Congestion ہوتی ہے، وہاں گند ہو جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ صرف وہی جگہیں ڈیویلپ ہو رہی ہیں، تو ہم نے اس کو Spread کرنا ہے کہ پورے صوبے میں، ہم نے

اس میں چترال کے روڈز Add کئے ہیں، ہم نے اس میں دیر کے روڈز Add کئے ہیں، اس میں شانگلہ کے روڈز ہیں، اس میں کوہستان کے روڈز ہیں، اس میں سوات کے روڈز ہیں، اس میں مانسہرہ کے روڈز ہیں، مقصد یہ ہے کہ پورے صوبے میں جہاں جہاں پر Opportunity ہے اور جہاں جہاں پر پوٹینشل ہے تو اس کے حوالے سے ہم نے Choose کیا ہے کہ Evenly اس میں ہو جائے، ایک ہم نے ساؤتھ میں چونکہ وہاں پہ اور اتنی پوٹینشل جگہیں ہیں نہیں، ایک شیخ بدین ہے، اس کے لئے ہم نے پچاس کروڑ روپے رکھے ہیں، تو وہ بھی ہماری پر اونشل اے ڈی پی ہے، وہاں پہ یہ ہے۔ اس کے علاوہ جو Newly merged districts ہیں، وہ سارے اس کے علاوہ ہیں۔ یہ میں نے آپ کو یہ جو پرانا ہمارا پچھلے سال کا پلان تھا کیونکہ اس وقت Merged نہیں ہوا تھا تو اس وقت کا یہ تھا۔ اس کے علاوہ جو اس میں ہیں وہ ان پیسوں کے علاوہ ہیں، وہاں پر بھی دو تین جگہیں Already ہیں جو کہ Identify بھی ہو چکی ہیں لیکن یہ کہ وہ ہم اس سال ان شاء اللہ اس پہ کام شروع کریں گے، اس کی فیزیبلٹی اور اس کا Environmental impact اور وہ ساری چیزیں کریں گے۔ مقصد یہ ہے کہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ Road access دیں گے اور چار ہم ٹورازم زون بنا رہے ہیں جو کہ کل بھی اسمبلی میں ایک ٹیبل ہوا ہے ایکٹ، اس کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے پہلے پرابلم Identify کیا، جو پرابلم ہے ٹورازم کا، وہ یہ ہے کہ جو بھی انوسٹر آتا ہے وہ پوچھتا ہے پہلے Clear Land Title کا کہ Land title، زمین کی Owner ship کا Title Clear ہے کہ نہیں ہے؟ کیونکہ کچھ ایسی جگہیں ہیں جہاں پر بندوبست نہیں ہوا، تو اگر کوئی انوسٹر آتا ہے تو وہ یہ نہیں کہے گا کہ جی مجھے اسٹامپ پیپر پہ لکھ کر دے دو اور وہاں ایک ارب کی دو ارب تین ارب روپے کی Investment کوئی کراچی سے آ کے یا لاہور سے آ کے یا دبئی سے آ کے کرے گا، اس کو Clear Land کا Title چاہیئے ہوتا ہے، تو اس وجہ سے ہم نے پہلے یہ Identify کیا کہ انوسٹرز کا یہ پرابلم ہے کہ اس کو Clear Land Title چاہیئے۔ دوسرا وہ کہتے ہیں کہ جی ہمیں ستائیس اداروں کے پاس نہیں جانا چاہیئے کہ ہم نقشے کے لئے ایک کے پاس جا رہے ہیں، پانی کے لئے دوسرے کے پاس جا رہے ہیں، لینڈ ٹرانسفر کے لئے تیسرے کے پاس جا رہے ہیں، بجلی کے لئے کسی اور کے پاس جا رہے ہیں، تو وہ ہم نے ایک اتھارٹی بنائی ہے اور ہم ایک Specific area لے کر جس طرح انڈسٹریل زون ہوتا ہے یا Export process zone ہوتا ہے، ایک Certain area لے کر ہم اس کا پہلے ماسٹر پلان بنائیں گے چار ٹورازم زونز کا اور Spacer planning ہو گی، Space کے مطابق اس کی پلاننگ ہو گی جس طرح کہ اسلام آباد کی ہے۔ یہ پٹرول

پمپ کا پلاٹ ہے، وہ آکشن ہو گا لیکن اس میں صرف پٹرول پمپ بنے گا، اس میں کوئی چیز نہیں بنے گی، یہ ہوٹل کا پلاٹ ہے اس میں ہوٹل بنے گا، یہ گرین ایریا ہے، وہاں کچھ نہیں ہو گا۔ جس طرح دنیا میں ہر جگہ پہ پراپر پلاننگ ہوتی ہے، تو وہ ایک ٹورازم زون بنے گا، اس ٹوازم زون کا پہلے ماسٹر پلان اور پھر اس کے مطابق بالکل ہم Biding کروائیں گے، جو اس پلاٹ کو لینا چاہتا ہے اس کا فائدہ یہ ہے، ایک تو انوسٹر کو آسانی ہو گی اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ جگہ خراب نہیں ہو گی، ہمارے ہاں یہ مسئلہ ہے کہ جہاں روڈ بنا لیتے ہیں وہاں ایک سائڈ پہ دوسری سائڈ پہ دکانیں بننا شروع ہو جاتی ہیں، وہاں پہ بلڈنگیں بننا شروع ہو جاتی ہیں تو ہر جگہ سے پنڈی کا صدر بن جاتا ہے، تو لوگ تو ان بلڈنگوں سے اور اس شور سے اور اس گند سے تنگ ہوتے ہیں تو وہ آتے ہیں ٹورازم کی جگھوں پہ کیونکہ اگر ہر جگہ بازار بن جائے یا ہر جگہ ہوٹل بن جائے، میں ابھی کمراٹ گیا تھا، وہاں بھی جس بے ہنگم طریقے سے ہوٹلز کی ڈیویلپمنٹ ہو رہی ہے، نہ کوئی Sewerage کا سسٹم ہے، نہ کوئی پلاننگ ہے اور کسی کی مرضی وہ ٹین سے ہوٹل بنا رہا ہے، کسی کی مرضی ہے وہ لکڑی سے بنا رہا ہے، کسی کی مرضی ہے وہ ہوٹل کے ساتھ مرغی خانہ بنا رہا ہے، کوئی مرغی خانہ کے ساتھ مستری خانہ بنا رہا ہے، تو جو ہم لوگ کہتے ہیں کہ سویزرلینڈ خوبصورت ہے سویزرلینڈ خوبصورت ہے، سوات کوئی اس سے کم نہیں ہے لیکن وہ Planned ہے، اس میں Zoning ہے اور ہماری کوئی پلاننگ نہیں ہے، ہر جگہ جس کی مرضی جو کچھ بنا لے، تو یہ سال دو سال تین سال تو چل جائے گا لیکن یہ ٹورازم ختم ہو جائے گی، اس طریقے سے نہیں چلے گی، تو اس وجہ سے ہم ٹورازم زون کے آئیڈیاز کی طرف جا رہے ہیں اور کچھ جگھوں پہ ہم صرف روڈز بنائیں گے اور اس پہ لوگ خود ہی اپنی Investment کر کے کام شروع کر لیں گے، یہ تو Basic idea ہے، اس میں Obviously ہر ایک آدمی چاہتا ہے کہ میرے ایریا میں میرے حلقے میں ڈیویلپمنٹ ہو، میرے پاس بہت سے ممبران صاحبان آتے ہیں جو کہتے ہیں کہ جی آپ یہ جگہ ہمیں دے دیں، اس جگہ کے لئے روڈ دے دیں، اس جگہ کے لئے روڈ دے دیں تو بالکل مطلب ان کی خواہش ہوتی ہے، میری بھی خواہش ہے کہ ہر جگہ پہ روڈ بن جائے لیکن چونکہ ہمارے پاس اگر فنڈنگ کی Shortage ہو تو Priority یہ ہو گی کہ جہاں پہ ٹورازم ڈیویلپ ہو سکے۔ اس دن ایک ایم پی اے صاحب آئے تھے تو وہ کہہ رہے تھے کہ جی یہ روڈ بھی ضروری ہے تو میں نے کہا کہ نہیں یہاں پہ بنا لیں گے، یہ جگہ اچھی ہے پوٹینشل ہے، تو کہتے ہیں نہیں زمونږه غم بنا دي تهوله دي طرف ته ده، تو میں نے اس کو ہنستے ہوئے کہا کہ یہ روڈ تو میں غم خادی کے لئے نہیں بنا رہا، یہ تو میں ٹورازم کی

پروموشن کے لئے بنارہاہوں تو جہاں ٹورازم پروموٹ ہوگا میں اس جگہ کو Priority دوں گا، غم خادی کے لئے سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر بیٹھے ہوئے تھے، غم خادی کے لئے وہ بنالیں، میں ٹورازم کے لئے بنادوں گا، مقصد یہ ہے کہ ان شاءاللہ کوشش یہ ہوگی کہ جتنی Maximum، میں اس میں مردان میں کوئی نہیں بنارہا، یہ جتنے بھی اربوں روپے کے میں نے روڈز بنائے ہیں، ان میں مردان میں کوئی روڈ نہیں ہے لیکن صرف Priority یہ ہے کہ جس جگہ پہ ٹورازم کی پوٹینشل ہے، اس جگہ پہ روڈز بنائے جائیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ آنے والے دو سال، پانچ سال، دس سال میں ان شاءاللہ تعالیٰ یہ جگہیں ڈیویلپ ہو جائیں گی۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سپلیمنٹری کوئسچن، اکرم درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب چیئرمین صاحب، عاطف صاحب نے بڑی تفصیلی بات کی لیکن اس میں تھوڑی سی اس بنیاد سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ چونکہ یہاں پر ہمیں عاطف خان صاحب نے بتایا کہ فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہے اور ہمیں بڑی خوشی ہوئی کہ تقریباً پندرہ ارب کا یہاں پر ابھی ٹورازم کے لئے ایک پروگرام ہے جو پانچ ارب پراونشل ہے، کچھ باہر کے Loans ہیں لیکن یہ اس رفتار سے جو میرے خیال میں ابھی جارہاہے، یہ پیسے بھی خرچ کرنا ناممکن ہونگے پانچ سالوں میں بھی، چونکہ ابھی تک تو اتھارٹی بنی نہیں ہے اور جب تک اتھارٹی بنی نہیں ہوگی تو وہاں پر رولز بنے نہیں ہونگے، وہاں پر آپ کسی کو کس طرح Allow کریں گے جب کوئی باہر سے آیا ہے؟ تو میری یہ گزارش ہوگی کہ ایک تو جس طرح باقی کچھ جلدی میں بل لارہے ہیں عاطف خان صاحب ہارڈ ورکر ہیں، اس کے لئے میری درخواست ہوگی کہ اتھارٹی کے لئے آپ فوری طور پہ، ٹھیک ہے اچھی بات ہے، یہ ضروری ہے کہ یہاں پر اس کے لئے اتھارٹی بنے، دوسری بات یہ ہے کہ جو روڈز انہوں نے بتادیئے اس کا کم از کم ابھی تک پی سی ون اگر بنا نہیں ہے تو پی سی ون بھی بن جائے، اس پہ بھی بہت ٹائم لگتا ہے اور دوسرا اس میں پھر ان کا بھی ایک ٹائم لگتا ہے لیکن میرے خیال میں اس میں دیر تو نہیں ہونی چاہیئے کہ جو اس صوبے کے لئے میرے خیال میں آئل گیس اور ہائیڈل کے بعد جو تیسرا ہمارا Main ہے وہ ہے ٹورازم کا، اور ٹورازم کو ہم درست کریں گے تو ان شاءاللہ ریونیو یہاں پر بہت زیادہ ہوگا لیکن میری درخواست یہ ہوگی کہ اس پہ جتنا بھی جلد ممکن ہو اتھارٹی کے لئے بھی، اسی سیشن میں ہم اس کو فائنل بھی کریں اور اس پہ کام بھی ہو اور دوسرا میں خود بھی آپ سے شیخ بدین کی بات کررہا تھا لیکن میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا، آپ کو یاد تھا، اس پہ بھی

میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے اس کے لئے پچاس کروڑ روپے رکھے ہیں، یہ ہمارے سدرن ڈسٹرکٹس کا واحد پوائنٹ ہے اور ابھی ہے نہیں ہے، Partition سے پہلے انگریزوں کا یہ Summer یہاں پر گزرتا تھا، وہاں پر تالاب بھی بنے ہیں، وہاں پر میں نے جب میں چیف منسٹر تھا، اس کا میں نے روڈ بھی شروع کیا تھا، ایک حد تک وہ پکا بھی ہے، باقی کچا تو میں اوپر تک لے کے گیا تھا، وہاں پر ٹیوب ویل بھی میں نے بنائے ہیں اور اس کی جو لفٹ سکیم ہے وہ بھی ہے، تو میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں اور باقی جگہوں کی طرح یہ سدرن ڈسٹرکٹس بھی آپ Priority number one پہ رکھیں کہ اس کا پی سی ون بھی جلدی بنے اور وہاں پر سدرن ڈسٹرکٹس کے لوگوں کے لئے ایک صحت افزاء مقام بھی بنے اور میرے خیال میں بہت اچھا ہے اور ہم سراہتے بھی ہیں اور سپورٹ بھی کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اراکین اسمبلی، جناب لائق محمد خان، صاحبزادہ ثناء اللہ، سردار اورنگزیب اور میاں نثار گل ضمنی سوالات پوچھ رہے ہیں)

جناب مسند نشین: سینیئر منسٹر، جناب عاطف خان صاحب، دیکھو سپلیمنٹری دو کوئسچنز ہو چکے ہیں اس ایک سوال پہ، بس تیسرا سپلیمنٹری اس پہ نہیں ہو سکتا، انہوں نے کافی ڈیٹیل سے سینیئر منسٹر صاحب نے تفصیل سے بتادیا ہے تو اس پہ دو سپلمنٹری آچکے ہیں نا، تو آپ چار لوگ ہیں، تو کون کونسے پھر کریں گے، آپ چاروں میں سے ایک کریں، بس ٹھیک ہے، اچھا ٹھیک ہے، بس دو دو منٹ دے دیں گے، ٹھیک ہے۔ میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، پہلے تو آپ کو مبارک باد ہو، آپ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کے بھی چیئر مین ہیں اور ابھی آپ اسمبلی کے چیئر مین بھی ہیں، اللہ آپ کو اسی طرح اور بھی ترقی دے۔ عاطف خان صاحب نے بڑی ڈیٹیل سے بتایا جناب سپیکر، میں ایک طرف اشارہ دے رہا ہوں، ایک جگہ جنوبی اضلاع میں جس کو چچلی بولتے ہیں اور شمشکی بولتے ہیں، یہ میانوالی اور کرک کے درمیان ایسا خوبصورت علاقہ ہے کہ جس میں لوگ لکی اور بنوں سے جب گرمی ہوتی ہے تو ادھر ایک دو مہینے کے لئے ٹھنڈ کی وجہ سے لوگ آتے ہیں کہ ادھر وقت گزارتے ہیں، میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اگر آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ کو کہیں کہ اس طرف وزٹ کرے، اگر فیزیبل ہو، تو آپ نے تو سوات کا نام بتایا، ناران کا نام بتایا، وہ تو بہت خوبصورت جگہیں ہیں، ہمارے موٹر سائکلوں پر بچوں کے لئے اگر نزدیک سی کوئی جگہ بن جائے کیونکہ ابھی لوگ مطلب روزانہ کی تعداد میں ادھر آتے ہیں، ادھر پانی کے چشمے بھی بہہ رہے ہیں، خوبصورت پہاڑ بھی ہیں اور ٹھنڈا

علاقہ بھی ہے، میں آپ کے دفتر بھیجوادوں گا اور میری ریکویسٹ ہے کہ آپ ایک فیزیبلٹی اس کے لئے وہ کروالیں، اگر فیریبل ہو تو اس کو اس میں کاؤنٹ کرلیں۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: سینئیر منسٹر جناب عاطف خان، ٹھیک ہے جی۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه جناب سپیکر صاحب، مبارکی درله درکوؤ چې تاسو نن په دې کرسی باندې ناست یئ او عاطف خان دا دیر دوره کړې وه، مونږ سره ئې وعده هم کړې وه چې درځو نو ټولو ته وايو خو مونږ ته ئې او نه وئيل، بهرحال څه تقسيم د انسانو دے خو څه بنيادی تقسيم الله رب العزت د طرف نه شوے دے چې مونږ ته ئے په ميراث کښې ښائسته ښائسته غرونه راکړی دی، سياحتی مقامات ئې راکړی دی، نو زما دا درخواست دے چې زمونږ نه هغه چې کوم قدرت راکړی دی هغه رانه مه اخلئ، هغه راله لږ ډيويلپ کړئ تاسو که ډير کوشش په ځينو ځايونو باندې اوکړئ خو چې کوم څيز خدائے ښائسته کړے دے او الله ورله هغه ښائست ورکړے دے او مونږ له په تحفه کښې راکړے دے نو زمونږ نه هغه مه اخلئ او دا خبره زه ځکه کوم چې کمراټ د څلور ضلعو چترال، دير اپر، ديرلوئر او د باجوړ د ترقئ بنيادی اکائی ده او زمونږ د تحريک انصاف دا ورونړه ناست دی، د دې خبرې نه دوئ هم انکار نه شی کولے، مونږ دا نه وايو چې سوات باندې کمراټ نه لنک کيږی، دا دې بالکل اوشی خو د دې سره سره دې د چوکياتن ټو کمراټ روډ هم په ديکښې شامل شی، دا زمونږ د ټولو مطالبه ده کنه، تاسو پاڅئ او دا ځکه وايو جی چې مونږ له الله ډير ښائسته ښائسته غرونه راکړی دی، مونږ د عاطف خان نه اميد ساتو انشاءالله، سکائی لائن چې هغه د کمراټ نه هم کم نه دے، الحمدلله او هغه په بارډر باندې د سوات او دير په بارډر باندې دے، دغه شان شکلئ ټاپ چې په دوسری جنګ عظيم کښې يو تاريخی حيثيت لری، مونږه هغه پی سی ون تيار کړے وے خو زما خيال دے هغه پکښې نه دی شامل شوی، مونږه د شاهی بن شاهی خبره هم کوؤ، عنايت الله صاحب به هم خبره کوی، مونږ داسې درخواست کوؤ چې تاسو که دغه يو د سوات په طرف باندې دا ډيويلپ کوئ نو دا به زمونږ د ټول دير او د سوات او باجوړ او د چترال مخه او دا جی مونږ سره داسې يو پوائنټ دے کمراټ چې که دا فرض کړئ ډيويلپ شی نو د دنيا د ټولو نه ښائسته ځائې دے نو

پاکستان ته نه بلکه ټوله صوبه به تاسو له چلولے شي، نو مونږ دا وايو چې تاسو د سوات نه دا لنک کړئ خو د چوکياتن نه واخلي تر کمراټ پورې دا لار پکښې خامخا شامل کړئ۔ مهرباني۔

جناب عنایت اللہ: سر، میں ایک دومنٹ بات کرلوں، اسی بات کو آگے لے کر۔

جناب مسند نشین: لیکن ذرا، پلیز محترم، آپ سے ریکویسٹ ہے کہ مختصر بات کریں، عنایت اللہ صاحب چونکہ اسی بات کو آگے بڑھا رہے ہیں تو آپ عنایت اللہ صاحب، جناب۔

جناب عنایت اللہ: بس ایک دو منٹ بات، میں گزارش یہ کرتا ہوں سپیکر صاحب، یہ کو نسچن بڑا Important ہے، اس پہ پوری ڈیبیٹ بھی ہوئی تو اس میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، کو نسچن بڑا Important ہے، ٹورازم کے حوالے سے ہے، ٹورازم کے سائٹس کے حوالے سے ہے، عاطف خان جو ہیں وہ کام کرنے والے بندے ہیں اور میرٹ پہ کام کرتے ہیں، Across the board سارے لوگوں کو Accommodate کرتے ہیں، ایم پی ایز کو بھی سنتے ہیں، اپوزیشن کے لوگوں کو بھی سنتے ہیں، ہم اس بات کو Appreciate کرتے ہیں، مجھے اس پہ گلہ نہیں ہے کہ یہ کمراٹ گئے یا جاز بانڈہ گئے، میں اس کو Appreciate کرتا ہوں کہ یہ جاز بانڈہ اور کمراٹ گئے، ہم نہیں بھی گئے تو یہ گئے ہیں، یہ ہماری نمائندگی ہے، ہمیں Trust ہے، ان کے اوپر ہمیں Trust ہے، یہ جو ثناء اللہ صاحب نے بات کہہ دی اور میرے بعد بادشاہ صالح صاحب بھی کریں گے اور یہ سارے پی ٹی آئی کے لوگ بھی کریں گے، وہ اس کوریڈور کی بات کر رہے ہیں کہ جوان کی سٹیٹمنٹ آئی ہے اور وزیراعلیٰ صاحب کی سٹیٹمنٹ آئی ہے کہ ہم سوات یعنی کالام اور کمراٹ کو Through corridor لنک کرنا چاہتے ہیں، اس سے جو ایک Misperception اپر دیر، لوئر دیر، چترال، باجوڑ اس ایریا کے اندر ہے، وہ یہ ہے کہ یہ Technically سوات کا علاقہ بن جائے گا، اس لئے جو راستہ کمراٹ کو جاتا ہے دیر سے، جہاں سے اب لاکھوں ٹورسٹس جاتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ یہ کوریڈور جب آپ بناتے ہیں تو چوکیاتن کمراٹ کالام، جاز بانڈہ یہ کوریڈور بنادیں تو اس سے پورے ریجن کو فائدہ ہوگا۔ اس سے آگے ایک اور، میں ان سے ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، میں نے ان سے Personally جا کے یہ بات بھی کی تھی کہ شاہی بن شاہی بھی بہت زیادہ Known spot ہے اور وہ میری Constituency کے اندر نہیں ہے، وہ بہادر خان لالا کی Constituency میں ہے، لوئر دیر میں ہے، ہاں یہ بڑے لوئر دیر اپر دیر کے اندر یہ تین سپاٹس، بہت زیادہ سپاٹس ہیں لیکن لڑم ٹاپ، شاہی بن شاہی اور جاز بانڈہ اور کمراٹ یہ بالکل ٹاپ پہ ہیں، یعنی ایسی سائٹس ہیں کہ اگر ان کو Mapping کے اندر

ڈال دیا جائے گا اور Prioritize کر دیا جائے تو میرے خیال میں پورے صوبے کے اندر Top tourism sites بن سکتے ہیں لیکن ایک جو نکتہ ہم سب کے ذہنوں کے اندر ہے اور اس پہ ایک غلط فہمی موجود ہے، میں عاطف خان صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو تھوڑا Clarify کر دیں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب لائق خان صاحب، نو دا خو دا سې ده چې دې پسې دا نور کوئسچنز او دغه به بيا څنګه دغه کیږی چې تاسو ټول په دې یوځیز باندې خبره کوئ۔

<u>جناب بادشاہ صالح</u>: سپیکر صاحب! مجھے بھی ایک منٹ دے دیں، زه د دې حوالې سره زه د خپلې علاقې خبره کومه۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ذرا آگے بھی جانا پڑے گا نا، نو جی دا ټول ډیر زیات۔۔۔۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: شکریہ جناب چیئرمین، چونکہ عاطف خان صاحب تشریف فرما ہیں اور ماشاء اللہ یہ ایک مؤثر سینیئر وزیر ہیں، گزارش یہ ہے کہ جس طرح۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: لائق خان صاحب، میں تو کہتا ہوں کہ اگر آپ اس پہ ڈیٹیل ڈسکشن کرنا چاہتے ہیں تو ایک نوٹس اگر آپ دیں تو وہ تمام، وہ پورا دن مختص کر دیں گے، ماشاء اللہ منسٹر صاحب جو ہیں نا اس سلسلے میں بہت زیادہ تیاری کے ساتھ ہر وقت چوبیس گھنٹے تیار ہوتے ہیں، تو ایک پورا دن اس پر ڈیبیٹ کر لیں گے۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: نہیں، مجھے آپ آدھا منٹ دے دیں، میں آدھے منٹ میں ختم کر دوں گا، مجھے بس ایک منٹ دے دیں، میں حاضر ہوا تھا جناب وزیر صاحب کے پاس تو میں نے انہیں گزارش کی تھی کہ میرے حلقے تورغر میں سب سے اچھی جگہ، میں یہ دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں سب سے اچھی جگہ مچھئی سر ہے جس کا روڈ بنا ہوا ہے، سنگل روڈ، صرف مہربانی فرما کر وزیر صاحب اپنے ڈیپارٹمنٹ کے عملے کو وہاں پر بھیج دیں، وہ چیک کر لے کہ اگر میں نے یہ بات غلط کی تو میں ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ پورے ملک میں سب سے اچھی جگہ سیاحت کے لئے تورغر میں مچھئی سر ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ مہربانی کر کے اس طرح کریں گے کہ جس طرح انہوں نے فرمایا کہ کوہستان، کوہستان میں اگر ہو سکتا ہے تو تورغر میں بھی ہو سکتا ہے، تورغر جو ہے پہلے آتا ہے کوہستان بعد میں آتا ہے، تو میری گزارش ہو گی کہ میرے ساتھ یہ رحم فرمائیں۔

جناب مسند نشین: دیکھیں جی، رول 48 کے نیچے Discussion on matter of public importance آپ جو ہے اس پہ پوری ڈیبیٹ وہ کر سکتے ہیں، یہ اس طرح تو آپ کا پورا ایجنڈا آج رہ جائے گا پھر، جناب سینیئر منسٹر عاطف خان صاحب۔

سینیئر وزیر کھیل سیاحت): میرے خیال میں اگر مجھے تھوڑا سا موقع دے دیں تو میرے خیال میں کافی لوگوں کی۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: جناب بادشاہ صالح صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: **بسم اللہ الرحمان الرحیم۔** ډیره مهربانی چیئرمین صاحب چې په کمراټ باندې خبره روانه ده، د کمراټ داسې مسئله ده چې دا په 1936 کښې برټش ګورنمنټ وئیلې دی د هغه وخت سره چې دا د جنوبی ایشیاء د ټولونه ښائسته ځائې دے الحمد للّٰه دا او دغه شان دغه د جنت یو ټوکړه اللّٰه جوړه کړې ده یا جاز بانډه ده او په دې باندې دا خبره کیږی چې د سوات نه دې ته روډ راځی جی، الحمد للّٰه د دې روډ اعلان شهید ذوالفقار علی بهټو کړے وو او د دې افتتاح په هغه وخت کښې شیرپاؤ خان پخپله کړې ده او څوک چې دې ته عملی جامه وراغوندوی مونږ هغه Appreciate کوؤ هم او هغه د پاره زمونږ ټول قوم کوم چې، د دغې حلقې سره زما تعلق دے، مونږ دا غواړو چې مونږ سره وعده شوې وه چې د لاندې نه چکیاتن نه دا کوم روډ دے، دا به هم پکښې شامل وی خو زه په دې خبره افسوس کوم چې منسټر دوره کړې وه چې کم از کم ماته ئے وئیلې وے یا هغه قوم ئے په اعتماد کښې اخستې نو دې نه غلط فهمیانې پیدا کیږی، هغه خلق یریږی چې زمونږ کوم ځائې دے نو دوئ په پرې دعوې کوی حالانکه نهه جهیلونه دی دغلته که دوئ ماته وئیلے وے، دا به ما داسې، ما به ورله لار ورکړې وه چې په دې لار داسې لاړ شئ او داسې راشئ، کمراټ کښې به زه ولاړ ووم، ما به د ده استقبال کړے وو، د ده به عزت شوے وے، دوئ خو دا کوم دغه چې دے مونږ لاندې غواړو خو درخواست کوم په دا یو عام شے شروع شوے دے چې یره دا روډ ئې ترې کټ کړو او دا بل پکښې شامل دے جی، زه د باډګوئ روډ د ټولونه مخکښې غواړم کوم چې د سوات نه راغلے دے او دا روډ هم غواړم او د دې وزیر اعلیٰ صاحب دلته په بجټ کښې هم اعلان

کړے دے او تاسو هم مونږ سره وعده کړې ده انشاءالله چې اوس په دې اسمبلئ په فلور باندې جی د دې روډ وعده چې کوم د چکیاتن نه بره دے ، دوئ ته به خلق ډیر څه وائی، مونږ د ټولو نه مخکښې د کالام نه کوم روډ دے دا غواړو او وروستو ورپسې دا غواړو او که ټورازم کامیابوئ جی تاسو سره بله لار هم نشته او که ته سیدګئ جهیل ورته وائی سیدګئ که ته آټهـ کلومیټر کچه روډ هم هغې ته جوړ کړې نو جاز بانډې ته به ته یو پیدل ټریک به هم بل جوړ کړې، یو داسې اعلیٰ ترین یو لار به جوړه شی د غرونو په مینځ کښې دلته غټ غټ چراهګاهونه صمد شاهی ده جی، کاشکین دے ، شندور دے ، باډ ګوئ ټاپ دے ، هغه ډیر زیات دی خو چې څومره ستاسو وس کیدے شی خو دا روډونه چې کوم دی جی، زه ستاسو نه توقع کوم چې په دې ټائم کښې به اوس ته د جاز بانډې، د کمراټ، د سوات او د دیر نه چې کوم روډ دے هغه پکښې شامل کړئ۔ شکریه۔

جناب مسند نشین: ټهیک شو جی، صحیح ده جی۔ محترم جناب عاطف خان صاحب، سینیئر منسټر (شور) اؤ جی، نوټس د دې راغلے دے چې په دې باندې به ډیټیل کښې ډسکشن کیږی جی۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! زه دا وایم چې ما یو پوائنټ نه دے کتلے چې هغه د ډسکشن د پاره راغلے وی، دا هم چې د اسمبلئ په ریکارډ وی، د سیکرټریټ په ریکارډ وی چې په تیر یو کال کښې مونږه هر څومره هم چې لیکل کړی دی، مونږ نوټس جمع کړے دے ، یو پوائنټ داسې نه دے چې په یو کال کښې بیا د ډسکشن د پاره راغلے وی جناب چیئرمین صاحب، د دې سوال بنیادی مقصد څه وو؟ ماله جی لږه موقع را کړئ۔۔۔۔

جناب مسند نشین: مونږجی دې له Date Tuesday ایښودے دے جی ډسکشن د پاره۔

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین صاحب، ماله دا ډیره زیاته ښه ده، ګوره څنګه چې عنایت الله خان خبره اوکړه، مونږ د عاطف خان ظاهره خبره ده چې هغه Committed زمونږکولیګ دلته ښه سنجیده مطلب دا دے چې اول خو ما دا

تپوس کړے وو، دلته خو زه کمراټ نه وينم، د ورلډ بينک دا خبرې چې منسټر صاحب کوی، پکار دا دے چې دا په بجټ کښې Reflect کړی، که د ايشيئن ډيويلپمنټ بينک خبرې دوئ کوی پکار دا دے چې هغه په دې بجټ کښې Reflect کړی، سوال دلته دا دے چې دا ټولې خبرې چې دوئ کوی او دا د بجټ په ډاکومنټس کښې نه وی نو په دې باندې به هاؤس څنګه اعتماد کوی؟ يوه، دويمه دا چې دوئ دا غواړی، زه الزام نه لګوم او زه اعتراض هم نه کوم، کمراټ غوندې ځائې، په کمراټ غوندې ځائې چې دا د ټولې ايشياء بهترين ټورازم سپاټ دے، بهترين، دلته د جماعت اسلامی محمد علی يو ممبر وو، محمد علی، هغه غريب پينځه کاله چې څومره چغې اووهلې، ديکښې هيڅ شک نشته دے چې زمونږ په دې صوبه کښې او بيا خصوصاً ملاکنډ ډويژن کښې چې څومره جهيلونه دی يا څنګه ټورازم سپاټس دی، دا يو حقيقت دے جناب سپيکر، زه خو دلته کمراټ نه وينم، اوس منسټرصاحب چې يو ټورازم سپاټ وی کمراټ ته چې نن هم يو انسان يو ځل لاړ شی بيا به هغه توبه ګار وی، بيا به ورته نه ځی چې په هر روډ باندې د تلو شان نشته، خبره دا ده چې لکه تاسو غواړئ چې تاسو دلته ټورازم ته فروغ ورکړئ او منسټر صاحب د دې صوبې کمراټ ته ځی او دلته ممبران ناست دی او هغوی ته نه وائی نو غرض ئې څه دے؟ ديکښې هيڅ شک نشته دے که ته دا جماعت اسلامی هم ځان سره بوځې، که ته پيپلز پارټی هم ځان سره بوځې، دا کار چې کوی دا پی ټی آئی کوی او دا کريډټ د پی ټی آئی دے جناب سپيکر، زه الزام نه لګوم خو دا يو حقيقت دے د دې د منسټر صاحب تحقيقات اوکړی چې ګورې داسې يو کار روان دے چې د کوم ځائې د ټورازم انتخاب به کيږی، بيا هلته نه پوهيږم چې هغه خلق څوک دی هغه راځی او هلته زمکې اخلی يا داسې هم يو کار روان دے چې کوم ټورازم سپاټ وی، سپاټ، هغه Divert کيږی او د Individual زمکو ته فروغ ورکړے کيدے شی، دا زه الزام هم نه لګوم د دې د منسټر صاحب تحقيقات اوکړی مونږ چې په دې فلور باندې خبره کوؤ ډير په ذمه دارئ باندې بيا خبره کوؤ جناب سپيکر، زه خو حيران يم چې ډيپارټمنټ بيا دا څيزونه ولې پټوی چې ماته په جواب کښې وائی چې څلورو ځايونو انتخاب مونږ کړے دے نو دوئ دې د څلورو ځايونو نامې ولې نه

لیکی، هاؤس به تړې نه خبر شی، دا ټوله صوبه تړې نه خبر شی، نو جناب سپیکر، زه ریکویسټ کوم منسټر صاحب ته چې د دې ځیزونو دې تحقیقات اوشی، دا کار په سی پیک کښې په تیر حکومت کښې شوے دے چې دا دلته کوم زون جوړیږی، زه نن هم دا خبره کوم چې نیب دې د هغې تحقیقات اوکړی چې فیصله به لا شوې نه وه او د فیصلې نه مخکښې به په انډر ګراؤنډ کښې خبره اوشوه نو خلقو به خپلو خپلو خلقو ته به ئې اووئیل چې تاسو هلته کښې زمکې واخلئ، لهذا دا ډیر بنیادی پوائنټ دے، بالکل دا نوټس مونږه جمع کړو جناب سپیکر، په دې امید باندې چې د تیر کال پشان به دا پوائنټ چې دے دا به د ډیټیل ډسکشن د پاره جناب سپیکر، راځی۔ مهربانی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: سینیئر منسٹر، جناب عاطف خان صاحب، بس جی۔

<u>سینیئر وزیر (سیاحت)</u>: اچھا، پہلی بات تو یہ ہے کہ ٹورازم اتھارٹی کا بل کل ٹیبل ہوا ہے، ان شاءاللہ تعالیٰ۔۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: جناب سپیکر، ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب مسند نشین</u>: تو سارے لوگ ایک بات پہ بات کریں گے تو یہ پھر آگے یہ ایجنڈا کیسے چلے گا؟ آپ سارے کھڑے ہو کے سب کہہ رہے ہیں کہ آپ پوری اپوزیشن ایک بات پہ سب کے سب بات کر رہے ہیں، اس طرح تو پھر نہیں، اس طرح بہت مشکل ہو جاتا ہے، پھر منسٹر صاحب، اچھا نلوٹھا صاحب، آپ بات کر لیں۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: سپیکر صاحب، چیئر مین صاحب، چیئر مین صاحب، کام کرنا میرے اللہ کے اختیار میں ہے لیکن جس طرح ٹورازم کے منسٹر صاحب نے بریف کیا ہے اس کو ٹسچن کے اوپر، میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کو انہوں نے مطمئن کیا ہے، میں ایک بات صرف یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ٹھنڈیانی نتھیا گلی روڈ، اب دیکھیں نتھیا گلی کا نام آپ جدھر بھی لیں، ہر کوئی نتھیا گلی کو جانتا ہے، میں ادھر سے نمائندگی کرتا ہوں اس لئے میں نے آپ سے ضد کی ہے، ایک ایسا روڈ ہے جس کے اوپر نتھیا گلی جیسے چھ سپاٹس ٹورازم کے بنتے ہیں، میں صرف ان کے نوٹس میں، پہلے بھی میں لایا ہوں، اگر یہ مناسب سمجھیں تو اس روڈ کو اہمیت دیں، ابھی Recently سمندر کٹھا ایک جگہ ہے جہاں پہ چھوٹی سی ایک جھیل بنی ہے اور چھ سے سات

ہزار لوگ روزانہ وہاں پہ ٹور رازم والے جاتے ہیں، بس میں یہ ان کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا، آگے عاطف خان کی مرضی ہے، اس کے اوپر وہ کچھ کر سکتے ہیں تو کر دیں۔

جناب رنجیت سنگھ: سپیکر صاحب، مجھے تھوڑا موقع دے دیں۔

جناب مسند نشین: سر، پھر اس کے بعد تو وہ شفیق آفریدی صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں، ضم شدہ اضلاع کے حوالے سے، جی جناب۔

جناب رنجیت سنگھ: شکریہ، میں سب سے پہلے عاطف خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے بولنے کا موقع دیا سر، (شور) میں لوں گا بھی آپ سے پچیس سیکنڈ ہی، اس وجہ سے اس وقت جیسا کہ آپ جانتے ہیں نیشنل، انٹرنیشنل سکھ پاکستان کی طرف یوں چلتے آتے ہیں جیسے آپ کا ہے کیونکہ یہ ہمارا ننکانہ صاحب اس طرح ہے جیسا آپ کے لئے مکہ شریف، اس وقت ہنگو کا ایک علاقہ ہے جس کو سمانہ کے نام سے، سمانہ کا ایک روڈ ہے، میں جلدی جلدی بات اس لئے کر رہا ہوں کہ مجھے لگ رہا ہے کہ عاطف خان صاحب میری بات کو نوٹ ضرور کریں گے، سارہ گڑھی کے نام سے وہاں پہ ایک چیک پوسٹ ہے اور دنیا کے سکھ اس وقت ہندوستان میں ایک بننے والی فلم جو کہ "کیسری" کے نام سے تھی، تقریباً سب ہی لوگوں نے دیکھی ہے، اگر نہیں دیکھی تو میں چاہونگا منسٹر صاحب بھی ایک دفعہ دیکھیں تاکہ انہیں وہ سمانہ اور سارہ گڑھی کی چیک پوسٹس کے حوالے سے پتہ لگے سر، اگر یہاں کا روڈ آپ بنا دیتے ہیں، میں آپ سے کہہ سکتا ہوں کہ اتنے زیادہ دنیا بھر سے سکھ جس طرح ہمارے لئے ننکانہ صاحب آتے ہیں، پنجہ صاحب آتے ہیں، سارہ گڑھی کو دیکھنے کے لئے اسی طرح آنا چاہ رہے ہیں، ابھی ہم نے حال ہی میں ہنگو میں اپنی مدد آپ کے تحت ایک جگہ خریدی سکھ کمیونٹی نے، وہاں ہم نے سارہ گڑھی کے نام سے گردوارا چونکہ گردوارے بنانے کی تو ہمیں اجازت نہیں ہے، پاکستان میں نئے ٹیمپلز بنائے ہیں، ایک کمیونٹی سنٹر ہم نے بنایا کہ اگر کوئی ایسا ہو جاتا ہے کیونکہ ابھی تو ایسا ہے کہ پاکستان میں بسنے والی جتنی سکھ کمیونٹی ہے، وہ آہستہ آہستہ نکلتی ہے، وہاں ہمارے ہنگو میں جو موجود لوگ ہیں، وہ انہیں سارہ گڑھی کے درشن کروانے کے لئے جاتے ہیں، اگر آپ تھوڑا سا Interested ہوں Kindly اس مووی میں دیکھ لیں، یہ جو ہے سارہ گڑھی ایک چیک پوسٹ ہے، اس کا روڈ اگر بنا دیا جائے تو دنیا بھر سے آنے والے سکھ اس کو ضرور وزٹ کریں گے اور میں نے پچیس سیکنڈ لے لئے، میں امید رکھتا ہوں کہ عاطف خان صاحب غور کریں گے۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: دیکھیں، جناب کو ئسچن کو ئسچنز آور کا تقریباً ابھی اس کے چھ منٹ رہتے ہیں، اگر آپ لوگ، کیونکہ ادھر اور بھی کو ئسچنز رہ رہے ہیں، تو پھر تو یہ۔۔۔۔۔

سردار محمد یوسف زمان: سر، مجھے ایک موقع دے دیں۔

جناب مسند نشین: نہیں، تو کیسے ہوں گے جب آپ کے سارے ساتھی اپوزیشن کے اس طرح نہیں کرنا چاہتے تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟ سر، آپ نے دو منٹ میں بات ختم کرنی ہے سردار یوسف صاحب، پھر اس کے بعد۔

سردار محمد یوسف زمان: نہیں جی، ایک منٹ میں دو منٹ کی کیا ضرورت ہے جی۔ بہت شکریہ جی، بہت شکریہ، شکریہ چیئرمین صاحب، ویسے عاطف خان صاحب کا بھی بہت شکریہ کہ انہوں نے بڑی تفصیلاً سب کی باتیں سنیں اور واقعی بڑا اہم یہ کو ئسچن تھا جس حوالے سے بحث بھی ہوئی ہے، ہر حلقے کی نوعیت بھی ہوتی ہے، پورا جو خیبر پختونخوا ہے، مالاکنڈ ڈویژن یا ہزارہ ڈویژن ہے ٹور رازم کے لحاظ سے بڑا اس کا سکوپ بھی ہے، تو میں نے پہلے عاطف خان صاحب سے دو میٹنگز کی تھیں، میں اسی حوالے سے یہ جاننا چاہوں گا، یہ کاغان ویلی بھی گئے ہیں اور اس کے ساتھ میرا جو حلقہ انتخاب ہے، سرن ویلی ہے، گونج ویلی ہے اور وہاں میں نے چند ایک سپاٹس کی نشاندہی بھی کی تھی، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ حلقے جو میں نے ان کو لکھ کر بھی دیئے تھے، آیا اس پروگرام میں شامل ہے یا نہیں؟ یا چار جو نئی Destination تھیں ان میں وہ کونسی جگہیں ہیں جو شامل کی گئی ہیں اور جو Already جس طرح کے کاغان ویلی میں کل واپس آیا ہوں، مجھے افسوس ہوتا ہے کہ وہاں پر کے ڈی اے بنائی ہوئی تھی لیکن کوئی کام اس نے نہیں کیا، سڑکوں کی بری حالت ہے، Beautification پر جو وہاں پیسہ لگ گیا تھا، وہ کہاں خرچ ہوا؟ تو اس حوالے سے بھی تھوڑی سی روشنی ڈالیں گے عاطف خان صاحب، تو میں مزید ٹائم نہیں لیتا لیکن ایک بات ضرور عرض کرتا ہوں، اس حوالے سے اگر بحث ہوا اسمبلی میں اور جو بریفنگ وہ دیں گے اس حوالے سے، ہر حلقے کے جو نمائندے ہیں وہ اپنی بات کر سکیں گے تو زیادہ مناسب ہوگا۔ بہت شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: جناب عاطف خان صاحب۔

سینیئر وزیر (سیاحت): بہت شکریہ سپیکر صاحب، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اچھا ہے کہ اس طرح ہے، سپیکر صاحب وہ پشتو میں کہتے ہیں چې هر سړی ته خپل وطن کشمیر دے تو جس جس کے حلقے میں جو جو جگہیں ہیں تو ہر ایک آدمی کو وہی سب سے خوبصورت لگتی ہے اور واقعی ان کی اپنی جگہ ہوتی ہے

لیکن ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ صوبے میں، کیونکہ ہمارے پاس Limited funds ہیں تو ہم نے اس کے مطابق اس کو Adjust کرنا ہوتا ہے کہ جی کہاں کہاں پر Top priority ہے؟ پھر جب اور پیسے آئیں گے پھر سیکنڈ پہ جائیں گے، پھر تھرڈ پہ جائیں گے، تو اس میں تھوڑا سا یہ ہے، یہ نہیں کہ ہم بنانا نہیں چاہتے لیکن Obviously فنڈز کی کمی کی وجہ سے جو درانی صاحب نے بات کی، اتھارٹی ہم نے بنالی تھی لیکن یہاں پہ آپ کو سرکاری ڈیپارٹمنٹس کا پتہ ہے کہ ان سے اختیار لینا کتنا مشکل کام ہوتا ہے، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ پتہ نہیں یہ کیا ہو رہا ہے؟ تو اس میں سات ڈیپارٹمنٹس Involve تھے یہ اتھارٹی کو بنانے میں، جس کی وجہ سے کافی میٹنگز ہوئیں، کافی اس پر ڈسکشنز ہوئیں، اس وجہ سے اس پر تھوڑا سا ٹائم لگا لیکن ان شاء اللہ جلدی ابھی Approve ہو جائے گا۔ درانی صاحب نے ایک دوسری بات کی فنڈنگ کی، کہ کیسے پیسے آئیں گے یا کس طریقے سے ہو گا؟ یا بابک صاحب نے بھی اشارہ کیا، جو پانچ ارب روپے ہیں ہمارے پراونشل بجٹ کے، میں تھوڑا لیٹ بھی اس وجہ سے ہوا ہوں آج اسمبلی میں کیونکہ میری سی اینڈ ڈبلیو میں میٹنگ تھی، انہوں نے مجھے بیس دن دیئے ہیں، یہ ٹوٹل ان روڈز کے پی سی ون بنانے کے، تو ان شاء اللہ یہ بیس دن کے اندر اندر پی سی ون بن جائے اور دوسرے نمبر پہ فنڈنگ کی میری چیف منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی ہے، کہا جو ایلوکیشن ہے وہ کم ہے لیکن جیسے ہی انہوں نے کہا ہے کہ آپ پہلے یہ پیسے خرچ کر لیں تو ہم Priority میں آپ کو اور پیسے دے دیں گے لیکن پہلے یہ تو خرچ کر لیں، تو جیسے ٹینڈر ہوتا ہے، کوشش کریں گے کہ میں نے سی اینڈ ڈبلیو کو بولا بھی ہے کہ ایک سال سے زیادہ کا کنٹریکٹ نہ کرے، کوشش کریں گے کہ جتنی زیادہ سے زیادہ اس کو فنڈنگ Available کر سکتے ہیں۔ تیسری بات، جو ورلڈ بینک کی فنڈنگ ہوتی ہے وہ تو 'ہنڈرڈ پرسنٹ' ہوتی ہے، وہ تو Fully Funded ہوتے ہیں، اس میں تو یہ نہیں ہوتا ہے کہ جی یہ ایک سال کی ایلوکیشن ہے یا دو سال کی ہے، وہ تو اگر کروڑ پہ ایک ارب روپیہ لگتا ہے تو وہ تو اگر ٹھیکیدار لگاتا ہے تو وہ اس سال میں ختم کر لیں، تو اس میں فنڈنگ کا کوئی پرابلم نہیں ہوتا، نہ ورلڈ بینک کے پراجیکٹ میں اور نہ یہ دوسرا جو ہے ایشین ڈیویلپمنٹ بینک، صرف ہمارے لئے پرابلم ہوتا ہے اس کے لئے کوشش کریں گے کہ جلدی سے جلدی جتنی یہ موجودہ اس پہ ہو سکتی ہے۔ جو Important بات ہے اور جو میرے خیال میں مجھے بھی کلیئر کرنی چاہیئے، کمراٹ کا جو روڈ ہے، اس کے بارے میں بھی لیکن مجھے بھی کیونکہ ہمارے بھی پارٹی کے لوگ ہیں کہ جی یہ روڈ کا کیا ہو رہا ہے، کدھر سے بن رہا ہے یا کیا ہو رہا ہے؟ اس لئے میں یہ کلیئر کر دیتا ہوں، میڈیا بھی ہے تا کہ آپ لوگوں کو بھی تسلی ہو

جائے اور وہاں کے لوگوں کو بھی تسلی ہو جائے، جو ہمارا پلان ہے کمراٹ کے روڈ کا، وہ Basically کالام سے آئے گا، باڈ گوئی پاس، پھر وہاں سے آگے یہ آئے گا ٹل، ٹل سے یہ ٹوٹل ہے 58 کلو میٹر، ٹل سے یہ جائے گا کمراٹ، یہ 9 کلو میٹر ہے، Right side کو وہ جائے گا جاز بانڈہ، یہ ہے 14 کلو میٹر اور پھر ٹل سے نیچے آئے گا، پتراٹ، یہ 47 کلو میٹر ہے، باقی جو روڈ ہے وہ تقریباً شیرین گل اور پتراٹ کا وہ 12 کلو میٹر ہے لیکن وہ ایسا ہے کہ وہ ٹھیک ہے مطلب وہ اگر ان شاء اللہ مزید بہتر کر سکیں لیکن جو لوگوں کو زیادہ شک تھا کہ پتہ نہیں یہ کوئی ٹل سے نیچے روڈ نہیں بنے گا تو میں یہاں پہ کہہ رہا ہوں کہ 47 کلو میٹر یہ یہاں پہ نیچے بھی روڈ بنے گا جو کہ ٹل سے پتراٹ تک آئے گا اور اسی طرح یہ کوریڈور پورا ہو جائے گا، یہ کالام سے آئے گا ٹل، ٹل سے لفٹ سائڈ پہ کمراٹ، رائٹ سائڈ پہ جاز بانڈہ اور نیچے یہ پتراٹ تک آئے گا، تو یہ آپ لوگوں کا تھا وہ ان شاء اللہ تعالیٰ، یہ ویسے ایک بات میں ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ روڈ اتنا ضروری تھا تو عنایت اللہ صاحب نے، پچھلی بار سینیئر منسٹر تھے، بائیس ارب روپے انہوں نے دیر میں لگائے تو اگر یہ روڈ اتنا ضروری تھا تو اس وقت بنا لیتے نا، (تالیاں) اس وقت تو نہیں بنا رہے تھے، ابھی کہہ رہے ہیں یہ بہت ضروری ہے، تو بہر حال ضروری ہے، اس کو ہم، اچھا تو بہر حال یہ تو ویسے میں نے ایک Lighter note پہ بات کی ہے لیکن بنائیں گے اس کو بھی، میں خود گیا ہوں، یہاں پہ ایک ممبر صاحب نے بات کی شاہی بن شاہی کی، جس دن میرا وزٹ تھا اس دن میں جاز بانڈہ بھی گیا ہوں، اس دن میں لڑم بھی گیا ہوں، شاہی بن شاہی میں نہیں جا سکا کیونکہ اس دن سیکورٹی کا کوئی مسئلہ تھا، وہ بارڈر پہ آپ کو پتہ ہے کہ، د ویم وزټ کېنې به انشاء الله لاړ شم اخوا، وړومبے وزټ کېنې هغوی وائی چې یره هغه بارډر باندې هغه ورځو کېنې څه دغه شوے وو، څه مسئله شوې وه، د دې وجې هغه، خفه نه شې بل وزټ کېنې به انشاء الله د رځمه، لوکل ماته څه نور څه ایشو نشته، لوکل دا وی چې هغه تاسو ته پته ده چې یره ستاسو د پارټئ ورکرز وی یا زمونږ د پارټئ ورکرز وی، هغوی بعض وخت کېنې یو بل سره په هغه ځیزونو باندې لږ دغه شی، ما پخپله تاسو ته وئیلی وو، زه به کوشش دا کوم، ما ورته وئیلی وو چې ټول لوکل ایم پی اے ګان صاحبان دی، هغوی ته اطلاع اوکړئ خو بهرحال هغوی بعض وخت کېنې د هغه لږ ډیر هغه Local politics د وجې یا چې یره فلانے رانشی او ډینګرے رانشی، هغې کېنې بعض وخت کېنې دا مسئلې جوړې شی، ټهیک ده ښنګه چې ښه ده شهرام خان هم راغے، بابک

صاحب اوس وائی چې یره پکار ده چې لوکل ایم پی اے ته ئې وئیلیوو نو شهرام خان هم راغے ، بابک صاحب چې به دغه ته راتلو ، صوابئ ته نو هغه وخت کښې جاوید ترکئ ایم پی اے وو ، هغه ته به ئے نه وئیل او چې چا پرې بیللې وه ، هغه څه نوم ئے وو؟ امیر رحمن، نو هغه ته به ئې وئیل، نو دا لوکل لیول باندې Politics بعض وخت کښې دغه شی خو بهرحال کوشش نه دے پکار چې یره په دې طریقې باندې اوشی او بل دا بابک صاحب، چې کومه خبره ده ، میں اردو میں بول لیتا ہوں تاکہ سب کو سمجھ آجائے،اس طرح ہے کہ ہم نے چار جگہیں Identify کی ہیں، پہلے اس طرح ہوا تھا کہ پچھلی حکومت میں ایک آئیڈیا آیا کہ Pre-fabricated schools کا تاکہ تین مہینے یا چھ مہینے کے اندر اندر وہ بن سکیں، تو ایک آئیڈیا آیا کہ اس کے لئے پیسے رکھے گئے اور یہ آئیڈیا آیا کہ جی اس سے Pre-fabricated schools بہت جلد ہی بن جائیں گے ، تو بہر حال وہ سکول جب بنا،اس سے ایک ہم نے ٹیسٹنگ پہ بنوایا، فری بنایا، جب ہم نے وہ ٹیسٹنگ پہ بنوایا تو اس کی Height کا پرابلم تھا،اس کی فرنیچر کا پرابلم تھا تو وہ ہم نے بعد میں Drop کر دیا کہ جی یہ فزیبل نہیں ہے، آئیڈیا میرا یہ تھا کہ اگر ہم یہ بریفنگ موٹر والوں کو، عام سکولوں کو بھی زیادہ فنڈنگ کر دیں تو پیسے اس پہ وہ بھی جلدی بن جائے گا اور اس وقت بھی بابک صاحب نے ابھی کچھ ہوا نہیں تھا لیکن بابک صاحب کے اس وقت بھی، تھیوری ایک آئی تھی کہ جی یہ ایک پی ٹی آئی کا ٹائیگر ہے یہ اس کے لئے پراجیکٹ بنایا گیا ہے اور یہ اس کو الاٹ کیا جائے گا حالانکہ نہ وہ پراجیکٹ بنا تھا، نہ شروع ہوا تھا، کچھ بھی نہیں ہوا تھا اور میں نے خود اس کی مخالفت کی تھی کیونکہ وہ فزیبل نہیں تھا، تو اس دفعہ بھی اگر ان کی کوئی ریزرویشن ہے کہ جی کسی نے زمین لے لی ہے تو میں تو اوپن، میری میٹنگ کا باقاعدہ وہ پریس بریف جاتا ہے اور اس میں جگہوں کا بھی بتایا گیا ہے کہ جو جو جگہیں ہم نے ٹورازم زون کے لئے سلیکٹ کی ہیں، Integrated tourism zones کے لئے ایک ہے ٹھنڈیانی، ایک مٹہ گلشت، ٹھنڈیانی ایبٹ آباد میں ہے، مٹہ گلشت چترال میں، منکیال ہے سوات میں اور منور والی ہے مانسہرہ میں، یہ ہم نے ٹورازم زون کے لئے سلیکٹ کی ہیں، اس پہ ہم جو Proper جس طرح میں نے بتایا ہے، باقی جگہوں کے نئے روڈز ہیں، باقی جگہوں کے لئے روڈز ہیں، اس کے لئے Specific plan بنا کے مطلب کچھ ایک اے کیٹگری یا بی کیٹگری اس کے حساب سے ہوگا، تو یہاں پہ میں نے Openally اسمبلی میں بول دیا ہے، اگر یہاں پہ کوئی زمین خریدتا ہے تو میں کسی کو زمین خریدنے سے نہیں روک سکتا اور اگر آپ خریدنا چاہتے ہیں تو آپ بھی خرید لیں لیکن صرف یہ چیز میں اوپن کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی کسی

قسم کا ایک روڈ تھا جس پہ لوگوں نے کہا تھا کہ جی وہ فلاں لیڈر نے زمین خریدی ہے، آپ کی اور فلاں لیڈر کی زمین خریدی ہے، وہ روڈ میں نے کینسل کر دیا، میں نے کہا کہ کوئی اس قسم کا وہ نہیں آنا چاہتا کہ کسی نے زمین خریدی ہے لیکن ظاہری بات ہے پہلے بھی پبلک تھا، دوبارہ اسمبلی میں کہہ رہا ہوں کہ یہ جگہیں ہیں اور جب تک وہاں پہ سیکشن فور نہیں لگتا اس وقت اگر کوئی وہاں پہ زمین خریدتا ہے، آپ بھی خرید سکتے ہیں، کوئی بھی خرید سکتا ہے، تو اس میں کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ جو بھی کام ہو گا وہ ٹرانسپرنسی سے اور ٹھیک طریقے سے ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Question's hour ended. The remaining Questions / Answers are laid on the table of the House, under rule 38, taken as late, in the next.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، په دې کښې خو ډیر ضروری کوئسچنز پاتې شو او د دې ډیر زیات وخت هم اوشو.

جناب مسند نشین: سر، بہت ضروری ہے کیونکہ وہ کتنا ٹائم، یہ اسی پہ پہلے کہ میں کہہ رہا تھا کہ یہ اس طرح ہو جائے گا، ہاں جی، آگے جائیں گے جی، نہیں آگے جائیں گے جی، آئٹم نمبر تھری۔

جناب عنایت اللہ: سر، تاسو مونږ له لږه موقع را کړئ چې مونږ دا خپلې کوئسچنې اوکړو چې د دې دوئ مونږ له پورا جواب را کړي. دا کوئسچنې اوس ټیبل شوی دی سپیکر صاحب، او چې دا نن پیش نشی نو بیا خو مونږ ته د دې د پیش کولو موقع نه ملاویږي. که هغوی د دې Incomplete جواب ورکړے وو نو تاسو بیا اغستو ولې؟ دا تاسو واپس اولیږئ چې هغوی مونږ ته پورا جواب را کړي.

جناب مسند نشین: ګوره دا کوئسچن لیټ شو نو دا خو واپس کیدے نشی ځکه چې تاسو ته خو مونږه وئیلی وو چې دا تاسو چې کوم دے په خپل ټائم کښې یو ګهنټه ټائم وو په هغې کښې تاسو دا واخلئ، پکار خو دا دی چې تاسو اپوزیشن ته هم زما لږ ریکویسټ دے چې خپلو ملګرو ته لږ اووایئ چې هغه ټول دغه خو چې کوم دے ایجنډا خو مخکښې بوتلے شو کنه. اوکے جی.

جناب عنایت اللہ: مونږ اوس څه اوکړو، مونږ خو ډیر مخکښې دا کوئسچنې ورکړې دی او اوس چې ئې ټائم راغے نو تاسو وایئ چې ټائم ختم شو او لیپس

شوې؟ ولې چې مونږ خپلو حلقو ته لاړ شو نو خلق زمونږ نه تپوس کوی چې یره تاسو اسمبلۍ کښې ناست یئ، تاسو مونږ له څه اوکړل؟

جناب مسند نشین: تاسو جی په پریویلج موشن باندې راشئ جی، دا تاسو سره آپشن شته دے۔

جناب عنایت اللہ: نه سپیکر صاحب، زه دلته پریویلج موشن د چا خلاف ورکړمه؟ زه د سیکرټریټ خلاف ورکړمه ځکه چې اوس دوئ چې راوړے وو نو د هغې جواب ئے ټیبل کړے دے او هغوی ته دې دا جواب واپس اولیږلے Incomplete شي۔

جناب مسند نشین: د ډیپارټمنټ خلاف، د ډیپارټمنټ خلاف۔

جناب عنایت اللہ: دوئ دې دا Examin کړی کنه۔

جناب مسند نشین: د ډیپارټمنټ خلاف، د ډیپارټمنټ خلاف تاسو ورکړئ کنه۔

جناب عنایت اللہ: نه، دوئ به Examin کوی کنه، دا شے کنه، ګوره دا سوالات هغوی ته ئې اولیږئ او واپس دې ماله د Priority دې جوابونه راکړی او په باندې دې دا پکښې راولی۔

جناب مسند نشین: جناب عنایت اللہ صاحب، ګوره مونږ تاسو ته بار بار ریکویسټ کولو تاسو په دې باندې راشئ او تاسو ګوره سپلیمنټری کښې تاسو راغلی وئ که تاسو سره ټائم وے نو په سپلیمنټری به تاسو راغلی وئ نو دا مسئله به نه جوړیده، دا خو اوس ګوره جی ستاسو هغه ټائم ختم شو۔

جناب عنایت اللہ: ګوره جی سپیکر صاحب، دا کار ستاسو دے او ستاسو د ډیپارټمنټ دے۔

جناب مسند نشین: نو عنایت اللہ صاحب، زما کار دے چې زه ډیبیټ کنټرول کړم خو بیا تاسو هم ډیر زیات خفه کیږئ نو مونږ په دې وجه، پرون هم تاسو ډیر خفه وئ نو ما وئیل پریږدئ چې نن تاسو ټول ډیبیټ اوکړئ کنه۔

جناب عنایت اللہ: اوس ورله لږ وخت ورکړئ کنه جی۔

جناب مسند نشین: جی بیا به شی جی، تاسو کښینئ عنایت اللہ صاحب، پلیز۔

جناب عنایت اللہ: خیر دے کہ نن نہ کیږی نو بیا تہ ئې ډیفر کړئ۔

جناب مسند نشین: وائی ډیفر ئې کړئ، بس جی ډیفر بہ ئې کړو جی، اؤ اؤ، ٹھیک شو جی۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

2421 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیاوزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں امن وامان کی صورت گھمبیر ہو چکی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع پشاور میں قتل وغارت، ڈکیتی، چوری، اغواء برائے تاوان اور خواتین کو ہراساں کرنا اور گاڑیاں چوری کرنا معمول بن چکا ہے؛

(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو یکم جنوری 2018 سے 20 جنوری 2019 تک کل کتنی وارداتیں ہوئی ہیں، علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیراعلیٰ): (الف) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔

(ب) یہ بھی مکمل درست نہیں ہے تاہم کچھ واقعات رونما ہو چکے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

سال 2018 ضلع پشاور میں قتل کے 387 مقدمات مختلف وجوہات کی بناء پر وقوع پذیر ہوئے، ان مقدمات میں ضلع پولیس پشاور نے ملوث 900 ملزمان میں سے 750 ملزمان گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کئے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان صرف ایک مقدمہ درج ہو کر مغوی بازیاب ہو کر ملزمان گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کئے ہیں۔ اسی طرح 725 مقدمات برخلاف مال کے درج رجسٹرڈ ہو چکے ہیں جن میں تقریباً تیس کروڑ روپے مالیات کی اشیاء ونقدی چوری ہو چکی ہیں۔ مذکورہ مقدمات میں بھی تقریباً 17 کروڑ روپے مالیاتی اشیاء برآمد ہو چکی ہیں، نیز 1060 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کئے گئے ہیں۔ سال 2019 میں قتل کے 51 مقدمات مختلف وجوہات کی بناء وقوع پذیر ہوئے، ان مقدمات میں ملوث 170 ملزمان میں سے 110 کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کئے ہیں جبکہ اغواء برائے تاوان کوئی مقدمات رجسٹرڈ نہیں ہیں، البتہ 82 مقدمات برخلاف مال کے درج رجسٹرڈ ہو چکے ہیں جن میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ کی مالیاتی اشیاء چوری ہو چکی ہیں۔ مذکورہ مقدمات تقریباً ایک کروڑ مالیاتی اشیاء نقدی کی برآمدی ہو چکی اور 180 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت پیش کئے گئے ہیں، باقی مقدمات میں برآمدگی اور

ملزمان کی گرفتاری کے لئے متعلقہ SDPOS, SHOs کو دیئے گئے ہیں نیز ایسے مقدمات کی روک تھام کے لئے ضلعی پولیس پشاور اپنے تمام تر وسائل بروئے کار لارہی ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: آئٹم نمبر3، رخصت کے لئے درخواستیں: جمشید خان مہمند، ایم پی اے، آج کے لئے؛ فیصل امین، ایم پی اے، آج کے لئے؛ حاجی انور حیات خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ محترمہ شاہدہ وحید، ایم پی اے، آج کے لئے؛ امیر فرزند خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ سید احمد حسین شاہ، آج کے لئے؛ ماریہ فاطمہ، ایم پی اے، آج کے لئے؛ حاجی فضل الٰہی، ایم پی اے، آج کے لئے؛ جناب شکیل بشیر عمرزئی، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملک شوکت علی، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ملیحہ علی اصغر خان، ایم پی اے، آج کے لئے؛ ہشام انعام اللہ خان، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The leave is granted.

تحریک التواء

Mr. Chairman: Item No. 6, Adjournment MotionS: Mr. Inayatullah Khan, MPA, Mr. Sirajuddin and Ms. Huamaira Khatoon, MPA, to please move their joint adjournment motion No. 95, in the House.

جناب عنایت اللہ: سر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے اس مسئلے پر بحث کی جائے، وہ یہ کہ اس وقت ڈینگی کے وائرس سے متاثرہ مریضوں کی تعداد میں گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل اضافہ ہورہا ہے جس کی خبریں میڈیا پر بھی آرہی ہیں جس سے عوام میں شدید تشویش اور اضطراب کی لہر پیدا ہوئی ہے۔

سپیکر صاحب، مجھے اجازت ہے کہ ایک دو منٹ تھوڑا اس کی وضاحت کروں۔ سپیکر صاحب، یہ جو ڈینگی وائرس ہے یہ 1994 سے پہلی مرتبہ پاکستان میں پہلا کیس، 1994 میں Detect ہوا ہے، دوسرا کیس جو تھا، میں کسی وزیر صاحب کی توجہ چاہوں گا۔۔۔۔

جناب مسند نشین: منسٹر صاحب، آپ کی توجہ چاہتے ہیں عنایت اللہ صاحب، منسٹر صاحب سے میں نے، عاطف خان صاحب سے کہہ دیا ہے، وہ آپ کی طرف متوجہ ہیں جی۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے جی۔ سر، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ 1994 میں پہلا کیس Detect ہوا تھا اور پھر 2005 میں کراچی کے اندر اس کی Resurgence ہوئی اور یہ مسلسل ہر سال اب یہ Phenomenon ایک Permanent phenomenon بن گیا ہے۔ کبھی ایک سال چھٹی وغیرہ کرتے ہیں، ایک دو سال چھٹی کرتے ہیں لیکن 2010، 2011، 2014، 2015، اس طرح، اور اس سال تو بڑی تباہی لے کے آیا ہے اور مجھے یاد ہے کہ جب پنجاب کے اندر ڈینگی کی بہت بڑی ایک وباء پھیلی تھی، اس وقت پی ٹی آئی کے دوستوں نے شہباز شریف کو اور ان کے بھائی کو 'ڈینگی برادران' کا نام اس وجہ سے دیا تھا کہ وہ اس پہ کنٹرول نہیں کر سکے لیکن اس مرتبہ Again میں آج آپ کو 2019 ستمبر تک، 2019 کی جو Statistics ہے، وہ تھوڑا آپ کو بتاتا ہوں، اس صوبے کے اندر کیا سیچویشن ہے، پورے پاکستان کی میں بات نہیں کر رہا ہوں، صرف اس صوبے کی سیچویشن بتا رہا ہوں، اس صوبے کے اندر اس وقت تک ٹوٹل کیسز ہیں، 2758 کیسز ہیں، 144 Deaths ہوئی ہیں، 1593 صرف پشاور کے اندر ہیں اور 23-09-2019 تک Admitted patients کی تعداد وہ 375 ہے، یعنی یہ ہمارے صوبے کی صورتحال ہے کہ پورا صوبہ وہ اس کی زد میں ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر صاحب، یہ ایشو جب بار بار Insurgence کرتا ہے تو اس کے حوالے سے تو آپ ان کی Competency develop ہونی چاہیئے ڈیپارٹمنٹ کی، اب ڈیپارٹمنٹ کی Capacity develop ہونی چاہیئے، ظاہر ہے یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کو Prevent نہیں کیا جا سکتا ہے، اس کے اپنے پروٹوکول موجود ہیں، اس کی اپنی گائیڈ لائنز موجود ہیں اور بڑی آسانی سے اس کی Prevention ہو سکتی ہے، اگر حکومت کوئی Concrete steps اس کے لئے لے لیکن میں سمجھتا ہوں حکومت اس کو Light لیتی ہے اور وہ بڑی طاقت سے حملہ آور ہوتی ہے، اس لئے حکومت یہ بتائے کہ وہ کیا Step اس کے لئے لے رہی ہے؟ اور میں تو یہ چاہوں گا کہ یہ چونکہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے تو اس پہ تفصیلی ڈیبیٹ ہو، آپ اس کو ڈیبیٹ کے لئے منظور کریں اور ڈیبیٹ کے بعد حکومت اپنی طرف سے جواب دے اور ہماری طرف سے Proposals آئیں گی کہ اس کو Prevent کیسے کیا جا سکے؟ یعنی مجھے لگتا ہے کہ جس طریقے سے یہ بار بار Insurgence کرتا ہے، بار بار اٹیک، حملہ آور ہوتا ہے تو یہ اس سے بڑی وباء بنے گی اور پھر ہم اس کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے، اس لئے یہ بڑا Important ہے کہ اس پہ پوری ڈیبیٹ ہو، اپوزیشن کو بھی

موقع دیا جائے، حکومت بھی اپنا مؤقف پیش کرے اور ہم کسی Conclusion پہ پہنچیں Recommendationsجو ہیں ان پہ پہنچیں اور حکومت ان کو Implementکرے۔

Mr. Chairman: Honourable Minster for Local Government, Mr. Shahram Khan.

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): شکریہ سپیکر صاحب، آپ اچھے لگ رہے ہیں اوپر بیٹھے ہوئے۔ Important topic ہے، ڈینگی صرف کے پی میں نہیں پورے صوبے میں، پورے ملک میں اس کا ایک مسئلہ ہے اور اس کا وہ سرکل ایسا ہوتا ہے کہ ہر دو تین سال کے بعد یہ پھر سر اٹھاتا ہے، تو جس طرح عنایت نے کہا، میں بالکل اس سے Agree کرتا ہوں اور اس پہ باقاعدہ ڈیبیٹ ہونی چاہیئے اور حکومت کی طرف سے پورے ہم اوپن ہیں، ان کے پاس یا کسی کے پاس بھی کوئی Inputہے جو حکومت کو یہ دینا چاہیں تو It is more than welcome، یہ خود بھی ہیلتھ منسٹر رہ چکے ہیں، میں بھی، تو ہمارا ایک Experience رہا ہے اور پچھلے پانچ سال، میں سٹارٹ میں آیا تھا پھر کافی ہم نے کنٹرول کر لیا تھا، ابھی پھر لیکن یہ صرف، میں پھر Repeat کر رہا ہوں، صرف کے پی میں نہیں ہے، پورے صوبے میں ہے تو اس پہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا اپنا ایک Responseآئے گا کیونکہ مجھے زیادہ Clarity نہیں تھی تو میں کوئی زیادہ کلیئر نہیں کہوں گا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ مل کے ڈینگی کے جو ایریاز ہیں یا جہاں پہ چانسز ہیں یا Expectationہے یا کہیں پہ کیسز ہیں تو اس کو مل کے اس ایریا کو Cordoned offکرتے ہیں، کلیئر کرتے ہیں، گھر گھر وزٹ کرتے ہیں لیکن Overall سمجھنے کی ضرورت ہے۔ میں کل ٹی وی پہ دیکھ رہا تھا، پنجاب میں میرے خیال سے انہوں نے کوئی خاص قسم کا کوئی قانون نافذ کیا ہے کہ جس کے گھر سے لاروا نکلتا ہے تو اس کو باقاعدہ جرمانہ یا Whateverکسی نہ کسی شکل میں سزا، وہ صرف سزا دینے کی حد تک بات نہیں ہے، Basically message یہ دینا چاہتے ہیں کہ ہر بندے کے ہر گھر کے ہر فرد کی یہ Responsibility ہے کہ جہاں پہ کھڑا پانی ہے اس کو Destroy کیا جائے، تو اگر لوگ ساتھ تعاون نہیں کریں گے تو ڈیپارٹمنٹ، حکومت، یہ ہاؤس جتنی بھی تجاویز دے، جتنی بھی محنت کرے، جتنی بھی تگ و دو کرے It is almost impossible کہ کوئی حکومت ہر گھر جا کے وہ چیک کرے، جب تک گھر کے مالکان خود اس پہ Responsibility نہ دیں اور جہاں پہ کھڑا پانی ہو، کیونکہ گھروں میں بہت ساری ایسی جگہیں ہوتی ہیں، یہاں پہ تو ہماری ایل ایچ ویز بھی جا رہی ہیں، ہمارے ٹی ایم ایز کا سٹاف بھی جا رہا ہے، ڈبلیو ایس ایس سی کا سٹاف بھی جا رہا ہے، ہر ڈیپارٹمنٹ کے

ڈی ایچ او تک کے لیول کا سٹاف جارہا ہے اور ایک Serious concern ہے، تو اس پہ سب کو مل کے اس کا مقابلہ کرنا ہے، ایک Awareness campaign بھی ہم چلا رہے ہیں لیکن اس طرح یہ کنٹرول نہیں ہو گا۔ میں پھر کہہ رہا ہوں سپیکر صاحب، اب تک ہر فرد، خاتون ہو یا مرد ہو، ہر فرد اس میں Participate نہیں کرے گا اور Attentive نہیں ہو گا، تو بالکل اس پہ ہم لگے ہوئے ہیں لیکن اگر یہ چاہیں بالکل ان کے پاس Input ہے تو ہم ویلکم کرتے ہیں اور ہم ڈیبیٹ کے لئے اوپن ہیں، تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تھینک یو۔

<u>Mr. Chairman</u>: As the honourable Minister agreed?

<u>وزیر بلدیات</u>: سوری، میری ریکویسٹ ہو گی کیونکہ آج ہیلتھ منسٹر بھی نہیں ہیں تو اس کے لئے ایک ایسا دن رکھا جائے جس میں ہم تھوڑی سی تیاری بھی کر کے آئیں کہ ہمیں تھوڑی ڈیٹیلز بھی ہوں، یہ بھی کچھ اپنا ہوم ورک کر کے آئیں، باقی ممبرز اور اگر کسی کے پاس کوئی تجاویز ہوں تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ تجاویز کے ساتھ ہر بندہ آئے تاکہ ہم مل کے اس چیز کا مقابلہ کر سکیں، کیونکہ یہ ہر جگہ پہ ہے اور اس میں اوپن ہیں جی، تھینک یو۔

<u>Mr. Chairman</u>: As the Minister agreed, honourable Minister agreed, hence the adjournment motion is admitted for detail discussion. Item No. 7: 'Call attention Notices'.

<u>جناب منور خان</u>: جناب چیئرمین صاحب، میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جو سپرے کیا جاتا ہے، آپ اس کو چیک کر لیں کہ واقعی یہ جو سپرے کر رہے ہیں، صرف لوگوں کی تسلی کرنے کے لئے کہ ان کی تسلی ہو جائے کہ ہمارا وہاں سپرے ہو رہا ہے، ٹھیک ہے اس میں میرے خیال میں دوائی کا کوئی آئٹم موجود نہیں تھا، Kindly آپ اگر یہ چیک کر لیں کہ یہ دوائی صحیح ہے یا کوئی دو نمبر کی وہ ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Chairman:</u> Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 515, in the House.

<u>جناب وقار احمد خان</u>: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، اول خو تا سو تہ کستھوډ ین آف دی ھاؤس جوړیدو باندې مبارکبادی۔ میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ حکومت نے تحصیل کبل سوات

میں ڈاکٹر خان شہید ڈگری کالج کے نام سے ادارہ تو بنایا لیکن ادارے کو چلانے کے لئے درکار سہولیات کا مکمل فقدان ہے، لہذا اس سلسلے میں حکومت بغیر کسی تاخیر کے اساتذہ کی دستیابی، مناسب کلاس رومز کی گنجائش، خواتین طالبات کے لئے ضروری سہولیات کا بندوبست کر کے اپنے تعلیمی ایجنڈے اور تعلیمی ایمر جنسی کے نعرے کو عملی جامہ پہنائے اور عوامی محرومی کو دور کرے۔

جناب سپیکر صاحب، په 2012 کښې ډاکټر خان شهید کالج دے پوسټ ګریجویټ کالج په نوم باندې جوړ شوے دے جی، خو ډیر د افسوس خبره ده په هغې کښې جی بی ایس څلور پروګرامونه شروع شوی دی خو د هغې د پاره دولس کلاس رومز دی، هغې د پاره شپاړس کلاس رومز ضرورت دے، په هغې کښې چې د Militancy د سټاف د پاره چې کوم هاسټل دغه شوے وو، هغه ختم تباه شوے دے، هغه تر اوسه پورې جوړ نه شو، د ماشومانو جینکو د پاره پکښې کامن روم هم نشته جی، کامن روم چې هغوی پکښې کښینی او ویټنګ روم وی چې هغوی پکښې انتظار کوی، انتظار ګاه پکښې د ماشومانو د پاره نشته، داسې د استاذانو پکښې ډیر سخت کمے دے، د ایډمنسټریشن بلاک بلډنګ پکښې تر اوسه پورې نه دے جوړ شوے، ایډمنسټریشن بلاک پکښې نشته چې هلته کښې په سهل طریقې سره ایډمنسټریټو سټاف خپل کار کوی، د لیبارټریانو پکښې کمے دے، هر قسم کمے پکښې دے او دا د تحصیل کبل واحد ډګری کالج دے د هلکانو، او زما دا خواست دے ستاسو په توسط ګورنمنټ ته، مهربانی د اوکړی او دې له دې فوری توجه ورکړې شی او فوری طور باندې په هنګامی بنیاد باندې دا کوم سهولتونه دلته پکار دی، هغه دې ورله ورکړې شی۔ ستاسو ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Chairmain</u>: Minister for Food.

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: انہوں نے توجہ دلاؤ نوٹس لایا ہے اور ان کے علم کے لئے یہ مجھے محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے، کبل سوات میں وقتاً فوقتاً سے فنڈز دیئے جاتے رہے ہیں، ابھی دس لاکھ اور پچاسی لاکھ روپے بھی، ابھی جو انہوں نے کہا ہے کہ ایڈیشنل، تو آٹھ کمرے ایڈیشنل، آٹھ کمروں کی Approval ہو گئی ہے، اس کی Approval بھی ہو گئی ہے اور اس میں ویمن، گرلز کے لئے بھی اس کے لئے Provision رکھ دی گئی ہے اور اس کے ساتھ فرنیچر کا بھی بندوبست ہو گیا ہے، Equipment

کا بھی اور Miscellaneous کا بھی، یہ ابھی ایڈیشنل ڈائریکٹر صاحب نے مجھے اس پہ بریف کیا ہے کہ اس میں جو چیزیں، جو بھی اس کی Deficiency تھی وہ سب کو وہ پورا کر رہے ہیں، تو میرے خیال میں آپ اس سے مطمئن ہوں گے اور اگر اس میں کوئی بعد میں بات ہوئی تو ان شاء اللہ اس کے لئے پھر آپ سے بات کریں گے۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جناب سپیکر، اس میں جو مسائل ہیں، اس سال 2019-20 میں مکمل ہو جائیں گے تو مجھے تسلی ہو گی ورنہ چھ سال میں اب تک اس میں ایک بھی کمرہ نہیں بنا ہے، تو ابھی یہ جو کہہ رہے ہیں جی، بس یہ یقین دہانی کرادیں کہ اس سال جو ہے نا اس میں کچھ نہ کچھ کام ہو جائے گا سر، تو مجھے تسلی ہو گی سر۔

<u>وزیر خوراک:</u> وقار خان میرے چھوٹے بھائیوں کی طرح ہیں جی اور میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں، ابھی میں نے جو بات کہی ہے وہ ایک ذمہ داری کے ساتھ کہی ہے کہ آپ کے ایڈیشنل آٹھ کمروں کی بھی Approval ہو گئی ہے اور آپ کی باقی بھی جو پہلے اس میں Provision نہیں تھی گرلز کے لئے وہ بھی ہو گئی ہے اور اس کے ساتھ آپ کا فرنیچر، مشینری اور باقی Equipment کی بھی، یہ سارا بندوبست ہو گیا ہے، اس کی فنڈنگ بھی اور مزید جو ضرورت ہو گی، اس کے لئے ان شاء اللہ ہم کریں گے اور اس کو وقتاً فوقتاً آپ ہمارے نوٹس میں لائیں، اگر کوئی چیز رہتی ہے تو ان شاء اللہ پھر میں ڈیپارٹمنٹ کو کہوں گا، وہ اس کو Expedite کرے گا ان شاء اللہ۔

<u>Mr. Chairman:</u> Call attention notice No. 2, Mr. Sardar Khan, MPA, to please move call attention notice No. 555, in the House.

<u>جناب سردار خان:</u> جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم، مشیر صاحب کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ خیبر پختونخوا میں کلاس فور کی بھرتی مقامی نمائندوں کا حق ہے اور یہ بھرتی حلقہ کے ایم پی اے کی مشاورت اور ملازمین کے Son quota کی بنیاد پر کی جاتی ہے لیکن بد قسمتی سے میرے حلقہ پی کے 03 میں متعلقہ ڈی ای اوز میل اور فیمیل نے نہ میرٹ کی بنیاد پر اور نہ ریٹائرڈ کلاس فور سیریل نمبر پر اور نہ مقامی بلڈنگ کے لئے سکول بلڈنگ کے لئے زمین دینے والے بندوں کو بھی حق ادا نہیں کیا۔

جناب سپیکر صاحب، زمونږ په حلقه په پی کے 3 کښې کوم موجوده د انصاف په نوم باندې دا حکومت جوړ شوے دے، مرکز کښې او په صوبه کښې، نو په پی کے 3 کښې دومره زیاته نا انصافي ده چې زه نشم وئیلې، زمونږه د

سوات مقامی ایم پی اے گان د هغې نه خبر دی، د کلاس فور بهرتی وه، مشیر تعلیم بنگش صاحب ترې وخت په وخت ما خبر کړے دے، هغه پکښې یو رقعه راکړې وه چې د کلاس فور سن کوټه سیریل نمبر پچیس پرسنټ او لینډ اونر چې دی د هغوی د حق نه علاوه مقامی مشاورت باندې د ایم پی اے اوشی خو زمونږ په حلقه کښې چې کوم ای ډی اوز دا بهرتی اوکړه نو دا یو نا انصافی اوکړه، د پی کے 3 حلقې ته ئې د بهر نه کسان راوستل، کم از کم بیس پچیس کلو میټر فاصله کښې یو یو سړے راوستو هلته ئې بهرتی کړو، نو هغه سحر پاڅی اوپه فلائنگ کوچ کښې کښینی هلته به ډیوټئ له ځی، نه هلته هوټل شته، نه رهائش شته نو مقامی خلقو سره ظلم دے او زیاتے دے، داسې د مارچ په میاشت کښې د صحت په محکمه کښې چوده پندره سیټونه چې دی کلاس فور هغوی بهرتی کړل ،د هغې زمونږ سره مشاورت اونشو، د مقامی خلقو مونږه نشاندهی اونکړه، دا ای ډی اوز چې دی زه هغوی ته وینا اوکړمه چې دا نا انصافی ده او کم از کم د لینډ اونر د کلاس فور سیریل نمبر کوټې حقدار، بیا کم از کم د ایم پی اے سره مشاورت، په هغې باندې دا پکار وه، جناب سپیکر صاحب، هغه وائی په واپسی جواب کښې چې دا حکم بالا دے، نو جناب، زه خو دا عرض کومه چې دا سی ډی آر چې دے دا ډی ای او فیمیل د میل ډی ای او، سی ډی آر د پی ټی سی ایل او د موبائل دې را واغستې شی چې دا حکم بالا دوئ ته دا وینا څوک کوی او زمونږه علاقه چې ده هغه شور شرابې غاړې ته او خلفشار غاړې ته بیا ئی، که دا قوم را پاڅی او د خپل حق غوښتو د پاره او دا بهر چې کوم بهرتی شوی دی، دا اونیسی او د خپلې حلقې نه بهر هړتال کوی، آیا یو کنډه زنانه ده د خپل حق تپوس کولې شی، زه دې اسمبلئ اجلاس له راځمه، دا یو اهم زمونږه د پارلیمنټ یو اهمه۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> سردار خان صاحب، تاسو خپل کال اټینشن نوټس ورکړو او هغې باندې دې خو ډیبیټ نشته، هغوی به تاسو له جواب درکړی، نو جی تاسو دلته کال اټینشن نوټس ورکړے وو هغه په دې کاغذ کښې شته کنه جی۔

<u>جناب سردار خان:</u> دا زما د حلقې حق دے۔

جناب مسند نشین: نو جی تاسو کال اټینشن نوټس ورکړے دے ، هغه په دې کاغذ کښې شته کنه جی۔ آنربیل منسټر فار منرلز، ډاکټر امجد خان۔

جناب امجد علی (وزیر برائے معدنیات): شکریه جناب چیئرمین صاحب، څنګه چې ایم پی اے صاحب د یو کال اټینشن نوټس راوړے دے ، د هغې په ضمن کښې جواب په ډیټیل باندې ډیپارټمنټ ورکړے دے ، د دوئ چې کوم کنسرنز دی هغه په دې باندې دی چې یره معذور کوټه یو کس د بل ځائې نه مدین نه یا دوئ ورکړے دے چې هغه ځائې نه راغلے دے او هغه بهرتی شوے دے یا بیا دوئ د یو بل کس حواله ورکړې وی نو جناب چیئرمین صاحب، پالیسی دا ده چې کله اپوائنټمنټ کیږی د کلاس فور نو په هغې دوه کمیټیانې وی، یو ډی پی سی او یو ډی ایس سی وی، دا دواړه کمیټیانې چې دی دا ډی ای او چیئر کوی او د دې سره بیا اے ایس ډی ای او فیمیل یا میل والا کوم چې وی هغه د دوئ سره ممبرز وی، دوئ باقاعده په میرټ باندې فیصله کوی، هغه کښې تاسو ټولو ته پته ده ټول ایم پی ایز ته چې پچیس پرسنټ ایمپلائز سنز کوټه، چار پرسنټ په هغه کښې دا کومې چې نوې دې سی ایم صاحب وینا کړې ده ، چار پرسنټ Disable کوټه وی، تین پرسنټ مینارټی کوټه وی او سو پرسنټ Deceased کوټه وی، Deceased کوټه خو دا وی چې د چا یا کوم کس دوران سروس وفات شی نو د سپریم کورټ په هغه کښې دا آرډر دے چې هغه په Next three or four days کښې چې دے د هغه د بچی اپوائنټمنټ اوکړئ، یو هغه وی، دویم چې کوم زمونږ Disable کوټه ده، (مداخلت) سردار صاحب، زه کوم بیا تاسو خیر خپل دغه اوکړئ، د دوئ چې کوم کنسرن دے هغه په معذور کس باندې دے نو دا چې کوم اپوائنټمنټ شوې دی، زما په حلقه کښې پخپله باندې د بحرین نه کس راغلے دے په Disable کوټه باندې په میرټ باندې او زما په حلقه کښې په شموزو کښې زما په یونین کونسل کښې هغه لګیدلے دے ، دا د سپریم کورټ Decision دے ، د دې نه علاوه دا چې کوم پچیس پرسنټ کوټه ده نو په دېکښې داسې وی چې په دېکښې د سپریم کورټ یو آرډر دے چې کله هم دا پچیس پرسنټ چې په ډسټرکټ کښې کوم Available vacant ځایونه وی نو په هغه کښې به دا تاسو لګوئ، نو هغه زمونږ په حلقو کښې هم راځی او دلته محب الله او فضل حکیم صاحب ناست

دے ، دا په هغه خلقو کبنې هم د سوات ځوک د مدين نه راشی، ځوک د بحرين نه راشی، ځوک د خوازه خیلې نه، نو زما په خیال ډیپارټمنټ دوئ ته ښه او صحیح جواب ورکړے دے ، که د دوئ بیا هم کنسرنز وی او دے وائی چې داسې کسان چې هغه په دې میرټ کبنې نه راتلل او هغه مطلب دا دے داسې لګیدلی دی نو زه به خیر دے دوئ سره کبنینمه او د دوئ هغه مسئله چې ده انشاء الله هغه به مونږه حل کړو او د دوئ هغه کنسرن به ختم کړو، انشاء الله۔

<u>جناب سردار خان</u>: جناب سپیکر صاحب، زه پرې مطمئن نه یمه خو۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بس جی دا ریسپانډ شو کنه جی، تاسو جی بیا هم منسټر صاحب سره کبنینئ، دوئ تاسو له ایشورنس هم درکړو او تاسو دوئ سره کبنینئ، دا مسئله بیا حل کړئ۔ آئټم نمبر 8۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جرنلسٹ ویلفیئر مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Chairman:</u> Introduction of Bill. The Minister for Food, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019, in the House.

<u>Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister for Food)</u>: Mr. Speaker, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Journalists Welfare Endowment Fund (Amendment) Bill, 2019, in the House.

<u>Mr. Chairman</u>: The Bill stands introduced.

<u>جناب سردار خان</u>: جناب، زه د دې جواب نه مطمئن نه یمه او که تاسو دا کمیټئ ته نه لیږئ او ما له صحیح جواب نه ملاویږی او زما خبره نه اوری نو زه واک آؤټ کوم۔

(اس مرحلہ پر رکن اسمبلی واک آؤٹ کر گئے)

<u>Mr. Chairman</u>: Item No. 10: Discussion on Damages caused by recent rains and flood. The debate will be opened by Janab Akram Durrani Sahib.

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر صاحب! ډاکټر صاحب خو ورته ډیر ښه جواب ورکړو خو د ممبر صاحب پوائنټ ډیر Valid دے ، چوده کسان، چوده کلاس فور منسټر صاحب چې کوم جواب ورکړو په دې خو هر ځوک پوهیږی چې Deceased Quota، پچیس پرسنټ چې کوم ریټائرډ دی هغه کوټه هم موجود ده، جناب

چیئرمین صاحب، هغه برملا وائی چې چوده کسان چې دے هغه ئے د نورو حلقو نه راوستل، نو ظاهره خبره ده په دې تاسو هم پوهیږئ، تاسو هم د یو حلقې نمائنده یئ، د هغوی په حلقه کښې چوده پوسټونه خالی وو او د حکومتی ممبرانو کسان ئے راوستل، هغه پوسټونه ئے ورله ډهک کړل نو هغه چوده خو حکومتی ممبرانو ځان ته خالی کړل نو هغې باندې ئے اپوائنټمنټس اوکړل، نو د منسټر صاحب خبره چې ده، هغوی جواب هم ورکړو خو ظاهره خبره ده چې مونږ خو سردار خان پیژنو، خاندانی سړے دے، یوې زمانې نه په سیاست کښې ډیر درانه خلق دی او زما طمع ده ان شاء الله چې دا مسئله به ورله حل کړی او فضل حکیم صاحب هم ناست دے نو دا مسئله ورله حل کړئ، مهربانی به وی، مهربانی به وی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: فضل حکیم صاحب، په دې کال اټینشن ډسکشن نه وی که تاسو پرې بیا هم کول غواړئ خو لکه په دې ډسکشن نه وی۔

<u>جناب امجد علی (وزیر معدنیات)</u>: دا ممبر صاحب، ته زما درخواست دے، هغه دې راشی که فرض کړه هغه دا وائی زما سره زیاتے شوے دے جناب چیئرمین صاحب، نو زه بالکل دا کمیټئ ته لیږلو ته تیار یم، ولې چې مونږ د انصاف چغې وهو نو بالکل که دے وائی، نو دے دې خپل ریکارډ راوړی ډیپارټمنټ سره او کمیټئ ته به ئے مونږ اولیږو، هلته کښې به پته اولګی، ټهیک شو۔

<u>Mr. Chairman</u>: Item No. 10. Discussion on damages caused by recent rains and flood.

محترم اپوزیشن لیډر، اکرم خان درانی صاحب جی۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب چیئرمین صاحب، زما خیال دے منسټر صاحب تاسو ته وینا اوکړه، د دوئ چې کوم هغه دے، دا تاسو سټینډنګ کمیټئ ته اولیږئ، ګورنمنټ هم ایګری دے او بیا دے لاړو هلته تسلی ئے هم ورکړه، نو تاسو هغه خپل یو ځل اولیږئ، دا کوم د دوئ والا دغه دے نو بیا به زه خپله خبره اوکړم۔

<u>جناب مسند نشین</u>: منسټر صاحب او ممبر صاحب به یو ځائې کښینی جی او دوئ به یو بل سره لکه دغه نه وی۔۔۔۔

قائد حزب اختلاف: نه نه، منسټر صاحب وائی چې دا سټینډنګ کمیټئ ته دې اولیږلے شی، هغوی ایګری دی جی، تاسو واؤ نه وریدل۔

جناب مسند نشین: امجد، آ نریبل منسٹر صاحب۔

قائد حزب اختلاف: ډاکټر صاحب، تاسو دې سره ایګری یئ، کمیټئ ته ئې اولیږئ؟

وزیر معدنیات: ما تاسو ته اووئیل که سردار صاحب مطمئن نه وی او دوئ سره څه ریکارډ وی چې دوئ سره زیاتے شوے دے نو ټهیک ده کمیټئ ته دې لاړ شې، هلته به دغه شی۔

جناب مسند نشین: او مونږ وایو چې دوئ دې یو بل سره کښېنی او چې څه دغه را شې نو هغې نه پس به بیا سټینډنګ کمیټئ ته تلل خو څه ګرانه خبره نه ده جی کنه، تاسو به هغوی سره کښېنئی که هغوی Satisfiedنه شو نو بالکل به ئے سټینډنګ کمیټئ ته اولیږو۔

وزیر معدنیات: ټهیک ده سپیکر صاحب، لاړ دې شی۔

جناب مسند نشین: منسټر صاحب نه دی وئیلی، دا الفاظ زه نه اورم، زه خو ګوره یو یو لفظ باندې زه پوهیږمه، نه دی وئیلی هغه، منسټر صاحب دا نه دی وئیلی چې دا اولیږئ، منسټر صاحب وائی چې هغه Satisfied نه شو نو هله ئے اولیږئ، ګوره داسې خو زه هم الفاظو ته ګورم کنه، تاسو دا وایئ کنه (شور) زه خو دا نه وایم چه نه دې لیږی خو ګوره زه دا وایم چې تاسو منسټر صاحب ته دا اووایئ چې دا سټینډنګ کمیټئ ته اولیږو؟

وزیر معدنیات: جناب چیئرمین، بالکل کمیټئ ته دې لاړ شی، هیڅ اعتراض نشته۔

جناب مسند نشین: بالکل جی، سټنډنګ کمیټئ ته به دا اولیږو، منسټر صاحب په دغه باندې۔

(اس مرحلہ پر جناب سردار خان، رکن اسمبلی ایوان میں تشریف لے آئے)

Mr. Chairman: The question before the House that the call attention notice No. 555, moved by honourable Member, may be referred to Standing Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it, the call attention is referred to the Standing Committee. Item No. 10: Janab Akram Durrani, Leader of the Opposition.

حالیہ بارشوں اور طغیانی سے ہونے والے نقصانات پر بحث

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): ډیره مننه۔ آج کا ایجنڈا، حال ہی میں جو بارشیں ہوئیں جو طوفان آئے، جو فلڈز آئے اور جو حادثات اس صوبے میں پیش ہوئے، اپوزیشن کی طرف سے درخواست تھی کہ اس کو ایجنڈے کا حصہ بنائیں اور مکمل اس پر بحث ہو کہ کہاں پر کون سے ایریاز میں نقصانات ہوئے ہیں؟ تو جس طرح جی آپ کو معلوم ہے کہ اس سال بارشیں بھی تقریباً زیادہ ہوئیں اور پورے صوبے میں، ہر ایک ضلع میں جتنے بھی غریب لوگ ہیں جن کے کچے مکانات ہیں، وہ بارشوں کی وجہ سے ایک تو مکان اس کا گر گیا اور دوسرا اس میں اموات ہوئی ہیں، اس کے بچے، اس کی ماں، اس کی بہن ہے، دوسرا یہ ہے کہ جو فلڈ آیا ہے، اس سے زمینیں مکمل طور پر تباہ، فصلیں بھی تباہ ہیں اور تیسری صورت میں صوبے کے مختلف ایریاز میں ژالہ باری ہوئی ہے جس سے بھی مکمل طور پر فصلیں تباہ ہوئی ہیں اور تقریباً ہر ایک ضلع کی وہاں پر پٹوار، تحصیلدار نے اس کی رپوٹیں بھی بنائی ہیں۔ ایک مد جو ہے جو کہ وہ بھی آفت میں آتا ہے اور اچانک آگ لگ جاتی ہے اور وہاں پر پھر اس دوکان میں اس گھر میں اس آدمی کے جتنے کچھ وسائل ہوتے ہیں وہ سارے جل جاتے ہیں، وہ بھی پچھلی دفعہ ہم نے درخواست کی تھی کہ یہ بھی اس میں شامل کر لیں اور پھر دوسرا بارشوں میں اور فلڈ میں گاڑیاں مکمل طور پر بہہ جاتی ہیں اور وہاں پر سلائیڈنگ سے پہاڑ کا تودہ گرتا ہے تو اس سے بھی وہاں پر سلائیڈنگ جب آتی ہے، تو کل بھی میرے خیال میں ناخوشگوار واقعہ ایک بس کے ذریعے جو میں ٹی وی پہ دیکھ رہا تھا، ہمارا جو روڈ ہے، چائنا کا جو روٹ ہے، اس پہ پرسوں چودہ لوگ جو تھے اور اس طرح 27 لوگ وہاں پر شہید ہوئے اور ایک واقعہ بڑا افسوسناک کشتی والا بھی ہوا تھا، اس میں ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب خود بھی ادھر گئے تھے، ابھی رپورٹیں یہ ہیں کہ لوگوں کے گلے شکوے ہیں کہ رپورٹ تو وہاں پر درج ہوتی ہے کبھی گھر گرنے کی بھی، اموات کی بھی، فصلیں تباہ ہونے کی بھی لیکن اس میں وہاں پر متعلقہ ضلع اور صوبائی گورنمنٹ لیت ولعل سے کام لے رہی ہے اور لوگوں کو معاوضہ نہیں مل رہا ہے، میری درخواست ہے کہ جب کوئی بھی وزیر مجھے جواب دے گا، اس کی ایک تو تفصیل ہمیں بتا دی جائے کہ صوبے میں جتنے بھی اضلاع ہیں ان میں جتنی اموات ہوئی ہیں،

ان گھر کے افراد کا نام، جہاں پر دو کانیں جل گئی ہیں، گھر جل گئے ہیں، ان کے نام اور جہاں پر سلائیڈنگ سے لوگوں کی گاڑیاں نیچے کھائی میں گر گئی ہیں، اس ایوان میں تفصیلی رپورٹ دے دیں اور پھر ساتھ یہ بھی بتادیں کہ کب سے یہ واقعات ہوئے ہیں اور کتنے لوگوں کو ابھی تک حکومت نے، جو رولز میں ہے اس اسمبلی میں پاس کیا ہے، کہ ان لوگوں کو واقعی امداد مل گئی ہے، جن لوگوں کو امداد مل گئی ہے، ان کے نام بھی شائع کئے جائیں اور جو لوگ منتظر ہیں امداد کے، میری درخواست ہو گی حکومت سے کہ یہاں پر تو میرے خیال میں حکومت کا ایک جرگہ ہو رہا ہے، (قہقہہ) جواب کا پتہ نہیں ہے کہ کون دے گا؟ یہ تو اسمبلی میں میرے خیال میں کچھ (قہقہہ) کچھ عجیب سی باتیں سامنے آرہی ہیں، اللہ خیر کرے، ابھی آپ نے لودھی صاحب کی طرف اشارہ کیا تو لودھی صاحب سے بھی میری درخواست ہے کہ جو پوری تفصیلی رپورٹ میں نے منگوائی ہے، وہ تفصیلی بھی ہمیں رپورٹ، آج نہ ہو، چونکہ اس پر ہمارے اور بھی ساتھی بات کریں گے، آج آپ ہدایات دے دیں، جو میں نے بات کی، ہر ایک ضلع سے اور پھر کل ہمیں جواب دے دیں، کل بھی میں نے کہا تھا کہ آپ زیادہ اپنے محکمے کا، میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ گندم کے پچھلے سال کا ریٹ کیا تھا؟ آپ نے یہاں پر تو بتا دیا لیکن میں نے پھر خود بھی معلومات کیں، پچھلے سال گندم کا ریٹ تھا 3250، اور اس سال 3550 اور ابھی آپ کی گندم کا آپ کا کوٹہ پورا نہیں ہے، اب جب آپ لیں گے تو وہ پنجاب کے وہاں جو سٹورز ہیں ان سے آپ لیں گے اور میں نے پنجاب سے بھی معلوم کیا کہ وہاں کا ریٹ جو ابھی آپ کو دے رہے ہیں، وہ ہے 4400، تھوڑی سی اس پر بات ہو کہ پھر گندم اس مقدار پر کیوں موقع پر نہیں خریدی گئی؟ جو ہمارے پاس 3550 ریٹ تھا، ٹھیک ہے پچھلے سال سے مہنگائی آگئی ہے لیکن ابھی جو مزید خریداری ہو رہی ہے اور ابھی جب ہم خریدیں گے 4450، یہ تقریباً ایک ہزار سے کچھ کم روپے کا اضافہ آرہا ہے، تو تفصیل چونکہ ابھی لودھی صاحب کے پاس پورے صوبے کی نہیں ہو گی لیکن وہ غمزدہ لوگ ہیں، وہ مجبور لوگ ہیں، جو ابھی اپنے گھروں کو بھی نہیں بنا سکتے اور لوگوں سے قرضے لئے ہیں، وہ بھی اس کے پیچھے لگے ہیں، تو میری گورنمنٹ سے یہ درخواست ہو گی کہ ایک تفصیلی رپورٹ پورے صوبے کی اس ایوان کے سامنے پیش کی جائے، ان لوگوں کا بھی حساب دیں جن کو تھوڑا بہت کچھ مل چکا ہے اور جو منتظر ہیں، اس کی لسٹ بھی شامل کی جائے۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: جناب احمد کنڈی صاحب، ایم پی اے۔

(عصر کی اذان)

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، سیلاب اور بارشوں کی وجہ سے جو تباہی ہوئی ہے، وہ بھی ایک اہمیت کا حامل موضوع ہے لیکن اس سے پہلے میں آپ کی تھوڑی سی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ چونکہ میں کل بھی کوشش کرتا رہا، ایک بہت بڑی زیادتی اس صوبے کے ساتھ ہوئی ہے، اس ہاؤس کے ساتھ ہوئی ہے، اس ساڑھے تین کروڑ عوام کے ساتھ ہوئی ہے، وہ پانچ اگست کو گورنر صاحب نے ایک ایسا فرمان جاری کیا ہے جس کو Kyber Pakhtunkhwa Action in Aid of Civil Power کا نام دیا گیا ہے اور حسن اتفاق دیکھیں جناب، حسن اتفاق دیکھیں، جس دن ہم کشمیر کے خلاف، آرٹیکل 370 کے خلاف یہاں پر بات کر رہے تھے، جس دن مودی سرکار نے ظلم اور بربریت کی انتہا کر کے کشمیر پر حملہ کیا جناب سپیکر، میں کہتا ہوں، ہمارے صوبے پر پانچ اگست کو حملہ ہوا اور کالا قانون متعارف کرایا گیا جس کی نہ اس صوبے میں ضرورت ہے اور نہ اس صوبے میں اس کی اس وقت اہمیت ہے۔ جناب سپیکر، میں صرف ایک بات آپ کو کہنا چاہتا ہوں، آپ ابھی بات کر رہے تھے ٹوررازم پر، میں کہتا ہوں آپ اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں، آپ کی اکثریت ہے   ہم مانتے ہیں لیکن کم از کم یہ چیزیں آپ لائیں، ڈیبیٹ کریں اس قانون کے اوپر، ہم لوگ آخر لوگوں سے ووٹ لے کر یہاں پر آئے ہیں، صوبے میں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں، یہ Rule ہے جو اگر کوئی بھی آرڈیننس جاری ہوگا، اس کی کاپیاں ممبران کو دی جائیں گی، ہمیں کوئی کاپی نہیں دی گئی، ہمیں اخباروں سے پتہ چلا، جو یہ آرڈیننس جاری ہو چکا ہے جناب سپیکر، اور میں آپ کو ایک بات بتاتا چلوں، عاطف خان صاحب محنت کر رہے ہیں، اپوزیشن کے تمام لوگ کہہ رہے ہیں، یہ محنت ہو رہی ہے لیکن یہ محنت ضائع ہوگی، جب تک آپ کالے قوانین جاری کرتے رہیں گے، یہاں پر کوئی سرمایہ کاری نہیں ہوگی، سرمایہ کاری نہیں ہوگی تو معاشی حالات ٹھیک نہیں ہونگے، معاشی حالات ٹھیک نہیں ہونگے تو یہاں پر امن نہیں آئے گا۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کنڈی صاحب، جس پوائنٹ پر ڈسکشن ہو رہی ہے، Kindly آپ اسی پر آ جائیں ناں۔

جناب احمد کنڈی: میں پوائنٹ پر آتا ہوں   جناب سپیکر، اب آئیں آپ سیلاب کی طرف، جناب سپیکر، میں اس حلقے سے تعلق رکھتا ہوں بدقسمتی سے جہاں پر سیلاب نے بڑی تباہی مچائی لیکن اس غیر سنجیدہ حکومت نے جس کا سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے جناب سپیکر، اس حکومت کا جو مجھے نظر آتا ہے، شاید میری رائے ناقص ہو، شاید میری رائے غلط ہو لیکن اس حکومت میں سنجیدگی کا کوئی عنصر موجود نہیں ہے جناب سپیکر، میرے حلقے میں سیلاب آیا جناب سپیکر، میری ذاتی یونین کونسل جس سے میں پہلے بھی منتخب ہوا،

یونین کونسل مندرہ میں،اس کا دریائے سندھ کے ساتھ ایک ملحقہ علاقہ ہے،اس کی تیس ہزار آبادی ہے اوراس کے تقریباًدو گاؤں اس ٹائم ڈیڑھ سو گھر اس میں سے تباہ ہو چکے ہیں لیکن مجال ہے جو اس دفعہ ابھی تک کوئی بھی کوئی ایسا سنجیدہ کوئی ذمہ دار شخص وہاں گیا ہو اور ان کی دادرسی کی گئی ہو؟ میں اس فورم سے چائنا ایمبیسی کا مشکور ہوں جنہوں نے 200 ٹینٹ ان بے سہارا لوگوں کو دیئے جن کے گھر گرے جناب سپیکر،وہاں سے وہ پنجاب نقل مکانی کر کے گئے۔ میری دو تین تجاویز ہیں، یہ مسئلہ آج بھی موجود ہے،خدا را آپ کے اس منصب کے بیٹھنے سے مجھے ذاتی طور پر یقین ہے جو آپ ایسی رولنگ دیں گے کہ کم از کم وہاں پر وہ جائیں اور پی ڈی ایم اے کا جو Criteria ہے، اگر وہ علاقہ اس پر پورا اترتا ہے جو اس میں تباہی آئی ہوئی ہے تو خدارا وہاں پر ایمرجنسی نافذ کریں اور میں آپ کو شرطیہ کہتا ہوں، صوبے کا کوئی بھی ذمہ دار نمائندہ وہاں پر جائے، وہ آپ کے تمام تباہی کے جو پیمانے ہیں ان کو وہ Fulfill کرے گا لیکن ہمارے وہاں پر جو انتظامیہ بیٹھی ہوئی ہے ضلع کی، نہ وزیر اعلیٰ صاحب وہاں پر توجہ دیتے ہیں،200 گھر گر چکے ہیں،200 گھر،آن ریکارڈ ہے لیکن پی ڈی ایم اے نے ابھی تک کوئی ایمرجنسی نافذ نہیں کی، وہاں پر سرکاری سکولز اس ٹائم دریا برد ہو چکے ہیں لیکن کوئی توجہ نہیں ہے، وہاں پر ہماری سرکاری زمین موجود ہے، وہ لوگ چیخ چیخ کہہ رہے ہیں کہ خدارا ہمیں سرکاری زمین میں Temporary جگہ دی جائے لیکن وہاں پر نہیں دی جا رہی، وہاں پر آپ کا سونامی پراجیکٹ ہے، وہ ضائع ہو رہا ہے جناب سپیکر، آپ مہربانی کریں کسی کو ڈائریکشن دیں کہ جاکر وہاں پر وزٹ کرے، کم از کم ان کی دادرسی کرے۔ میں نے جس طرح کہا کہ اس حکومت کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے، یہ غیر سنجیدہ ہے اور غیر سنجیدہ شخص کو کبھی احساس نہیں ہوتا اور جب احساس نہیں ہوتا تو مسئلہ حل نہیں ہو گا، تو میں صرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور بات کو مختصر کرتا ہوں، خدارا کسی کو آپ احکامات دیں، جاکر وزٹ کرے، اگر وہ ان پیمانوں پر پورا اترتے ہیں، جو تباہی وہاں پر آئی ہوئی ہے تو خدارا ان کی مدد کرے، اس احساس کو ڈیویلپ کریں جو وہاں لوگ بھی اسی صوبے سے تعلق رکھتے ہیں اور آخر میں مجھے یقین ہے کہ آپ اس پر کوئی نہ کوئی احکامات جاری کریں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ۔ جناب آنریبل ممبر، سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین:</u> شکریه چیئرمین صاحب، نن خو چونکه د ایجنډې مطابق جناب چیئرمین صاحب، بارانونه او د هغې نه چې کوم نقصانات دی په هغې باندې خبره کول دی خو کنډی صاحب چې دا یوه خبره اوکړه جناب چیرمین صاحب، دا ډیره زیاته ضروری ده او بیا بدقسمتی دا وی چې پرون زمونږه د سپیکر صاحب

طبیعت ډیر زیات خراب وو نو بیا مونږه مناسب اونه ګڼړله، طبیعت ئې خراب وو نو مونږه وئیل چې څه مونږه به لږه ګزاره اوکړو او جناب چیئرمین صاحب، حقیقت هم دا دے چې په پانچ اګست باندې، یو خو جناب چیئرمین صاحب، زه حیران په دې یمه چې دې مخا مخ کرسو ته ګورم نو بیا دوئ خفه کیږی، وائی تاسو مونږه ته کله وائی چې الیکټډ او کله څه، نو بیا سړے حیران شی 95، 96 تعداد دے نو دوئ خفه دی، دوئ ته څه مسئلې دی، دوئ ولې دومره ناقلاره دی؟ زه خوپه دې خبره پوهه نه شومه، زما شپږم کال دے زما په دې اسمبلئ کښې، دې حکومت سره زما جناب چیئرمین صاحب، شپږم کال دے خو تر اوسه نه ما سره د اسمبلئ دوئ عملې خبره اوکړه چې یره دوئ ته څه مسئله ده، دوئ ته مسئله څه ده؟ او دا ډیره فکر منده خبره ده جناب چیئرمین صاحب، دا ډیره د افسوس خبره ده ګنی دا اسمبلی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: کیدې شی مانځه له تلی وی بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: بیا د اسمبلئ ممبران، زه خواست هغوی ته کوم چې هغوی راشی یا د ډیرې لوئې بدقسمتئ نه د اسمبلئ نه وقعت چې دے، وختی خوشدل خان صاحب خبره اوکړه، عنایت الله خان هم اوکړه چې مونږه دا ایډمنسټریشن او دا بیوروکریسی ګوری، افسران صاحبان هغوی نه راځی نو دا سنجیدګی ده، جناب چیئرمین صاحب، زمونږه د ټولو ذمه واری ده، زه دا نه وایم، یوازې د حکومتی ممبران نه دا د اپوزیشن د ممبرانو هم ذمه داری ده۔ جناب چیئرمین صاحب، څنګ چې کنډی صاحب خبره اوکړه، یو فرمان جاری شوے دے چې مارشل لاء په دې صوبه کښې نافذ شوې ده مارشل لاء، د دې خو وضاحت پکار وو او دومره په غلا باندې دا کار کړے دے چې اسمبلی روانه ده، اسمبلی دلته موجوده ده او دا اختیار ورکول سیکورټی فورسز له که هغه اوغواړی نو زمونږه په جماعت کښې امام دے که هغه اوچتول غواړی، هغه به هم اوچتولې شی، دلته صحافیان دی، که هغه اوغواړی هغه صحافی هم اوچتولې شی، مونږه حیران په دې خبره یو چې دا کار چا کړے دے او یا ئې د چا په وینا کړے دے؟ دا صوبه خو د ډیرو مشکلاتو سره مخ ده او روزانه هغه مشکلات مونږه دلته بیانوُ، د دې وضاحت پکار دے او بیا په میډیا باندې پابندی لګول چې ای میل دومره پټ

ساتل چې زه پورا یقین لرم چې د حکومت ممبران به هم د هغې آرډیننس نه نه وی خبر او دا آرډیننس به ظاهره خبره ده اوس اسمبلی ته راځیNinety days کښې، خوشدل خان ناست دے، دا لازمی ده چې دا آرډیننس به راځی جناب چیئرمین صاحب، چې مونږه دا خبره کوؤ چې مارشل لاء ده نو بیا پرې بده لګی، چې کله مونږه دا خبره کوؤ چې د دې حکومت په شا باندې چې کوم خلق دے بیا پرې بده لګی او وائی داسې نه ده، جناب سپیکر، کله چې مونږه دا خبره کوؤ چې اختیار ئې نشته بیا پرې بده لګی خو ماله دې د حکومت وزیر جواب راکړی په دې فلور باندې او دې ټولې صوبې له دې دا جواب ورکړی چې دا د آئین پامالی نه ده، دا د انسانی حقوقو خلاف ورزی نه ده؟ یعنی دا خو یو داسې قانون په دې صوبه کښې راغلو چې ظاهره خبره ده چې دلته په اصلی معنو کښې د چا اقتدار دے، چې دلته په دې ملک کښې په اصلی معنو کښې چا سره اختیار دے، د هغوی لاس له دومره قوت ورکړو چې که نن اوغواړی چې زما د دې صوبې چیف ایګزیکټیو د دې خپلې کرسئ نه اوچتول غواړی نو هغه ئې اوچتولې شی، نو زه به وضاحت ضرور غواړم، لودهی صاحب خو به زما په خبرو نه پوهیږی نو که په پښتو ملګری ماله د دې جواب راکړی چې دا کار دوئ ولې کړے دے، د دې څه ضرورت وو یا اسمبلی موجوده ده، خیر دے زه دا یو پوائنټ ډیر زیات ضروری دے جناب چیئرمین صاحب، زه په معذرت سره او په اجازت سره، نو جناب چیئرمین صاحب، (*مداخلت*) اؤ جی، نو جناب چیئرمین صاحب، چې ماله----

<u>جناب مسند نشین</u>: نو ګهړئ ته خو ځکه ګورو چې تاسو مخکښې Decision اغستلے دے، تاسو Decision اغستلے دے۔

<u>جناب سردار حسین</u>: ماله جواب راکړئ چې ماله جواب راکړئ چې اسمبلی Ignore کول، اسمبلی ډېې ته ساتل او داسې قانون راوستل، د هغې ضرورت څه وو او د هغې به فائده څه وی؟ پکار ده چې دوئ مونږ ته اووائی ځکه چې د دغه سټیج نه مونږ ته وئیلې کیږی----

<u>جناب مسند نشین</u>: بابک صاحب، تاسو دې ټاپک ته که راشئ نو ډیره به ښه نه وی؟

جناب سردار حسین: نه ډیره به ښه وی، ډیره زیاته به ښه وی، زه ورته راځم خیر دے تاسو نه خفه کوم ان شاءاللّٰه۔

جناب مسند نشین: راځئ جی، راځئ تاپک ته راځئ۔

جناب سردار حسین: زه ورته راځم خو دا کوئسچن ما پریښودے وو۔ جناب چیئرمین صاحب، دا ډیره اهمه نکته ده او زه به غواړم دا، زه به غواړم دا چې مونږ له جواب راکړی حکومت، که دوئ دا کار پخپله کړے وی جناب چیئرمین صاحب، دا تاسو اوګورئ چې د تیرو شپږو کالو نه چې مونږ چغې وهو چې صوبه په مالی توګه باندې دیوالیه ده، بیا دوئ منلو ته تیار نه دی، اته سوه روپئ اته سوه اربه دا بجټ چې دے دا پیش شوے دے، نن تاسو اوګورئ، تاسو جی څه وئیل غواړئ ماته؟

جناب مسند نشین: اؤ جی، تاسو که لږ کانسټی ټیوشنل دغه تهرو باندې راشئ نو زیاته به ښه وی۔

جناب سردار حسین: زه خو جی هغې ته راغلم اوس۔

جناب مسند نشین: نو جی اوس خو چې کوم تاسو بحث کوئ دا خو تاسو په دغه باندې۔

جناب سردار حسین: نه نه، هغه ټاپک نشته۔

جناب مسند نشین: نه هغه Damages او د هغې حوالې سره دا-----

جناب سردار حسین: او نه په دې خبره باندې، هم دې له راځمه، هم دې له راځم چې خلقو له چیټونه ورکوی۔

جناب مسند نشین: ډیر زیات په اوږده راتاویږئ، ما وئیل که لږ مختصر شی نو ښه به وی۔

جناب سردار حسین: او زما دا خبرې دا خو ښې نه لګی، زما مسئله دا ده۔ جناب چیئرمین صاحب، دا ستاسو دا جواب دا غیر جانبداره دا دې سره د دې څه کار نشته، که د دې طرف نه خلق څه خبره کوی یا د هغې طرف نه څه خبره کوی، دا

معنی نه لری د دغې کرسئ د پاره ځکه مونږه داسې تاسو ته مخاطب یو۔ زه جناب چیئرمین صاحب، دا وئیل غواړم چی مخکښې به حکومتونو فنډونه ورکړل د ایم اینډ آر د پاره سلائیډنگ به اوشو، ټی ایم ایز کښې به فنډ پروت وو، سی اینډ ډبلیو کښې به فنډ پروت وو او هغه سلائیډنګ چې به اوشو، هغه لاړې به کهلاؤ شوې جناب چیئرمین صاحب، نقصانات به اوشو، د هغې به اسسمنټ اوشو، پټواری به لاړو، گرداور به لاړو، تحصیلدار به لاړو، اسسټنټ کمشنر نه به ویریفیکیشن اوشو، ډپټی کمشنر ته به خبره لاړه، د هغې چیک به چې کوم متاثرین وو هغوی ته به ملاؤ شو جناب چیئرمین صاحب، او بیا به خلق لاړل هغه چیک به ئې کیش کړو، مسئله اوس دا ده چې نه د هغه ایم اینډ آر فنډ شته، نن تاسو اوګورئ څومره بدحال دے، بارانونه راشی، ذاتی املاکو ته تاوان اورسوی، نقصان اورسوی، قامی املاکو ته نقصان اورسوی جناب چیئرمین صاحب، بیا هغه غریبانان خلق د فنانس ډیپارټمنټ چکرې لګوی رالګوی، ځی راځی، ممبرانو ته اپروچ کوی، افسرانو ته اپروچ کوی جناب چیئرمین صاحب، د هغوی داد رسی نه کیږی، مونږ دا تپوس ضرور کول غواړو چې قدرتی آفت نه دے راغلے، شکر الحمدلله خدائے دې په ټول عمر کښې نه راولی په ټول ملک کښې، بلکه په هیڅ ځائې کښې دې خدائے نه راولی، زلزله نشته، خدائے مه کړه، دا هم قدرتی آفت دې خدائې دې ټول عمر کښې نه راولی، Militancy جناب چیئرمین صاحب، نشته او خدائے دې په ټول عمر کښې نه راولی خو مونږ حیران په دې یو چې څه چل شوے دے، دا راته هم دوئ نه وائی، کښینی راته هم نه، حاضری هم نه لګوی، مطمئن جواب هم نه ورکوی او بس چې کوم وزیر پاځی هغه خپل عددی اکثریت ته ګوری او هغه نشه چې ده، ډیر په معذرت سره د حکومت په ذهن باندې سوره ده جناب چیئرمین صاحب، دا حکومت به په دې خبره پوهه کول غواړی چې دا خزانه دا ذرائع د پبلک دی، دا نه چې د دوئ د پارټئ دی او دا نه د افرادو دی جناب چیئرمین صاحب، اوس په دی خبره به دوئ څوک پوهه کوی؟ زه په دې خبره نه پوهیږم جناب چیئرمین صاحب، د دې صوبې تاسو نن په دې کرسئ ناست یئ او چې تاسو دا اجلاس ختم کړئ نو د هغه زمانې نه ئې راواخلئ د دې اسمبلئ ریکارډ خو راواخلئ، دلته د هرې پارټئ د

حکومت ریکارډ راغلے دے، دلته مخلوط حکوتونه راغلی دی او هغه د اسمبلئ ریکارډ تاسو رااوباسئ او زما دا خواست دے چې د هغه ټولو حکومتونو د اسمبلو ریکارډ تاسو رااوباسئ، د حکومتونو د اپوزیشن سره او بیا د حکومت د صوبې سره رویه چې ده په دې باندې دې حکومت ته یا د دوئ ممبرانو ته لیکچرې ورکړئ چې دا د دوئ په علم کښې اضافه اوشی جناب چیئرمین صاحب، دا خو مونږ د یو مشکل سره مخ یو چې صوبه په مالی توګه دیوالیه ده، په انتظامی توګه بدحاله ده، دریمه اهم مسئله دا د حکومت غیر ذمه داری او غیر سنجیدګی ده جناب چیئرمین صاحب، پکار دا ده چې دا کوم نقصانات شوی دی، مونږه اخباراتو له هم دا بیانات ورکړی وو چې د هرې ضلعې او د هرې علاقې دې اسسمنټ اوشی که هغه کار هم د Nepotism په بنیاد باندې کیږی که هغه د خپل او د پردی په بنیاد باندی کیږی جناب چیئرمین صاحب، دا د انصاف تقاضې نه دی، مونږ نن تپوس کوؤ چې څه روانې منصوبې به هم پریږدو او نوې منصوبې به هم پریږدو خو دا خو د حکومت سره خپل هیڅ پروت وی، خدائے مه کړه خدائے مه کړه چې داسې قدرتی آفات راځی، په هغې کښې په جنګی بنیادونو باندې هنګامی بنیادونو باندې دا درانی صاحب محترم زمونږ مشر دے، دے د دې صوبې وزیر اعلیٰ پاتې شوے دے، د هغې نه پس د عوامی نیشنل پارټئ حکومت راغلے دے او جناب چیئرمین صاحب، د هغې نه مخکښې ستاسو حکومت راغلے دے چې هرې یوې پیپلز پارټئ او د نورو ملګرو مشرانو تاسو ټولو ته پته ده مسلم لیګ هم راغلی دی، هره پارټی دلته اقتدار کښې راغلې ده، مونږه به دا خواست کوؤ د حکومت نه چې هغوی دې دا خبرې په ځان باندې بدې نه ګڼړی، یو موثر منظم اپوزیشن چې دے دا د حکومت د پاره او د بهترین ګورننس د پاره جناب چیئرمین صاحب، دا ډیر زیات ضروری وی۔ جناب چیئرمین صاحب، زمونږ دا هم خواست دے، تاسو اوګورئ چې دا د قدرتی آفاتو د نقصاناتو په بنیاد باندې چې کوم څیزونه دی په هغې کښې کمے هم دے، دا خو زرعی ملک دے او زرعی صوبه ده کوم چې دلته ذکر اوشو چې د خلقو کچه کورونه وران شول۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جی ستاسو دې طرف ته لږ پام راګرځومه۔

جناب سردار حسین: صحیح دہ جی، صحیح دہ جی۔ جناب چیئرمین صاحب، کچه کورونه وران شی، د خلقو څاروی هم مړه شی جناب چیئرمین صاحب، فصلونو ته هم تاوان اورسی، باغونو ته هم تاوان اورسی، دلته یوه خبره څنګه چې درانی صاحب هم اوکړه، کورونه اوسوزی، هور اولګی، هغه ټول څیزونه چې دی هغه Cover نه دی او قلندر لودهی صاحب ته به زما دا خواست وی چې د قدرتی آفت په وجه باندې چې څومره ذاتی املاکو ته تاوان رسی چې هغه ټول څیزونه Cover شی او چې تر څومره حده پورې کیدې شی چې هغه غریبانانو خلقو ته او هغه متاثره خلقو ته جناب چیئرمین صاحب، د هغوی داد رسی اوشی او مالی مرسته او مالی کومک ورسره اوشی۔ ستاسو مهربانی جی۔

جناب مسند نشین: جناب صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، چیئرمین صاحب، چیئرمین صاحب، ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔ خبره روانه ده په قدرتی آفاتو نو کوم چې د الله د طرف نه وه نو هغه خو د الله طرف نه وی، مونږ به معافی د خدائے نه غواړو خو زه داسې درخواست کومه چې کوم د خلقو د طرف نه وی او د خلقو په لاسونو کېنې وی، د حکومت په لاس کېنې وی نو د هغې سره به څه کوؤ؟ مونږه داسې وایو، دا ټول ایوان دا ټول ممبران صاحبان دلته تاسو وایئ تعلیمی ایمرجنسی ده، دلته د بی ایس کلاسونه تاسو شروع کړی دی په کالجونو کېنې، دا ټول ممبران صاحبان چې زه وینم، هر څوک د سیکرټری طرف ته، هائر ایجوکیشن طرف ته روان دی، تاسو په دې صوبه زمونږ په دې صوبه کېنې230 کالجونه دی، په 113 کالجونو کېنې بی ایس کلاسونه شروع شوی دی، زما د حلقې یو کالج دے، واحد کالج دے ډګری کالج واړئ 9500 درخواستونه پکېنې جمع شوی دی جناب سپیکر صاحب، په هغې کېنې نهه ډیپارټمنټس دی او په یو ډیپارټمنټ کېنې د چالیس کسانو د سټوډنټانو اجازت دے جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: ثناءاللہ صاحب، تاسو لږ ټاپک ته راشئ، تاسو ټاپک نه ډیر لرې لرې ګرځئ کنه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، دا ټاپک جناب سپیکر صاحب، ما پرون نه تاته درخواست کړے وو نو هغه چې په پوائنټ آف آرډر ما تاسو ته مخکښې دا خبره اوکړه چې کومه د خدائے د طرف نه وی، د الله نه به معافی غواړو، بارانونه نه کیږی او چې چرته بارانونه کیږی هلته سیلابونه راځی، بل یو آفت جوړیږی، نو مونږ وایو خدائے دې د خیر بارانونه هم اوکړی خو دا کوم شے چې ستاسو په لاس کښې دے، د حکومت په لاس کښې دے د دې خبره ضروری ده چې تاسو ئې کولې شئ جناب سپیکر صاحب، دا دومره مجبوری ده چې په زرګونو سټوډنټان نن د تعلیم نه محرومه کیږی، د تعلیمی ایمرجنسی په مونږ باندې تاسو کرفیو لګولې ده۔۔۔۔

جناب مسند نشین: ثناءالله صاحب، دا ستاسو ایجنډا ده، تاسو ایجنډې طرف ته راشئ کنه جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، درخواست دا کوم چې د پرون نه ما په پوائنټ آف آرډر باندې دا خبره کول غوښتل چې ستاسو پرون په دیر کښې این ټی ایس وو، ستاسو کومه کومه قیصه به کوؤ جی، د کومې کومې قیصې هغه به کوؤ، دا لا اولنے ځل دے چې د دیر په تاریخ کښې په این ټی ایس کښې کهلې عام په ټوله صوبه کښې خو زه درته د خپلې حلقې ځکه خبره کوم چې پرون په این ټی ایس باندې په لس لس زره روپئ باندې د کوئسچن جواب ملاویدو جی په هال کښې، مونږ وایو دا د این ټی ایس په مونږ باندې۔۔۔۔

جناب مسند نشین: لیډر آف اپوزیشن ته جی زما درخواست دے چې تاسو جی دا ایجنډا کښې سیریس نه یئ نو بیا به جی دغه دا به بیا دغه به ئې کړو، نو درانی صاحب اکرم درانی صاحب ته زما درخواست دے چې دا ستاسو ایجنډا ده جی، نو تاسو د دې ایجنډې نه ډیر اخوا دیخوا، دا خو ستاسو کار دے جی چې دا دغه لږ Systematic کړئ کنه جی۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: مائیک ئې هم بند کړو، ایجنډې ته به راشم جناب سپیکر صاحب، خبره داسې ده چې په هر حکومت کښې په هر وخت کښې به فنډونه چې سیلابونه به راغلل، تباه کاریانې به اوشوې نو فنډونه به موجود وو، اوس چې بارانونه

اوشی، روډونه بلاک شی، دا ځل کمراټ کښې روډ بلاک شو، کمراټ ته خلق تلی وو، سیاحان تلی وو، سیل کونکی تلی وو، روډ بلاک شو، ایکسیئن صاحب چغې وهلې چې پیسې د کوم ځائې نه راؤړو چې ګاډی پرې راولو، مونږ ایکسیویټر راولو چې روډونه کهلاؤ کړو۔ جناب سپیکر صاحب، خلق مړه دی، مخکښې به په ځلویښت ورځو کښې په دیرش ورځو کښې په درې ورځو کښې به هم ورته پیسې ملاویدې چې خلق به مړه شو، جناب سپیکر صاحب، کورونه رالویدلی دی، خلق پکښې مړه دی خو تر ننه پورې هغوی ته پیسې نه دی ملاؤ شوی۔ جناب سپیکر صاحب، زما دا درخواست دے تاسو د انصاف په نوم راغلی یئ، مونږ نه وایو، تاسو سلیکټ یئ خو تاسو پخپله د هغې ثبوتونه پیش کوئ، مونږ ځکه دا خبره کوؤ، پرون دا خبره دلته اوشوه نو ټول پرې غصه شو چې مونږ ته مه وایئ، یار مونږ دا درخواست کوؤ، فنډ نشته دے، د فنډ خبره کوؤ نو فنډونه نشته دے، که مونږه وضاحت هم نه کوؤ، خپل قوم ته دا خبره نه ښایو نو زمونږه بیا دلته د راتلو څه فائده نشته دے، زه وایم چې مونږ هم هسې راځو او زمونږ دا اقتدار والا ورونړه هم هسې راځی ځکه چې نن په دیر کښې مونږ د روډونو کوم حالتونه وینو، روډونه تباه شوی دی، بارانونو سیلابونو وړی دی او دغه شانتې مونږه ناست یو۔ ډیره ډیره مهربانی، شکریه۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب مسند نشین: جی، څه بس یو دوه فقرې اووایه نو، دوه فقرې۔

جناب عنایت اللہ: ناں، دوکیوں؟ یہ تو بہت بڑا ایشو ہے، آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اس سال برف باری بھی ہوئی ہے، فلڈز بھی آئے ہیں، اس میں Deaths بھی ہوئی ہیں، لوگوں کے گھر بھی گرے ہیں، یہ دو تین منٹ کی بات تو نہیں ہے، دیکھیں یہ پورا خطہ جو ہے میں بالکل، میں فوکس بات کروں گا، میں فوکس بات کروں گا تاکہ ریکارڈ پہ آجائے، تاکہ ریکارڈ پہ آجائے۔ ایک تو میں یہ بات کروں گا کہ اس وقت جو ٹریژری بنچز ہیں، ان کے اندر وزراء بڑی کم تعداد میں موجود ہیں، کوئی دو وزراء اور ایک ایڈوائزر صاحب موجود ہیں، ٹریژری بنچز کے ممبران موجود نہیں ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس صوبے کے مسائل کے اوپر سنجیدہ نہیں ہیں، اس میں دلچسپی نہیں لینا چاہتے ہیں، حکومت اپوزیشن کی آواز کو، لوگوں کی آواز کو سننا نہیں چاہتی ہے لیکن ظاہر ہے ریکارڈ تو ہو رہی ہے، ہماری آواز ریکارڈ تو ہو رہی ہے، ڈاکیومنٹ تو ہو رہی

ہے، یہ اسمبلی کے آرکائیوز کے اندر ریکارڈ ہو گی اس کے اندر، بعد میں ہمارے لوگ، نسلیں اس کو دیکھیں گی، اس لئے بڑی Important debate ہے، اس کو Seriously لیا جائے۔ یہ خطہ جو ہے یہ تبدیلیوں کی زد میں ہے، یہاں Climatic changes آ رہی ہیں، آپ خود سمجھتے ہیں، یہ بہت بڑی ڈیبیٹ ہے اس وقت کہ دنیا جو ہے دو چیزوں سے اس دنیا کے وجود کو خطرہ ہے یا Nuclear proliferation ہے کہ جو بالکل پلک جھپکنے میں پوری دنیا کو صفحہ ہستی سے مٹا سکتی ہے، دوسری Climatic changes ہیں کہ پورے کے پورے ممالک جو ہیں وہ ڈوب جائیں گے، تو یہ ہمارا خطہ بھی Climatic changes کی زد میں ہے اور آپ دیکھیں جو سیزن ہے وہ تبدیل ہوتا جا رہا ہے اس وقت، اس سال آپ نے دیکھا کہ جون اور جولائی تک یعنی میں نے اپنے علاقے میں دیکھا کہ جون کے دوران بھی لوگ اپنے گھروں کے اندر آگ جلاتے رہے اور لوگوں نے سویٹرز پہنے ہوئے تھے، جون کے دوران بھی، یعنی بالکل الٹا ہو رہا ہے، ایک زمانہ تھا کہ مئی سے اور اپریل سے گرمی شروع ہوتی تھی، اب گرمی جولائی سے شروع ہوتی ہے اور اب ستمبر ہے، ستمبر کے اندر ستمبر کا End ہے، اب بھی گرمی ہے، اب بھی لوگ ائیر کنڈیشن چلاتے ہیں، مجھے یاد ہے کہ ستمبر کے End کے وقت تو سردی کا آغاز ہوتا تھا اس لئے Climatic changes آ رہی ہیں اور اس کی زد میں ہمارا یہ خطہ ہے، حکومت کی اس کے لئے کوئی تیاری نہیں ہے، جو Provincial Disaster Management Authority ہے وہ Provincial Disaster Management Authority اب Dead ہے، وہ اس کا کوئی Effective کام نہیں ہے، وہ نہیں کر رہی ہے، آپ کے لینڈ ریونیو کے لاز ہیں، وہ لاز بھی Outdated ہیں۔ دیکھیں سپیکر صاحب، جناب چیئرمین صاحب، منسٹر صاحب بڑے سینئیر بندے ہیں، وہ جب وائنڈ اپ کرینگے، Conclude کریں گے تو مجھے یہ بتادیں کہ صوبے کے اندر اس سال کتنی Deaths ہوئی ہیں، کتنے زخمی ہوئے ہیں، کتنے گھر Demolish ہوئے ہیں، کتنے گھر تباہ ہوئے ہیں، وہ مجھے یہ بتائیں، مجھے یہ بتائیں کہ کتنے Bridges کو نقصان پہنچا ہے، مجھے یہ بتائیں کہ کتنے روڈز کو نقصان پہنچا ہے، میں صرف اپنی مثال دے رہا ہوں کہ میری Constituency کے اندر مجھے اپنے سی اینڈ ڈبلیو کے ایکسیئن نے بتایا کہ اس سال جو Snow Clearance کا آپریشن تھا، اس میں حکومت نے کوئی پچاس لاکھ روپے بھیجے تھے لیکن میری Constituency کے اندر کوئی کروڑ سے زیادہ روپے لگے ہیں اور وہ پیسے ابھی تک Adjust نہیں ہو پائے ہیں، ہم روڈز بناتے ہیں اور فلڈز کے نتیجے میں وہ روڈز جو ہیں فلڈز بہا

لیجاتے ہیں، حکومت کا کوئی نظام نہیں ہے کہ اس کو دوبارہ Rehabilitate کرے، اس لئے منسٹر صاحب Statistics کے ساتھ آجائیں Facts and figures کے ساتھ آجائیں اور حکومت کی پالیسی بتا دیں کیونکہ یہ جو ہمارا ریجن ہے، یہ Disaster prone area ہے، یہ Vulnerable ہے یہاں Disaster، سپیکر صاحب میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، اس ریجن کے اندر مزید بھی Disaster climatic changes آنی ہیں، حکومت اگر Prepared نہیں ہوگی، حکومت کے ساتھ اگر وسائل نہیں ہونگے، حکومت کے ساتھ اگر اٹانومس باڈیز نہیں ہونگی، ان اٹانومس باڈیز کو یہ Strengthen نہیں کریں گے، ڈسٹرکٹس کے اندر ان کی یہ اٹانومس باڈیز جو ہیں ان کی Competency کو Build نہیں کریں گے، ان کی Capacity کو Build نہیں کریں گے، ان کو وسائل نہیں دیں گے تو مجھے یہ بتائیں جناب سپیکر صاحب، کہ یہ ان Disasters کو کیسے روکیں گے؟ اس لئے جناب لودھی صاحب اگر ہمیں Respond کرتے ہیں تو وہ ہمیں Facts and figures کے ساتھ صوبے کے اندر جتنی تباہی ہوئی ہے، اس تباہی کی تفصیل بتائیں، حکومت نے اس کے اوپر کتنا پیسہ لگایا ہے، اس کے لئے کتنے پیسے ریلیز کئے ہیں، کیا اقدامات اور Steps اٹھائے ہیں؟ ان Steps کی ہمیں جناب سپیکر صاحب، تفصیل بتادی جائے۔ میں Conclude کرتا ہوں، صرف یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Actions in Aid of Civil Power law آیا ہے، یہ ایک Draconian ہے، اسمبلی کو 'بائی پاس' کرکے لایا گیا ہے، میں سمجھتا ہوں اس کی ایک جمہوری معاشرے کے اندر اس کی کوئی Justification نہیں ہے جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کسی بھی بندے کو اس لاء کے تحت اٹھا کے نوے دنوں تک غائب کیا جاسکتا ہے اس لئے اس لاء کو اسمبلی کے اندر نہیں لایا گیا ہے، لوگ اس پہ کورٹس میں بھی جائیں گے، ہم صرف ریکارڈ پہ اپنی بات لانا چاہتے ہیں کہ حکومت نے یہ کام کرکے بہت بڑی غلطی کی ہے۔ میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔

<u>Mr. Chairman</u>: The sitting is adjourned for half an hour for prayer and tea break.

(اس مرحلہ پر اسمبلی کی کارروائی نماز اور چائے کے لئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب مسند نشین کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سردار حسین</u>: جی یو ډیر ضروری پوائنټ آف آرډر باندې که ستاسو اجازت وی۔

جناب مسند نشین: بنه جی۔

جناب سردار حسین: مهربانی، جناب چیئرمین صاحب۔ جناب چیئرمین صاحب، په صوبه کښې چې د کله نه هم این ټی ایس اداره راغلې ده جناب چیئرمین صاحب، په هغې باندې مونږ د خپلو تحفظاتو اظهار کړے دے او په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې ټیچنګ سټاف کوم ریکروټمنټ دے، مونږ په هغه وخت کښې هم چې کله دې حکومت د این ټی ایس اداره راویستله نو مونږ ورته اووئیل چې دا ډیره زیاته غیر منطقی خبره ده چې سل نمبرې دا د اکیډمک دی او بیا جناب چیئرمین صاحب، سل نمبرې د ټیسټ دی او بیا ظاهره خبره ده جناب چیئرمین صاحب، چې کله دا سې قسم له Window کهلاویږی نو Human interference چې دے دا موجود وی او جناب چیئرمین صاحب، هم هغه اوشوه، په ټوله صوبه کښې، په بونیر کښې، په دیر کښې، په شانګله کښې، په ټوله صوبه کښې د این ټی ایس په حواله باندې په ټولو اخباراتوکښې ډیر غټ غټ خبرونه هم راغلل او کهلاؤ بولی لګیدلې ده جناب چیئرمین صاحب، د سی ټی پوسټ ځان له ریټ دے، د پی ایس ټی پوسټ ځان له ریټ دے، د ایس ایس ټی پوسټ چې دے هغه ځان له ریټ دے او دا چې کوم پیپرې دی جناب چیئرمین صاحب، هغه آؤټ کیږی او د این ټی ایس نه پس بیا ایف ټی ایس راغلو، ایف ټی ایس، مونږ بیا بیا دا مطالبه اوکړه چې دا خبره خو ضروری ده چې پیپر تاسو کینسل کړو خو زمونږ مطالبه دا ده چې دا مونږ له معلومات اوکړئ چې دا ایف ټی ایس اداره د چا اونر شپ، د چا ده؟ دا ډیره اهم خبره ده، دا ډیره اهم خبره ده او زه به احتسابی ادارو ته هم دا خواست کوم چې مونږ خو یو طرف ته دلته په اسمبلئ کښې Conflict of Interest قانون پاس کړو او دا ډیره زیاته اهم خبره ده، این ټی ایس په تیرو څلورو کالو کښې جناب چیئرمین صاحب، په دې صوبه کښې 55 ارب روپئ راغونډې کړې دی، 55 ارب، او دا په ریکارډ ده، این ټی ایس چې دلته راغلو، دا اداره د پنجاب نه راغله، هغه هائی کورټ بلیک لسټ کړې وه، پنجاب حکومت په هغوی باندې کار نه دے کړے جناب چیئرمین صاحب، او بیا بیا مونږ مطالبه اوکړه، اوس کهلاؤ بولی لګیدلې ده او دلته د حکومت د طرف نه مونږ اورو چې کرپشن نشته، پیپرې آؤټ کیږی، ایف ټی ایس هم چې راغلے

دے نیمه صوبه ئے هغوی له ورکړه جناب چیئرمین صاحب، مونږ حکومت ته دا خواست کوؤ چې د دې تحقیقات اوکړی، مونږ ته دې د ایف ټی ایس اونر اوښائی، اونر، زه الزام نه لګوم خو آیا د ایف ټی ایس د اونر د حکومت د وزیر سره څه تعلق کیدے شی، څه رشته ئے ورسره کیدے شی، څه پارټنر شپ ورسره کیدے شی؟ دا خو په کهلاؤ توګه باندې دا چې کومه بولی روانه ده، کوم کرپشن روان دے، ګوره دلته خو جناب چیئرمین صاحب، میډیا موجود ده، د صوبې خپله اداره ده او د میډیکل او د انجنیئرنګ ټول عمر هغوی ټیسټونه کړی دی او چرته هم په هغوی باندې ګوته یا نوکه نه ده شوې جناب چیئرمین صاحب، نو دا ډیره اهمه خبره ده، پکار دا ده چې اخباراتو کښې دا خبره روزانه هائی لائټ کیږی خو چې دا کومې بولئ لګیدلې دی، د ټولې صوبې نه، د هرې ضلعې نه دا چې کوم Candidates دی، هغوی د خپلو تحفظاتو هم اظهار کړے دے او چې کوم ریټ لګیدلے دے، د هغې هم، بلکه اوس خلق دا خبره کوی چې کله دا این ټی ایس پوسټونه ایډورټائز شی نو Candidates ترې نه دا مطالبه کوی چې تاسو ورسره ریټ هم ایډورټائز کړئ ځکه چې بیا په ریټ باندې مونږ جهګړه نه کوؤ، نو دومره حد ته خبره رسیدلې ده او د حکومت خاموشی چې ده دا بیا جناب چیئرمین صاحب، معنی خیز ده۔

<u>جناب مسند نشین</u>: میاں نثار گل صاحب۔

<u>میاں نثار گل</u>: سپیکر صاحب، میں تو پہلے آپ کو چیئرمین نہیں کہوں گا سپیکر کہوں گا، اس لئے کہ جو اس کرسی پہ بیٹھا ہوتا ہے، یہ گاؤن جب آپ پہنتے ہیں تو آپ کے اختیارات سپیکر کے ہو جاتے ہیں، آپ سپیکر کے ہاؤس کو بھی استعمال کر سکتے ہیں، آفس بھی استعمال کر سکتے ہیں، (تالیاں) آپ سپیکر کی گاڑی بھی استعمال کر سکتے ہیں، آپ جو رولنگ دیتے ہیں وہ گورنمنٹ پہ Implement ہو گی۔ میں اس جگہ پہ پوائنٹ آف آرڈر پر ایک بات کرنا چاہتا ہوں، اگر لودھی صاحب کی توجہ ہو، سپیکر صاحب نے 12 تاریخ کو ایک واضح رولنگ دی تھی، ہمارے اسمبلی کے سپیکر نے اور میرے خیال میں بابک صاحب نے بھی اس پہ تقریر کی تھی، اکرم خان درانی صاحب نے بھی اس پہ تقریر کی تھی، ملک ظفر اعظم صاحب نے بھی اس پہ تقریر کی تھی اور سپیکر صاحب نے رولنگ دی تھی کہ چار دن کے اندر اندر حکومت کوہاٹ ڈویژن کے ایم پی ایز کے ساتھ بیٹھ کے اس مسئلے کو حل کرے اور اس اسمبلی میں رپورٹ جمع کرے، ایک ضرب المثل ہے

یا جو کچھ ہے کہ میرے خیال میں حکومت سپیکر کی رولنگ کو جوتے کی نوک پہ رکھتی ہے، آج 24 تاریخ ہے، سپیکر صاحب تو نہیں آئے ہیں لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ چار دن حکومت بتائے کہ کیلینڈر تبدیل ہوا ہے، مہینہ تو اسی 30 دن کا ہے، سال بھی انہی بارہ مہینے کا ہے، دن بھی چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے لیکن چار دن میں سپیکر نے رولنگ جو دی، اس کے باوجود بھی حکومت شوکت یوسفزئی صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ساتھ ساتھ لاء منسٹر بھی بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ بالکل چار دن میں ہم اسمبلی میں رپورٹ بھیجیں گے، ہمارے ساتھ بھی میٹنگ نہ ہو سکی، اسمبلی میں بھی رپورٹ نہ ہو سکی تو میرے خیال میں سپیکر صاحب، وہی بات میں نے کی جو آپ رولنگ دیں گے تو گورنمنٹ کو یہ جو اپوزیشن کی طرف سے عدم اعتماد ہو رہا ہے، باتیں ہو رہی ہیں کہ حکومت ہماری باتوں کو ترجیح ہی نہیں دے رہی، پھر اسی طرح یہ جو سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ بھی ترجیح نہیں دیں گے، جب سپیکر کی رولنگ کو ترجیح نہیں ملے گی، حکومت نہیں سنے گی تو میرے خیال میں یہ اسمبلی پہ جو اخراجات ہوتے ہیں وہ پھر ہم حکومت کے لئے یا گورنمنٹ کے لئے یا اپنے عوام کے لئے وہ نمائندگی ادا نہیں کرتے، مجھے اس پہ، اس رولنگ پہ حکومت کی طرف سے جواب ملنا چاہیئے سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین:</u> میاں صاحب، یہ اگر آپ ایجنڈے پہ، اس وقت ایجنڈا ڈسکس ہو رہا ہے تو یہ ایجنڈا کا حصہ نہیں ہے ناں۔

<u>میاں نثار گل:</u> یہ تو پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> ہاں، یہ کر لیں گے، ضرور کریں گے، ضرور کریں گے لیکن پہلے سر، یہ آئٹم نمبر 10 پر جو ہم بات کر رہے ہیں، یہ ایجنڈا آئٹم نمبر 10 پہ ہم بات کر رہے ہیں۔

<u>میاں نثار گل:</u> یہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات ہوئی ہے ناں۔

<u>جناب مسند نشین:</u> نہیں، تو ابھی اس میں نہیں ہے نا، تو ابھی اس میں کیا پوائنٹ، سر دیکھو میں آپ کو بتا دوں تو پھر آپ خفا ہونگے کہ پوائنٹ آف آرڈر میں صرف رولز ریگولیشنز کے حوالے سے اور Constitutional چیز پہ بات ہو سکتی ہے نا، وہ تو میں آپ کو، ابھی ہمارے انتہائی معزز رکن اسمبلی جناب ظفر اعظم صاحب، آپ تو وزیر قانون بھی رہ چکے ہیں، وہ متعلقہ لوگ نہیں ہیں، ان شاء اللہ وہ آئیں گے تو ضرور ان باتوں کا جواب دیں گے، آپ ایجنڈے پہ آ جائیں پلیز۔

<u>میاں نثار گل:</u> چلیں جی، فلور دے دیں، ایجنڈے پہ فلور دے دیں۔

جناب مسند نشین: ایجنڈے پہ فلور دے رہا ہوں، ایجنڈے پہ آئیں جی، ہاں جی، یہ میاں صاحب بات کر لیں تو پھر آپ کو۔

میاں نثار گل: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آج آپ نے ایجنڈے پہ رکھا ہوا ہے ''حالیہ بارشوں اور طغیانی سے ہونے والے نقصانات''   سپیکر صاحب، یہ پورے ملک میں اور پورے صوبے میں اگر آپ اس دفعہ دیکھ لیں، چترال میں، سوات میں، ملاکنڈ میں، جنوبی اضلاع میں جگہ جگہ پہ بارشیں پچھلے سال سے زیادہ ہوئی ہیں جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جو غریب لوگ وہ اس پورے صوبے کے جدھر بھی جس علاقے کے بھی رہنے والے ہوں، ان کے کمرے گر جائیں، تین چار بچے مر جائیں اور ان کے کچے مکانات ہوں تو پھر حکومت کا ایک قانون ہوتا ہے کہ ان کو ریلیف دیا جاتا ہے، ان کے گھروں میں گورنمنٹ کے لوگ جاتے ہیں، تحصیلدار یا اسسٹنٹ کمشنر یا کوئی اور نمائندہ کہ آپ کا یہ نقصان ہوا اور ہم آپ کو یہ ریلیف دے رہے ہیں، جناب سپیکر، ہم جس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، کرک اس کو بولا جاتا ہے، پہاڑی علاقہ ہے، آپ یقین کریں کہ آج کل کے دور میں بھی بہت سے لوگ غاروں میں انہوں نے کھدائی کر کے اپنے لئے مکانات بنائے ہیں، میلوں سفر کرتے ہیں کچے راستوں پہ، ساتھ ساتھ ان کے کچے مکان ہیں، ابھی حالیہ بارشوں میں چودہ پندرہ کلومیٹر جگہ جگہ پہ لینڈ سلائیڈنگ ہوئی تھی، نالے بہہ گئے تھے، روڈز بند تھے، لوگوں کے کچے مکانات گر گئے تھے لیکن ہم نے جب محکمے کے ساتھ بات کی تو انہوں نے یہ بہانا بنایا کہ ہمارے ساتھ فنڈ نہیں ہے، ہم کس طرح کریں؟ بنیادی حقوق بھی حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ آپ ان کو روڈ بھی دیں گے، پانی بھی دیں گے، بجلی بھی دیں گے، سب کچھ دیں گے لیکن جب ایمرجنسی ہو تو پھر ایمرجنسی کے وقت میں آپ فوراً ان کو ریلیف دیں گے۔ جناب سپیکر، بہت سے علاقے ابھی میں بتا سکتا ہوں، ایک آدمی جب اس کے پاس یا ایم پی اے اس کو فون کر لے ڈی سی کو یا اے سی کو، جب ان کو رپورٹ آتی ہے پھر وہ رپورٹ جب ڈی سی کے دفتر سے نکلتی ہے پشاور سے جب واپس ان کو ریلیف ملتا ہے تو میرے خیال میں آدھے پیسے ان کے آنے جانے پہ اور ان کے کرایوں پہ اور ان کی ان سفارشوں پہ خرچ ہو جاتے ہیں جناب سپیکر، اس لئے میں نے کہا آپ کو کہ یہ گاؤن، یہ کرسی، یہ عزت عوام کے ووٹوں سے ہمیں ملتی ہے، یہ سیٹ جس پہ ہم بیٹھے ہیں، یہ عوام کی وجہ سے ہمیں موقع ملا ہے کہ آپ کے سامنے بات کر سکیں، انصاف کی حکومت ہے، پورے خیبر پختونخوا میں، پورے جنوبی اضلاع میں، میں اپنے حلقے کی بات کروں گا، کرک کی کروں گا، ایسے ایسے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں کہ

2014/2015 کے ان کے سیلاب والے کیسز، ژالہ باری والے کیسز وہ کیسز جو حکومت نے ایڈمٹ کئے ہیں، ابھی تک ادھر پشاور میں پڑے ہیں اور ان کو نہیں ملتے جناب سپیکر، اس لئے میں نے آپ کو کہا کہ میں ادھر پانی نہیں پی سکتا اس لئے کہ میں ممبر ہوں اور آپ کے سامنے پانی کا گلاس ہوگا، آپ جب ادھر سیٹ پر بیٹھیں گے آپ پانی نہیں پی سکیں گے، وہ اختیارات آپ کو مل گئے تو آج وہ حالیہ بارشوں میں جو نقصانات ہوئے ہیں، ابھی بھی سڑکیں بند ہیں، میں یقین سے کہتا ہوں کہ میں جس حلقے کی نمائندگی کرتا ہوں وہ پہاڑوں میں پھیلا ہوا ہے، ابھی ان پہاڑوں سے گیس اور تیل تو نکل رہے ہیں، روڈز ان کے نہیں ہیں، وہی میں آپ سے رولنگ چاہتا تھا کہ جب سپیکر نے ایک بات کی کہ چار دن کے اندر اندر اس پہ مصلحت ہونی چاہیئے، وہ علاقہ جو ملک کو کروڑوں روپے دیتا ہے، اربوں دیتا ہے روزانہ کے حساب سے اور ان کے لوگ ابھی تک ان کو ٹریکٹروں سے راستے صاف نہیں ہو سکتے تو کیا کہیں گے ہمیں؟ ہمیں کہیں گے کہ ہمارے نمائندے اس لائق نہیں ہیں، ہمارے نمائندے میرے خیال میں ہماری نمائندگی نہیں کر سکتے۔ میں اور ملک صاحب کل ہم جناب سپیکر، اس ایوان میں نہیں تھے، سپیکر صاحب چیئر کر رہے تھے، ہماری ڈی سی کرک کے ساتھ اس معاملے پہ بات ہوئی تھی کہ اگر حکومت چلانا ہے، اگر نظام چلانا ہے تو پھر ایڈمنسٹریشن کو ٹھیک کرنا ہوگا، اداروں کو ٹھیک کرنا ہوگا، لوگوں کو ریلیف گھر میں پہنچانا ہوگا، اگر وہ آپ نہیں کر سکتے تو پھر ہم نے ان سے کہہ دیا کہ پھر ہمارے ساتھ اور کیا ہے؟ اسمبلی کا فلور ہے اور جناب سپیکر صاحب، یا پھر روڈ ہے یا پھر جیل ہے، مطلب روڈ آپ نہیں بناتے، مکان ہمارے گر رہے ہیں، وہ آپ نہیں بناتے، روڈز ابھی تک بند پڑے ہیں، پہاڑی علاقہ ہے، سلائیڈنگ ہوئی ہے، کوئی بھی فنڈ نہیں ہے، تو ریلیف یہ ایجنڈے پہ جو رکھا گیا ہے، ہم آپ سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتے ہیں، دلیر بنیں، رولنگ دیں سپیکر صاحب، توجہ چاہیئے آپ کی، آپ کی توجہ چاہیئے سپیکر صاحب، میں بھی سپیکر صاحب، 2005 میں آپ کی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، پندرہ دن میں نے As Chairman اس اسمبلی کو چلایا، اس وقت بالاکوٹ میں زلزلہ آیا تھا، شہزادہ گستاسپ صاحب اٹھے پوائنٹ آف آرڈر پہ، انہوں نے کہا کہ اس میں کرپشن ہوئی، آپ اس کے لئے اسپیشل کمیٹی بنا دیں، میں نے اسی وقت آرڈر دے دیا، اسپیشل کمیٹی بن گئی اور کروڑوں روپے کی ریکوری ہوئی، آپ کو ادھر میں دیکھ رہا تھا کہ ایک ممبر صاحب چیخ رہا تھا کہ جی سٹینڈنگ کمیٹی میں آپ وہ حوالہ کر دیں، حکومت واضح آپ کو کہہ رہی تھی اور آپ تھوڑا بہت ہچکچاہٹ محسوس کر رہے تھے جناب سپیکر، یہ کرسی بڑی مضبوط ہوتی ہے، آپ ہمارے بھائی ہیں، ہماری سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین

ہیں، ہمارے تو پرانے دوست بھی ہیں لیکن دل کو بڑا رکھیں، رولنگ دیا کریں، کام ہو یا نہ ہو لیکن کم از کم یہ سیٹ پہ، سیٹ، آپ کا ضمیر، آپ کی سیٹ آپ کو کہے گی کہ ہاں آپ نے اگر بارہ گھنٹے اس سیٹ کو چلایا، چوبیس گھنٹے چلایا اپنے ضمیر کے مطابق فیصلہ کیا۔ شکریہ جناب سپیکر۔

ملک ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، ایک منٹ، ایک منٹ ہمارے ایم پی اے صاحب نے بڑے خوبصورت الفاظ میں آپ سے ریکویسٹ کی ہے تو میری بھی آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ کرک کے متعلق رولنگ دے دیں کہ ایک کمیٹی بن جائے کیونکہ وہ تو نہ ہمیں ڈی سی دے رہے ہیں جو انہوں نے اس Disaster یہ طوفان وغیرہ میں جو Damages ہوئے ہیں اور انہوں نے اخراجات کئے ہیں، ہم تھک گئے ہیں، وہ نہیں دے رہے ہیں، لہذا میں میاں صاحب کی سپورٹ کرتا ہوں، بڑے خوبصورت انداز میں آپ سے التجاء کی کہ آپ رولنگ دے دیں کہ اس کے لئے ایک کمیٹی بنائیں اور ہم اس کے ساتھ بابک صاحب کے ساتھ چلیں گے اور بتائیں گے کہ کرک کو کس طرح لوٹا جا رہا ہے؟

جناب مسند نشین: شکریہ ظفر اعظم صاحب، میاں نثار گل صاحب ایم پی اے اور ظفر اعظم صاحب نے جو بات کہی ہے تو آپ کو پتہ ہے کہ واقعی میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ یہ کرسی انتہائی قابل احترام ہے اور جو وعدہ کرتی ہے تو اس وعدے کو یا جو بات کرتی ہے اس کو پورا کرنا چاہیئے۔ جب سپیکر صاحب 27 تاریخ کو وہ آئیں گے تو میں سب سے پہلی بات ان سے یہ کروں گا کہ ان کے ساتھ جو چار دن کا جو وعدہ ہوا تھا، ان کے ساتھ جو بات ہوئی تھی اور آپ نے جو حکم دیا تھا، آپ نے جو رولنگ دی تھی، اس پر پوری طرح عملدرآمد ہونا چاہیئے۔ (تالیاں) میں ان سے یہ بات کروں گا، بہت سارے کام انسان خود کر سکتا ہے لیکن دیکھو، انہوں نے جو رولنگ دی تھی نا، اسی رولنگ کو میں کہتا ہوں کہ ان کو بتاؤں گا کہ وہ اس رولنگ کو، انکی جو رولنگ ہے، میں ان سے سفارش کروں گا کہ وہ اس پر عملدرآمد کروائیں، نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج جو ایجنڈا چل رہا ہے، میں صرف اسی پر بات کروں گا، میں تو منسٹر صاحب سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ وہ ذرا یہ بتا دیں کہ صوبے کے جو یہ حالیہ بارشوں سے نقصانات ہوئے ہیں، ریلیف کے لئے صوبائی حکومت نے کتنا فنڈ رکھا ہے، فنڈ ہے بھی یا نہیں ہے؟ ذرا ہمیں یہ پتہ چل جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ میری تو خوش قسمتی یہ ہے کہ ان کا تعلق بھی ضلع ایبٹ آباد سے ہے، اس دفعہ چیئرمین صاحب، جو بارشیں ہوئی ہیں، وہ ایک ریکارڈ بارشیں ہوئی ہیں اور اس سے بڑے نقصانات اور تباہی ہوئی ہے، اگر آپ دیکھیں سرکاری عمارتوں کو تو میرے حلقے میں ایک پرائمری

سکول ہے، گلی بٹنگی یو سی نگری بالا میں ایک پرائمری سکول کی عمارت گر گئی ہے، دوڈسپنسریاں ہیں، ایک ہے ہاڑی کھیترا اور ایک کیالا پائیں میں، PK-37، دوڈسپنسریاں گری ہیں اور بیرن گلی کا جو روڈ تھا، اس کے دونوں پل بہہ گئے ہیں اور اب لوگوں کو آنا جانا وہاں پہ بہت مشکل ہو گیا ہے، یعنی اگر بارش ہو جائے تو انہیں بہت دور سے پھیر کر آنا پڑتا ہے، تو میں یہ منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جو سرکاری عمارتیں گری ہیں یا جو روڈ کے نقصان ہوئے ہیں، چیئرمین صاحب، ذرا میری طرف اگر آپ دیکھیں، میں آپ سے مخاطب ہوں، تو کیا ان کا کوئی حل ہے؟ اور اس کے علاوہ جن لوگوں کے مکانات گرے ہیں اور اس میں جو لوگ زخمی ہوئے ہیں یا فوت ہوئے ہیں، ان کے بارے میں منسٹر صاحب بتادیں کہ جن لوگوں نے ڈی سیز صاحبان کو درخواستیں دی ہیں تو ان کے اوپر بھی کیا کوئی یہ فنڈ دے سکتے ہیں، کتنی جلدی دے سکتے ہیں؟ ایک بیرن گلی گاؤں میں بجلی گری ہے، آسمانی بجلی وہاں پہ بہت زیادہ بارش ہوئی ہے اور وہاں پہ ایک عورت فوت ہوئی ہے، ایک زخمی ہے اور اس بندے کے کوئی مال مویشی کافی سارے نقصانات ہوئے ہیں، اس کی درخواست بھی ڈی سی صاحب کے پاس پہنچی ہوئی ہے تو کیا اس کے لئے بھی کوئی مدد ہو سکے گی یا نہیں ہو سکے گی؟ ایک بات میں چیئرمین صاحب، آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، آپ کی چیئر پر سپیکر صاحب، موجودہ سپیکر مشتاق احمد غنی صاحب بیٹھے تھے اور میں نے توجہ دلاؤ نوٹس گلیات کے حوالے سے یہاں پر فلور پہ میں نے پیش کیا کہ پچھلے سال جو برفباری ہوئی ہے، گلیات میں جب وقفے وقفے سے تقریباً 17 سے 22 فٹ برف پڑی ہے اور اس میں میں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس برفباری سے واٹر سپلائی سکیمیں متاثر ہوئی ہیں، روڈز، لنک روڈز متاثر ہوئے ہیں اور لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں، تو گلیات کو آفت زدہ علاقہ قرار دیا جائے، سپیکر صاحب نے ادھر منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے تھے شکیل صاحب جو ریونیو منسٹر ہیں، ان سے ریسپانڈ کروایا اور انہوں نے چیف منسٹر صاحب کے Behalf پہ اسمبلی میں مجھے ایشورنس دی کہ گلیات کو آفت زدہ قرار دینے کا میں یہاں پہ آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور سپیکر صاحب نے رولنگ بھی دی تھی، مارچ میں یہ واقعہ ہوا ہے اور ابھی تک اس کے اوپر کوئی عمل درآمد نہیں ہوا، جب میں نے منسٹر صاحب سے بات کی کہ آپ نے یہ وعدہ کیا تھا اسمبلی میں چیف منسٹر صاحب کے Behalf پہ تو انہوں نے کہا کہ سیکرٹریٹ سے مجھے ابھی تک انہوں نے لیٹر ہی نہیں لکھا ہے، تو ابھی آپ دیکھیں آپ چیئر پہ بیٹھے ہیں اگر سیکرٹریٹ بھی، ممبران اسمبلی جب کوئی بات کرتے ہیں اور اس کو وہ آگے نہیں چلاتے ہیں تو یہ تو سیکرٹریٹ کی بھی غلطی ہے، کیوں نہ سیکرٹریٹ کی طرف سے اس معاملے کو جو

ایشورنس دی گئی ہے، وہ نہیں اٹھایا گیا تو سپیکر صاحب، ہم کس سے گلہ کریں، ہم کس سے سپیکر صاحب، گلہ کریں؟ ادھر سارے رونے والے بیٹھے ہوئے ہیں، دلاسہ دینے والا مجھے کوئی نظر نہیں آتا، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ منسٹر صاحبان بھی بیچارے اسی لئے اسمبلی میں نہیں آتے ہیں کہ جب یہ ممبران کو کوئی ایشورنس دیتے ہیں، ان کو یقین دہانی کرواتے ہیں، اس پر عمل درآمد نہیں ہوتا تو اس لئے یہ اسمبلی میں نہیں آتے ہیں کہ ہم جائیں گے تو ظاہر بات ہے کہ کوئی نہ کوئی ممبر آواز اٹھائے گا، تو میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ آج چونکہ قلندر لودھی صاحب ادھر بیٹھے ہوئے ہیں، جو چیزیں، سرکاری بلڈنگیں جو گری ہیں اور جو روڈز متاثر ہوئے ہیں، ان کی میں نے نشاندہی کی ہے، اس کے اوپر بھی بات کریں گے اور جو لوگ جن کے مکانات گرے ہیں اور وہ مرے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں، ان کے بارے میں بھی ذرا مجھے تفصیل سے بتائیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آنریبل ممبر، عبدالسلام آفریدی صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جی جی، وایئ۔

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: عبدالسلام صاحب، یو سیکنڈ، دوئ، وایئ جی تاسو۔

نکتہ اعتراض

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate</u>: I would like to draw your kind attention to rule 15 of the Rules of Business, 1988, please readout rule 15:

"15. Powers of Person Presiding.- The Deputy Speaker or other Member competent to preside over a sitting of the Assembly under the Constitution or these rules shall, when so presiding have the same powers as the Speaker when so presiding and all references to the Speaker in these rules shall in that case be deemed to be references to any such person so presiding."

یعنی آپ کے پاس یہ پاور ہے Shall، تو اب آپ کے پاس وہی پاور ہے، استعمال کر سکتے ہیں جو سپیکر صاحب کے پاس پاور ہے، رولنگ بھی دے سکتے ہیں، Any direction بھی دے سکتے ہیں، آرڈر بھی پاس کر سکتے ہیں، تو اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا جو میاں صاحب نے آپ سے رولنگ کی

گزارش کی ہے تو آپ رولنگ پاس کر سکتے ہیں، Under rule 15، پوری آپ کے پاس پاور ہے۔ تھینک یو۔

جناب مسند نشین: دیکھو، خوشدل خان صاحب، میں یہ Rule 15 میں نے بھی پڑھا ہے، پہلے سے بھی پڑھتا آیا ہوں، یہ بالکل میرے پاس اختیارات ہیں لیکن میں نے کہا کہ، لیکن جو رولنگ ہمارے آنریبل سپیکر صاحب نے دی ہوئی ہے اور وہ موجود نہیں ہیں، میں ان کے نوٹس میں لاؤں گا کہ وہ یہ رولنگ دے دیں، لہذا آپ دیکھو بار بار اس پر کر رہے ہیں لیکن وہ رولنگ وہی دیں گے، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا، ان سے درخواست کروں گا، Emphasize کروں گا کہ وہ رولنگ دے دیں، دیکھو اس کے بعد کہیں اور بھی آئے گا کہ ایک رولنگ کے اوپر دوسری رولنگ نہیں آسکتی، ایک رولنگ کے اوپر دوسری رولنگ نہیں آسکتی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، آپ کو یہ پتہ بھی ہے کہ آپ کے پاس یہ پاور ہے، اگر آپ پھر نہیں کرتے ہیں تو پھر آپ اس Oath کی Violation کر رہے ہیں جو آپ نے Oath لیا ہے کیونکہ آپ نے اپنے Oath میں یہ کہا ہے کہ میں قانون کی پابندی کروں گا، آپ نے اس میں کہا کہ میں رولز کی پابندی کروں گا، آپ نے یہ حلف اٹھایا ہے کہ میں آئین کی پابندی کروں گا کہ جب آپ کو یہ پتہ بھی ہے کہ میرے پاس یہ پاور ہے اور آپ کو پتہ بھی ہے کہ ان کا جو مسئلہ Genuine ہے تو آپ کو رولنگ دینی چاہیئے اور اگر آپ Rule پاس نہیں کرتے اور سپیکر کو چھوڑتے ہیں تو پھر آپ اس Oath کی خلاف ورزی کرتے ہیں جس کو آپ نے اٹھایا ہے یہاں پر اور اس Oath میں یہ لکھا ہے کہ I abide by the rules, I will abide by Law, I will abide by the Constitution سر، یہ آپ مطلب یہ ہے کہ آپ دے دیں رولنگ۔

جناب مسند نشین: خوشدل خان صاحب! Already ruling آئی ہوئی ہے، ایک رولنگ کے اوپر میں دوسری رولنگ نہیں دے سکتا، ایجنڈے پہ آئیں، ایجنڈے پہ۔

جناب محمد عبدالسلام: جناب سپیکر صاحب! کچھ دیر پہلے ایک معزز رکن کنڈی صاحب نے اپنی تقریر میں موجودہ حکومت پہ نااہلی کے الزامات لگائے، تھوڑا میں اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، حقیقت یہ ہے کہ موجودہ حکومت کے وزیراعظم صاحب کو پاکستان کی سپریم عدالت نے صادق اور امین کا لقب دیا ہے جبکہ ان کے لیڈران کچھ نااہل اور کچھ جیلوں میں پابند سلاسل پڑے ہوئے ہیں۔

خیبر پختونخوا کے عوام کی تاریخ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ تبدیلی کے لئے ووٹ دیا ہے مگر جب وہ حکومتیں عوام کے ساتھ وعدوں پر اپنے منشور پہ نہیں چلیں تو پھر عوام نے ان کو مسترد کر دیا اور واحد پاکستان تحریک انصاف کی حکومت تھی جنہوں نے عوامی امنگوں کے مطابق 2013 سے 2018 تک بہترین طریقے سے حکومت چلائی اور 2018 کے الیکشن میں عوام نے پہلے سے زیادہ اکثریت کے ساتھ موجودہ حکومت پر اعتماد کیا، یہ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کی اہلیت تھی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ نااہلی نااہلی کا جو شور مچا رہے ہیں، یہ عوامی مینڈیٹ کی توہین کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ابھی موضوع کی طرف میں آتا ہوں۔ موجودہ مون سون کا جو سیزن چلا ہے، اس میں ٹوٹل صوبے میں 182 اموات ہوئی ہیں اس مون سون کے سیزن میں اور 98 زخمی ہیں جبکہ 241 مکانات کو مکمل یا جزوی نقصان پہنچا ہے۔ جناب سپیکر! 8.2 ملین روپے کی امداد تقسیم ہو چکی ہے جبکہ باقی بہت جلد تقسیم ہو جائے گی۔ کنڈی صاحب نے کچی کے علاقے کی طرف، کچی ڈی آئی خان کے علاقے کی طرف انہوں نے بات کی تھی، اس کے متعلق سپیکر صاحب، وہاں پر کچی کے علاقے میں دو افراد زخمی جبکہ تین اموات ہوئیں اور 67 مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ وہاں پر ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن نے 1.3 نقد رقم تقسیم کی ہوئی ہے جبکہ وہاں بھرپور۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: عبدالسلام صاحب! آپ زبانی پڑھیں، کاغذ سے نہ پڑھیں نا، ہاں اس طرح بولیں۔

<u>جناب محمد عبدالسلام</u>: اچھا، فوڈ اور نان فوڈ آئٹمز، فوڈ اور نان فوڈ آئٹمز تقسیم ہو چکے ہیں، امدادی رقوم میں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کے پاس فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہے۔ پچھلی حکومتوں میں ضلعی ایڈمنسٹریشن صوبے سے منظوری لیتی تھی جبکہ موجودہ حکومت، اسی حکومت نے اس معاملے کو آسان بنانے کے لئے ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو مکمل اختیار دیا ہوا ہے تاکہ بروقت اور آسانی کے ساتھ متاثرین کو قدرتی آفات کی امداد مل سکے۔ جناب سپیکر صاحب! اس حکومت نے پالیسی سے ہٹ کر بھی انسانی بنیادوں پر خطیر رقم خرچ کی ہے، اس کی زندہ مثال تربیلا ڈیم کے کشتی متاثرین اور کوہستان بس روڈ حادثے کے متاثرین کو امدادی رقم کی تقسیم ہے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب! موجودہ حکومت نے جنگلی جانوروں سے متاثر افراد کے لئے بھی Releif Compensation Policy کی منظوری دی ہے اور زمینداروں کی فصلات کے نقصان کی تلافی کے لئے بھی Relief Compensation کی منظوری دی ہوئی ہے۔ والسلام، شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب مسند نشین: جناب سردار محمد یوسف صاحب، ایم پی اے۔

سردار محمد یوسف زمان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب چیئرمین، بڑے اہم موضوع پر بات ہو رہی ہے اور جہاں پر عوام کا نقصان ہوتا ہے چاہے وہ بارشوں سے ہو یا طوفان سے ہو یا طغیانی سے ہو تو اس میں جانی نقصان بھی ہوتا ہے، مالی نقصان ہوتا ہے، جائیداد کا نقصان ہوتا ہے اور اس حوالے سے اسمبلی میں میرے خیال میں بحث کرنے کے ساتھ ساتھ جہاں اگر کوئی قانون میں کمی بیشی آتی ہے یا محسوس ہوتی ہے تو اس پر بھی بات ضرور ہونی چاہیئے کہ کس طریقے سے ان کو Accommodate کیا جا سکے یا ایسا نقصان جو کہ عوام کا ہوا ہے تو اس کو کس طرح Cover کیا جا سکتا ہے؟ تاہم ایک بات تو مجھے یہ دیکھ کر بڑی حیرانگی بھی ہوئی کہ ابھی معزز ممبر صاحب بات کچھ اور Topic اور، وہ اور کوئی بات کر رہے تھے پچھلی حکومتوں کی اور میرے خیال میں محترم منسٹر صاحب جو حاجی قلندر لودھی صاحب، ان کے لئے میرا خیال ہے ان کے Behalf پر انہوں نے جواب دیا ہے، پتہ نہیں یا کہ اپنی طرف سے جواب دے دیا تاہم ابھی میرے خیال میں منسٹر صاحب نوٹ کر رہے ہیں اور ایک تو جنرل ایک پالیسی ہے اس حوالے سے پورے صوبے میں جہاں اگر Compensation کے لئے قانون سازی کی ضرورت ہے، اس حوالے سے بھی بات ہوئی تھی۔ دوسرا جہاں تک علاقائی سطح پر جو نقصان وغیرہ ہوا ہے تو اس کو کس طریقے سے پورا کیا جائے؟ اس سلسلے میں ایک تو اگر جانی نقصان ہوتا ہے یا مالی نقصان ہوتا ہے، جہاں ان کو ریلیف دینے کی بات ہوتی ہے متاثرہ لوگوں کو اور اس میں بہت تاخیر ہوتی ہے اور اس کی منظوری پہ ایک لمبا پراسیس ہوتا ہے، نیچے سے جو رپورٹ ہوتی ہے پٹواری سے لے کر پھر آگے جا کر کافی ٹائم اس پر خرچ ہوتا ہے تو جہاں متاثرین کو اگر ریلیف مل جائے وقت پر تو یہ ان کے ساتھ ایک بہت بڑا ایک تعاون بھی ہو گا اور وہ وقتی طور پر ان کو Compensate جو کیا جائے گا، اس سے ان کو فائدہ بھی ہو گا۔ دوسری بات جناب سپیکر، جو Death Compensation ہے یا اس کے ساتھ جو Injured کی Compensation ہے اور اس کے ساتھ جو پراپرٹی کی سب سے بڑی بات ہے، ابھی جو نلوٹھا صاحب نے بات کی کہ وہاں بارشوں کی وجہ سے اور اسی طریقے سے گلیات ہے یا مختلف علاقوں میں اور فصلوں کا نقصان ہوتا ہے، زمینوں کا نقصان ہوتا ہے تو اس کے لئے وہ آفت زدہ علاقہ قرار دیا جاتا ہے، اس کے بعد ان کو Compensate کیا جاتا ہے۔ اب جہاں مارچ یا اپریل میں بارشیں ہوئی ہیں، ابھی تک یہ فیصلہ ہی نہیں ہوا کہ وہ علاقہ آفت زدہ قرار دیا یا نہیں دیا اور جو ان لوگوں کو ریلیف ملنا چاہیئے تھا وہ تو نہیں ملا۔ یہ تو اگر آفت زدہ قرار دینے کے بغیر

Compensate نہیں ہو سکتے تو اس سے تو ان لوگوں سے فائدہ بھی نہیں ہوا ہے لیکن اس میں ضرور ترمیم ہونی چاہیئے۔ میں جہاں تک سمجھتا ہوں اور ٹائم اس کے لئے فکس ہونا چاہیئے کہ اس کی رپورٹ Within fifteen days یا Within one month آئے، یہ تو نئی ایک بات ہو، وہ چھ مہینے گزر جائیں، چار مہینے گزر جائیں اس کے بعد ان لوگوں کی رپورٹ آئے گی اور وہاں جو لوگوں کو نقصان کا معاوضہ دیا جائے گا، تو اس سلسلے میں جہاں بارشوں سے فصلوں کا یا زمینیوں کا نقصان ہوتا ہے اس کو Calamity Act کے تحت کوئی کوریج نہیں ہے حالانکہ اس میں اس کی کوریج ہونی چاہیئے، بہت سارے لوگ ہیں، دریا کے کنارے جو ان کی زمینیں ہیں، دریاؤں میں طغیانی آتی ہے وہ ساری زمین بہہ جاتی ہے اور ان کی فصل ساری ختم ہو جاتی ہے، مثلاً دریائے کنہار، ہمارے علاقے میں اکثر اوقات بارشوں کی وجہ سے طغیانی آتی ہے تو ان مکانوں کے ساتھ زمین بھی بہہ جاتی ہے اور فصلیں بھی تباہ ہو جاتی ہیں تو اس کا کوئی میرے خیال میں کوئی معاوضہ اس کے لئے فکس نہیں ہے اور اس میں جو ٹائم رکھا جاتا ہے، اس میں کافی جو اس کی رپورٹس ہوتی ہیں، رپورٹیں وغیرہ پر کافی ٹائم خرچ ہو جاتا ہے، اس کے ساتھ ہی جو اس وقت جس طرح کہ ژالہ باری سے نقصان ہوتا ہے فصلوں کا، ہم زمیندار لوگ ہیں، چھوٹی موٹی زمینیں ہوتی ہیں تو اس میں جب تک اس کو آفت زدہ نہیں قرار دیا جاتا، اس وقت تک ان لوگوں کو Compensation بھی نہیں مل سکتی۔ تو اس سلسلے میں بھی جس طرح جہاں Death compensation ہے یا دوسری فوری طور پر کی جاتی ہے تو فوری طور پر ایک ٹائم فریم اس کے لئے ہو، اس میں اس کے ساتھ ان کی رپورٹنگ ہو اور فوری Compensation ہونی چاہیئے۔ اس حوالے سے جو بارشیں اور برف باری سے پچھلے سال نقصان ہوا، ہم نے بھی یہ بات اس فلور پر اٹھائی بلکہ نشاندہی کی کہ مختلف علاقوں، جہاں میرا حلقہ انتخاب ہے ضلع مانسہرہ ہے یا اس کے ساتھ سیرن ویلی ہے، کاغان ویلی ہے، کونچ ویلی ہے دور دراز، بارشوں کی وجہ سے برف باری کی وجہ سے سڑکوں کی حالت بہت خراب تھی اور ان سڑکوں کو دوبارہ بحال کرنے کے لئے جو فوری ایم اینڈ آر کے ذریعے جو فنڈ کی ضرورت تھی یا باقی جو فنڈ کی ضرورت تھی وہ دیا جاتا لیکن وہاں مقامی طور پر جو ڈی سی کے سامنے رپورٹ پیش کی تو اس کے لئے ان کو فنڈ وغیرہ بھی نہیں ملا اور جو سڑکیں یا Bridge ایک مثال میں آپ کو دیتا ہوں کہ میرا حلقہ انتخاب میں ایک برج ہے جس کو "ملکان برج" کہتے ہیں، 1992 کے فلڈ میں وہ Damage ہوا، آج تک اس کا Estimate بنتا جاتا رہا ہے، سارا کچھ ہوتا رہا لیکن سی اینڈ ڈبلیو نے ابھی تک اس برج کو دوبارہ تعمیر نہیں کیا اور مطلب ہے اس سے کافی خطرات بھی لاحق

ہیں۔ میں نے ایک مثال دی ہے ایک پراجیکٹ کے حوالے سے، ایک سکیم کے حوالے سے، کئی اس طرح کی ہوتی ہیں لیکن جہاں بارشوں اور برف باری کی وجہ سے نقصان ہوا، ان علاقوں کی نہ سڑکیں بحال ہوئیں نہ اس کی کوئی خاطر خواہ، ایک سڑک جو بڑی اہم سڑک ہے جو ہمارے شنکیاری سے لے کر آگے جو سرن ویلی کو جاتی ہے ایسم کے مقام پر ایک سلائڈ آئی، عرصے سے اس سلائڈ کو پھر ہم لوگوں نے مل کر اپنی مدد آپ کے تحت اس کو ہٹایا، پھر ڈسٹرکٹ کونسل سے تھوڑی بہت رقم ملی، وہ سلائڈ ہٹائی گئی ہے لیکن محکموں سے جب بھی رجوع کرتے ہیں، محکمہ کہتا ہے ہمارے پاس پیسے ہی نہیں ہیں اور ان کے پاس اگر پیسے نہیں ہیں تو وہ پیسے جاتے کہاں ہیں؟ یہاں سے اگر حکومت منظوری دیتی ہے تو وہ ڈیپارٹمنٹ وہاں کیوں نہیں، فوری نوعیت کی جو ایک ضرورت ہے وہ پوری کیوں نہیں کی گئی؟ اس وجہ سے میں تو یہ کہوں گا کہ جس طرح اپوزیشن کا جو ایجنڈا ہے، آج دو دن ہوئے کل مہنگائی پر بات ہوئی، آج یہ بارشوں اور طغیانی کے حوالے سے بات ہو رہی ہے لیکن حکومت اس کا نوٹس لے، حکومت ذرا سنجیدگی کا بھی اظہار کرے، یہ ایک Formality بھی تو نہیں ہونی چاہیئے کہ چلو ایک بات کر دی اس کا جواب کوئی بھی ممبر بھی اٹھ کر دے دیتا ہے لیکن ذمہ دار ممبر، ذمہ دار حکومت جو منسٹر ہے اس کو جواب دینا چاہیئے اور پھر اس کی ایک ذمہ داری ہے کہ وہ گورنمنٹ اس پر عمل درآمد بھی کرائے لیکن اگر اس طرح کی بات نہیں ہو گی تو پھر تو کوئی فائدہ بھی نہیں گا۔ اس لئے جناب سپیکر، ہمیں امید ہے کہ ہمارے جو سینیئر منسٹرز ہیں جو یہاں ایک Age کے لحاظ سے ہم کہتے ہیں، باقی پتہ نہیں سینیئر منسٹر شاید عاطف خان ہیں لیکن حاجی قلندر لودھی صاحب یہ نوٹ کر رہے ہیں، بہت ساری چیزوں کا اور Overall پورے صوبے میں اس طرح کے جو فوری نوعیت کے جو نقصانات ہوتے ہیں، ان نقصانات کے ازالے کے لئے کوئی ایسی حکومت کی پالیسی سامنے لائیں تاکہ اس پر فوری طور عمل ہو کر اس کا ازالہ بھی کیا جا سکے۔ تو جناب! علاقائی سطح پر تو بہت ساری باتیں ہر ممبر کا حق ہے اپنے علاقے کے جو مسائل اس کی نشاندہی کریں لیکن ایک ایسی پالیسی سامنے آنی چاہیئے کہ جس میں یہاں بات تو کرتے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد حکومت اگر نہ کرے تو اس کا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے اور اس کے لئے یعنی پابند کیا جائے ان محکموں کو جو متعلقہ محکمے ہیں، ان سے جواب طلبی کی جائے، پھر اسمبلی میں وہ بات سامنے لائی جائے۔ بہت ساری اچھی جو باتیں آئی ہیں میرے خیال میں کہ منسٹر صاحب کے پاس یہ سارا ریکارڈ ہو گا کہ ایک سال میں، پچھلے ایک سال میں کتنے اس طرح کے واقعات ہوئے، آفت زدہ جو لوگ متاثر ہوئے کتنے تھے، کتنی جانوں کا نقصان ہوا ہے، کتنی ان کی Compensation ہوئی

ہے، کتنے مکانات تباہ ہوئے ہیں بارشوں کی وجہ سے، ان کو کتنی گرانٹ دی گئی، ان کو Compensate کس طرح کیا گیا یا کتنے مال مویشی لوگوں کے تباہ ہوگئے؟ یہ سارا ریکارڈ ڈیٹا تو ان کے پاس ہوگا تو یہ ساری جو چیزیں اگر سامنے آئیں گی تو کم از کم اس سے ایک تو یہ بات ہوگی کہ حکومت کی جو کارکردگی ہے، اس کا بھی اظہار ہوگا اور دوسری بات یہ ہوگی کہ جہاں کسی کو اگر Compensate نہیں کیا گیا تو اس کی بھی نشاندہی ہو سکے گی۔ تو مجھے امید ہے کہ اس پر حکومت عملی طور پر قدم اٹھائے گی۔ بہت شکریہ جی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: شکریہ جناب سردار صاحب۔ ایجنڈا آئٹم نمبر 10 کو سمیٹتے ہوئے میں صوبائی وزیر خوراک جناب قلندر لودھی سے ریکویسٹ کروں گا کہ وہ اپنی بحث کو سمیٹ لیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک)</u>: شکریہ جناب سپیکر، آج بڑا اہم ایجنڈا آئٹم تھا اور اس پر بات کرنے سے پہلے میں شکریہ ادا کروں گا اپوزیشن لیڈر، پارلیمانی لیڈرز کا، سارے اپوزیشن ممبران کا کہ آج ان کا Attitude بڑا اچھا، بڑی نرمی سے، بڑے اچھے طریقے سے باتیں بھی کیں اور اپنا مؤقف بھی بیان کیا ہے اور بڑے تحمل سے اور آپ بھی ماشاء اللہ بہت بہترین طریقے سے چیئر کر رہے ہیں۔ تو آج کا ایجنڈا تو حالیہ بارشیں اور نقصانات کے بارے میں ہے تو اب اس میں سپیکر صاحب، بارہ لوگوں نے، بارہ سپیکرز نے اس میں حصہ لیا ہے، ہر ایک نے اپنے اپنے علاقے کی یا اپنے ڈسٹرکٹ یا اپنی Constituency کی بات کی ہے تو اس میں میں انہیں Detailed جواب دینا چاہتا ہوں۔ میں چاہوں گا کہ یہ بہت سارے دوست چلے گئے ہیں اپنی تقریریں کر کے لیکن نلوٹھا صاحب کو میں نے کہا آپ لوگ بیٹھیں کم از کم اور سردار صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ میرا کچھ خیال کر رہے ہیں، میرے پڑوسی ہیں کہ باقی کا بھی مشکور ہوں۔ سب سے پہلے درانی صاحب نے اپنی باتیں کی ہیں اس میں نقصانات کی لیکن انہوں نے بات گندم کے بارے میں کی ہے تو اس کی میں Clarification دینا چاہتا ہوں، وہ خود تو اٹھ گئے ہیں لیکن چونکہ یہ میرا ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس میں 3250 کا ریٹ ہے یہ گورنمنٹ کا، مرکزی گورنمنٹ کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اور یہ سب صوبوں کے لئے ہوتا ہے، یہ ریٹ وہی ہے اور اگر ہم کسی کو گندم دیں گے تو سبسڈی اسی لئے ہوتی ہے کہ وہ گورنمنٹ برداشت کرتی ہے اضافی ریٹ کو، تو اس کا ملوں کو اس کا نقصان نہیں ہے لیکن اگر مرکز ہی اسے 3470 کر دے جیسے پنجاب میں ہوا ہے تو پھر ہمیں بھی 3470 ہی رکھنا پڑے گا، اس کا کسی ملوں والے پر بھی بوجھ نہیں پڑتا اس کا اور کسی اور پر بھی نہیں پڑتا، یہ تو ایک مقررہ ریٹ ہے اور اس کی

سبسڈی، Subsidized ہم گندم ان کو دیتے ہیں تو اس میں اس پر نہیں فرق پڑتا۔ باقی اس میں جو باتیں کی ہیں، باقی جتنے بھی اور گندم ہی کی بات ہے کہ اس وقت سوالاکھ ٹن سے زیادہ گندم موجود ہے اور ابھی تک ہم نے ریلیز شروع نہیں کی، ہم نے ایشو نہیں کی ملوں کو، وہ ان شاء اللہ ہم اگلے مہینے اکتوبر میں کریں گے، یہ شیڈول ہوتا ہے اور چوتھے مہینے تک طے کریں گے۔ ڈھائی لاکھ ٹن کا بندوبست تو ہو گیا ہے، پنجاب گورنمنٹ سے ہمارا ابھی MoU sign ہو جائے گا، منسٹر کی بھی بات ہو گئی اور کل جب چیف منسٹر کی بھی چیف منسٹر سے بات ہو گئی ہے، ان کا منسٹر عمرے پر گیا ہوا تھا، وہ آجائے گا ایک دو دن میں اور MoU ہمارے سیکرٹری ٹو سیکرٹری سائن ہوتے ہیں وہ سائن ہو جائیں گے ان شاء اللہ اور اسی ہفتے میں یا اگلے ہفتے میں ہماری ترسیل گندم کی شروع ہو جائے گی۔ نہ کوئی ایشو ہے آٹے کا، نہ کوئی گندم کا، نہ کسی مسئلے کا وہ تو ایک ڈیپارٹمنٹ کی میں نے بات کی، اس کے بعد باقی جو باتیں ہیں، اس میں آپ کو ایک جنرل سی بات پہلے کرلیتا ہوں، اگر اس پر یہ مطمئن ہوتے ہیں تو ٹھیک ہے، ہر ایک کی میں علیحدہ علیحدہ بات بھی کروں گا تو اس میں جناب سپیکر صاحب، یہ ہے کہ ایبٹ آباد کے لئے 27 لاکھ 87 ملین رکھے گئے ہیں، اسی طرح سے بٹگرام کے لئے 20 ملین سے زیادہ رکھے گئے ہیں اور بنوں کے لئے 20 ملین سے زیادہ رکھے گئے ہیں، بٹگرام کے لئے 15 ملین سے زیادہ ہیں، بونیر کے لئے 29 ملین سے زیادہ ہیں، چارسدہ کے لئے 40 ملین سے زیادہ ہیں، چترال کے لئے 29 ملین سے زیادہ ہیں، ڈی آئی خان کے بھی 30 ملین سے زیادہ ہیں، دیر لوئر کے بھی 20 ملین سے زیادہ ہیں اور اپر دیر کے 37 ملین سے زیادہ ہیں، ہری پور کے 15 سے زیادہ ہیں اور اس طرح کرک کے 16 ملین سے زیادہ ہیں، کوہاٹ کے 10 ملین ہیں، کوہستان اپر کے 42 ملین ہیں، کوہستان لوئر کے 20 ملین ہیں، لکی مروت کے لئے بھی 15 ملین ہیں اور اس کے لئے ملاکنڈ کے لئے بھی 20 ملین ہیں اور سر، مانسہرہ کے لئے کوئی تقریباً 20 ملین ہیں، مردان کے لئے 30 ملین ہیں، نوشہرہ کے لئے 30 ملین ہے اور پشاور کے لئے 55 ملین ہیں اور شانگلہ کے لئے 30 ملین ہیں، صوابی کے لئے 30 ملین ہیں، سوات کے لئے 30 ملین ہیں، ٹانک کے لئے 20 ملین ہیں اور تورغر کے لئے 10 ملین ہیں، یہ ٹوٹل جو ہیں 66.764 بلین بن جاتے ہیں تو یہ سب کے پاس اور یہ ساری چیزیں جو ہیں یہ ڈسٹرکٹ میں، ہر ڈسٹرکٹ میں ان کے پاس موجود ہیں۔ ابھی اسی طرح سے یہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کا اپنا اس کا ڈی سی کا ہیڈ، اس کے ہیڈ آفس میں سارے اس کے آفس میں اس کا علیحدہ ایک اس کا کھلا ہوا ہے، یہ ایبٹ آباد کی میں بات کروں گا تو اس کا جو Source ہے وہ ڈپٹی کمشنر آفس ہے تو اس میں ساری چیزیں بڑی ڈیٹیل سے ہیں،

اگر میں ساری بتاؤں گا تو میرے خیال میں پانچ تو بج ہی جائیں گے لیکن چلیں میں موٹی موٹی باتیں، تو اس طرح یہ سارا ہر ڈسٹرکٹ کا اپنا اپنا، ابھی پولیٹکل جو بات ہوئی ہے اس میں جو کہ ابھی شہرام صاحب نے بھی جواب دیا تھا، کنڈی صاحب نے بھی ڈی آئی خان کے کچی کے علاقے کی جو بات کی ہے جو، دراور کیپٹن اور لغاری وغیرہ یہ کوئی سات جگہ کا انہوں نے تو اس میں کل تین لوگوں کی اموات ہوئی ہیں اور دو اس میں زخمی ہوئے ہیں، 67 ہاؤس اس میں Damage ہوئے ہیں، ٹینٹ ان کو جو ملے ہیں اور کچھ مل گئے اور باقی ان کو 200 ٹینٹ اور، اور اس کے سر، باقی وہ دو تین سومیٹ تو جس طرح یہ چیزیں دیں ہیں، ان کو پائپ لائن میں پڑی ہیں تو یہ اس کو 10 ملین سے زیادہ پیسے One million سے زیادہ پیسے مل گئے ہیں اور باقی Under process ہیں۔ اسی طرح سب ڈسٹرکٹس میں یہ چیزیں جو ہیں یہ اس میں Under process ہیں اور یہ ساری چیزیں، میں ان کو، اگر یہ چاہتے ہیں کہ ہر ایک کا اس طرح سے لیکن اس میں یہ جو کنڈی صاحب نے بات کی تھی Specific میں نے ان کی بھی کر دی ہے، اسی طرح سے کرک میں دو اموات ہوئی ہیں، ایک مرد اور ایک عورت اور فنڈز ڈپٹی کمشنر کے پاس موجود ہیں، ڈپٹی کمشنر کو وہ معاوضہ دینے کا اختیار بھی دیا ہوا ہے تو اسی طرح ایبٹ آباد میں پانچ اموات ہوئی ہیں اور اس کا معاوضہ بھی فی کس کے حساب سے 15 لاکھ روپے ہے تو یہ بھی ان شاء اللہ ان کے لئے پڑا ہوا ہے وہاں اور باقی جو چیزیں ہیں جی، بہت ساری چیزیں ہماری جو ہیں اس میں، فلڈ میں ہے جو روڈوں کی بات ہوئی ہے، سلائڈ کی بات ہو گئی ہے، چونکہ یہ میرا ایک سبجیکٹ بھی ہے تو اس میں جتنی بھی چیزیں ہیں یہ سی اینڈ ڈبلیو کے پاس ایم اینڈ آر میں پیسے ہیں اور اسی طرح سے جیسا میرا حصہ ہے اسی طرح سے سردار نلوٹھا صاحب کا بھی ایبٹ آباد میں ہے باقی ڈسٹرکٹ کا بھی اسی طرح سارے ایم پی ایز کا اپنا حصہ ہے تو اس میں جو بھی ہے، اس میں ان کا کام ہو سکتا ہے اور یہ پی ڈی ایم اے کی جو ڈیوٹی ہے اس کے مطابق اگر آپ دیکھیں تو اس میں میں آپ کو بتاتا چلوں کہ اس میں ابھی تک جو مون سون کی حالیہ بارشوں کے نتیجے میں 82 لوگ، 82 افراد جو ہیں وہ جاں بحق ہوئے ہیں اور 98 جو ہیں اس میں Injured ہوئے ہیں اور جزوی طور پر 241 گھروں کا نقصان ہوا ہے، تین سکولوں کی عمارتوں کو نقصان ہوا ہے، 189 دیگر عمارتوں، پلوں اور دکانوں وغیرہ اور پاور ہاؤس کو نقصان ہوا ہے۔ صوبے کے متاثرہ اضلاع میں تقریباً راشن چار پانچ Something tons distribute ہوا ہے، 287 ٹینٹ 227 دیئے گئے ہیں، کمبل ساری بڑی تفصیل سے ساری باتیں ہیں اور اس میں ساری چیزیں ہر چیز اس میں نوٹ ہے اور اگر یہ چاہتے ہیں، میرے بھائی چونکہ انہوں نے بڑی

Next کے اسمبلی میں اس میں بھی کاپی ایک ایک میں کو ان تو ہیں کہتے اگر کو ان تو ہیں کی میں ڈیٹیل

session میں ان کو Provide کر دوں گا جنہوں نے اس میں حصہ لیا تاکہ ان کو پتہ چل جائے کہ ہمارے ڈسٹرکٹ میں کیا ہے کیا نہیں ہے؟ اور اس کے بعد بڑی جنرل جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ہمارا ریونیو ڈیپارٹمنٹ ہے، سب سے پہلے وہ ہر چیز کو نوٹ کرتا ہے پھر اس کے بعد ڈی سی ہمارا بیٹھا ہوا ہے تو ڈی سی کے پاس ساری رپورٹس ہوتی ہیں، وہ رپورٹس پھر پی ڈی ایم اے کے پاس آتی ہیں، پھر یہ لوگ وزٹ کرتے ہیں، ٹائم لگ جاتا ہے، تھوڑا ٹائم اسی لئے لگ جاتا ہے لیکن یہ نہیں ہے کچھ ہو نہیں رہا، یہ ہو رہا ہے، کافی کچھ کوشش ہو رہی ہے لیکن باوجود اس کے کہ جو بھی چیزیں ہوں گی، میری ایم پی ایز سے ہر قسم، اپنے حلقے کے ایم پی ایز سے ریکویسٹ ہو گی کہ وہ اپنی ہر چیز کو Pursue خود کریں گے، وہ جب Pursue کریں گے، اگر کہیں انہیں Difficulty ہوتی ہے یا کہیں بھی رکاوٹ ہوتی ہے یا Create کوئی کرتا ہے تو اس کا انہیں چاہیئے کہ متعلقہ جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہے اس کا جو ہیڈ ہے، منسٹر ہے Even اگر وہ بھی نہیں ہے تو چیف منسٹر ہے، چیف منسٹر آپ کا ہے، جمعرات کو وہ بیٹھتے ہیں، صبح بیٹھتے ہیں اور رات کو سات آٹھ بجے تک وہ بیٹھے رہتے ہیں، سب کی باتیں سنتے ہیں، ان کے ساتھ اپنی ساری باتوں کو شیئر کرنا چاہیئے اور اس کے ساتھ باقی جتنے بھی ہمارے Related جو مسائل ہیں، جتنے نقصانات ہیں، اس میں اگر کسی کا کچھ رہ گیا ہے تو اس میں دوبارہ اس کو Repeat کر سکتا ہے تو اس طرح ابھی تک وہ 82 لاکھ روپیہ تقسیم ہو گیا ہے، مختلف جگہوں میں اور باقی اس میں شروع ہیں، شروعات ہیں لیکن یہ تقریباً پونے ایک ارب روپیہ اس کے لئے رکھا گیا ہے تو یہ ساری چیزیں انہیں مل رہی ہیں جی، تو باقی اس طرح جو بھی باقی کوئی چیز رہ جاتی ہے تو اس میں انہیں چاہیئے کہ اپنا Case individually اسے Take-up کریں اور اس میں جہاں بھی کہیں انہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے وہ جو بھی سمجھتے ہیں، اگر فرض کیا یہ سمجھتے ہیں کسی جگہ یہ تو میں تو Volunteer ہوں، میں تو سمجھتا ہوں میرے لئے اپوزیشن بھی بہت قابل احترام ہے اور میرے ٹریژری بنچز بھی بہت قابل احترام ہیں، جیسے سردار صاحب نے Age کے لحاظ سے کہا، میں ان سے Tenure کے لحاظ سے بھی سینیئر ہوں، Age کے لحاظ سے بھی، ویسے میں ذمہ داری سمجھتا ہوں مجھے خوشی ہوتی ہے اگر کسی کا مجھ سے کوئی کام ہو جائے اور میں کسی کے کام آ سکوں تو اس میں مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے، تو اس لئے جس کا بھی کوئی کام ہو، اس کا ٹائم نہ ہو تو مجھے دے میں ان شاء اللہ اس کا پورا Response، اس کا پورا اس کے متعلق پوری اس کو Awareness دوں گا اور پورا اس کا Response بھی کروں گا۔ In writing اس نے

کہا جیسے بھی کہ کیا ہو سکتا ہے کیا نہیں ہو سکتا، کوئی کام ہو جائیں گے کوئی کام نہیں ہو سکتے، باوجود اس کے اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں ان کی یہ بارہ چودہ جو میری بھائیوں نے بات کی ہے یعنی اگر کہتے ہیں کہ ایک ایک کو میں جواب دوں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ اس لئے میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ چاہتے ہیں تو پھر ایک ایک کا ڈسٹرکٹ شروع کرتے ہیں اور اس طرف سے شروع کریں گے کیونکہ میرے پاس ساری انفارمیشن آئی ہے اور میں بڑی تیاری سے بیٹھا ہوں لیکن یہ جنرل سی میں نے بات کی ہے کہ پیسے بھی ہیں، ریلیز بھی ہو گئے ہیں، اب ڈسٹرکٹ میں اس کے پیسے ہیں جو میں نے آپ کو اناؤنس کر دیا تھا، یہ گورنمنٹ کی طرف سے ساری چیزیں مجھے ملی ہیں اور باقی بھی ڈیپارٹمنٹ ادھر بیٹھا ہے، باقی کوئی کمی کوتاہی ہے تو وہ بھی نالج میں لائیں، جدھر بھی کوئی ہے نالج میں لائیں، اس کو بھی ان شاءاللہ Pursue کریں گے جی۔

<u>میاں نثار گل:</u> ہمیں تو نہیں پتہ ان پیسوں کا اور ہم ڈی سی کے پاس گئے، انہوں نے تو ہمارے ساتھ کوئی ایسی بات نہیں کی، ہم آپ کی بات سے Satisfied نہیں ہیں، وہاں کرک کے دو ایم پی ایز ہیں اور ہم دونوں کو اس کا پتہ نہیں ہے۔

<u>وزیر خوراک:</u> ابھی کرک، میں نے اماؤنٹ بولی ہے 15 لاکھ روپے کہ کتنا میں نے آپ کو بتایا؟ 15 لاکھ، 15 ملین میں نے آپ کو بتایا ہے، ڈیڑھ کروڑ روپیہ-----

<u>جناب مسند نشین:</u> شکریہ لودھی صاحب۔

<u>وزیر خوراک:</u> ابھی کہتے ہیں، دوبارہ میں آپ کو بتاؤں، آپ کیا چاہتے ہیں، بابک صاحب، میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اتنے بارہ لوگ ہیں ان کو میں کر دوں گا، سپیکر صاحب تو ہیں، آج مشتاق غنی، سپیکر صاحب کی میٹنگ ہے وہ تو چلے گئے ہیں اسلام آباد میں تو مجھے بھی اسی میٹنگ میں جانا ہو گا، تو ابھی اگر مطمئن ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں پھر آپ کے لئے ایک ایک، اکیلے شروع کر دوں گا، ٹھیک ہے۔

<u>جناب مسند نشین:</u> منسٹر صاحب، وائنڈ اپ کر دیں جی بس Cross talking شروع ہو جائے گی، ٹھیک ہے جی، وائنڈ اپ سپیچ کے بعد اس کے بعد تو ابھی ہم Suspension of rule کر رہے ہیں، نہیں سر، پلیز وائنڈ اپ سپیچ انہوں نے کر لی ہے۔

Suspension of rule: Ms. Rehana Ismail, to please move for suspension of rule.

قاعدہ کا معطل کیا جانا.

<u>Ms. Rehana Ismail:</u> I beg to move that rule 124 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of

Business Rules, 1988 may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move a resolution, in the House.

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 and allow the honourable Member to move her resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. Rule is suspended.

قرار دادیں

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر! یہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔ یہ ایوان صوبائی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ایم پی ایز ہاسٹل پشاور کے ملازمین کو صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ میں ضم کیا جائے جیسا کہ بقیہ صوبوں میں ایم پی ایز ہاسٹلز کے ملازمین متعلقہ اسمبلیوں کے ملازمین ہیں اور پارلیمنٹ لاجز کے ملازمین قومی اسمبلی کے ملازمین ہیں اور تمام مراعات سے مساوی طور پر مستفید ہوتے ہیں۔ ایم پی ایز ہاسٹل پشاور کی ایڈمنسٹریشن بھی صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے پاس ہے اور ایم پی ایز ہاسٹل میں اسمبلی سیکرٹریٹ کے ملازمین اسمبلی سیکرٹریٹ کی تمام مراعات سے مستفید ہوتے ہیں لیکن ایم پی ایز ہاسٹل میں پی بی ایم سی (سی اینڈ ڈبلیو) کے ملازمین اسمبلی سیکرٹریٹ کی مراعات سے محروم ہیں۔ شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: لودھی صاحب، آپ Respond کریں گے۔

وزیر خوراک: نہیں، بس ٹھیک ہے، قرارداد ہے اب آ گئی ہے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it, the resolution is passed by majority.

(Applause)

Mr. Chairman: Ms: Ayesha Bano, MPA, to please move her resolution, in the House.

محترمہ عائشہ بانو: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

It is observed with concern that prisons do not fulfill the cause of their creation, that is reformation of criminals. In jails, the emphasis is on punishment of criminal offenses, rather than rehabilitation of offenders.

The relevant department should carry out their actual purpose of ultimately rehabilitating convicts to eventually become law abiding citizens and productive members of Pakistani society.

This House demands that:

1. Concrete efforts should be made to change the concept of prisons as crime nursery.
2. Prisons should be restructured as rehabilitation centers and corrective institutions.
3. Such facilities should be provided in the prisons that after completion of sentence, the criminals could easily be mainstreamed in the society. For that, vocational training programs should be implemented within the prisons structures.
4. To enhance prison's capacity, existing prisons should be extended and new prisons should be constructed.
5. Number of juvenile prisons should also be increased to properly rehabilitate young offender to make them law abiding citizens.
6. Provision of basic necessities, including clean potable water, hygienic food and clean toilets should be ensured.

Moreover, the House demands that Pakistan Prison Act, 1894 and Prisoners Act of 1900 should be updated according to the need of time, so that concept of prisons as crime nurseries may be changed into correction facilities".

جناب سپیکر صاحب! آج کی جو ریزولیوشن تھی، ہمارے جتنے بھی کریمینلز آتے ہیں اور Conviction جب ان کی ہو جاتی ہے، ان کے لئے ہمارے Prison کا Concept change کرنا بہت ضروری ہے۔ ہمارے Prisons ایک کریمینل کے لئے ایک نرسری کی حیثیت ہے، وہاں پر اگر ایک جرم کے ساتھ جاتا ہے وہ وہاں سے Multiple طریقے سیکھ کر باہر نکل کر آتے ہیں، تو The concept of prison جو ہے اس کو چیلنج کرنا چاہیئے اور اس کو Rehabilitation اور ایک Creative وہ ہونا چاہیئے کہ کم از کم وہ جب جیل سے باہر نکلے تو وہ Rehabilitation ان کی ہوئی ہو اور Correction facility ہو۔

تھینک یو۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously. Ms. Zeenat Bibi, MPA, to please move her resolution in, the House.

محترمہ زینت بی بی: شکریہ مسٹر سپیکر۔ ہر گاہ کہ آج کل انٹرنیٹ کا استعمال عام ہو چکا ہے جس کے تعلیم کے حوالے سے بے شمار فوائد ہیں تاہم انٹرنیٹ پر فحش مواد کی موجودگی اور آج کل نوجوانوں میں انتہائی مقبول (PUBG) نامی گیم نوجوانوں میں منفی رویوں، معاشرتی اور سماجی تعلقات کے فقدان، غیر سماجی سرگرمیوں اور وقت کے ضیاع کا باعث بن رہے ہیں۔

لہذا یہ معزز ایوان صوبائی حکومت کی وساطت سے مرکزی حکومت بشمول پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی پی ٹی اے اور ایف آئی اے سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ ان سب فحش ویب سائٹس (Online Apps) اور گیمز پر پابندی لگائی جائے جو کہ وقت کے ضیاع، معاشرتی رذائل اور نوجوانوں کی بے راہ روی کا باعث بن رہے ہیں اور نوجوانوں کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین صاحب، ستاسو شکریه چې تاسو خو رولز ریلیکس کړل خو زما خیال دا دے جی، دا فورم چې دے دا د صوبې د ټولو نه لوئے سپریم فورم دے او دلته کښې یو ریزولیوشن راځی او بیا د دې اسمبلۍ نه پاس کیږی، پکار دا ده چې دا اول Circulate شی چې مونږه اوګورو چې ریزولیوشن کښې څه دی؟ اوس ظاهره خبره دا ټول کولیګز دی، یو ممبر د یو ځائې نه پاځی او هغه خپل قرارداد اووائی او تاسو "نو یا یس" د ممبرانو نه

واخلئ نو زما خیال دا دے چې دا ډیره زیاته عجیبه طریقه ده، دا به اوس یو انسان خپل ذاتی نظر رااوړے وی ذاتی نظر اوګوره داسې بوډاګان هم مونږسره ناست دی نو هغوی ته هډو پته اونه لګی مشرانو ته نو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: No والا دغه خوئے هم ددې Concept د پاره کوؤ۔

جناب سردار حسین: نه جی، نه نه، زه دا وئیل غواړم چې اوس مثال یو ممبر به خپل ذاتی نظر راوړے وی او ددې اسمبلئ نه به ئے د قرارداد په شکل کښې پاس کوی، اوس مثال پکار دا ده چې یو قرارداد تاسو لا راشی تاسو رولز ریلیکس کړئ نو دا لازمه ده چې دلته ممبران دی کاپیانې تاسو تقسیم کړئ چې آیا هغوی سره ایګری کوی د هغوی پارټی ورسره ایګری کوی، دلته خو ټول آزاد خلق نه دے ناست، دا خو د پارټو ممبران ناست دی او چې کوم ممبران مثال قرارداد راوړی نو آیا د هغوی د خپل پارلیمانی لیډر نه تپوس کړے دے که نه ئے دے کړے؟ دا ممبر که د هرې پارټئ دے، د هغه ذاتی نظر دے، دا د هغه دپارټئ نظر دے، دا د چا نظر دے، دا د چا سوچ دے جناب چیئرمین صاحب، دا ډیره زیاته ضروری ده۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: بابک صاحب، ما ستاسو دا پوائنټ نوټ کړو خو زه دا وایم چې بعضې قرارادونه چې سړے اوګوری، تاسو که دا اوس دا دلته چې کوم پاس شو، دا نن زه دا وایم چې دا د داسې نوعیت نه دی چې په هغې کښې د یو پارټئ د یو منشور یا د هغې د یو کوم پروګرام چې دے دهغې په خلاف ورزئ کښې یا په دغه کښې راځی، ما دا دوه درې دا چې زر زر اوکتل نو څه بالکل داسې کیدے شی۔

جناب سردار حسین: ستاسو به خبره صحیح وی خو مونږ ته خو دا قرارداد کاپی چا نه ده راکړې چې مونږه ئے اوګورو چې آیا مونږه هم Yes اووایو که څه اووایو۔۔۔۔۔

جناب مسند نشین: داسې جی اوس یو قرارداد داسې راغے په یو ځائې جی، مونږه هم مخکښې نه وو کتلے، هغه هم مونږه هم دغه شان اووئیل او پاس مو کړو،

ددې طرف نه ستاسو د طرف نه راغلے وو، نو دا جی دلته دا بس ټهیک ده د دې د پاره څه لاره پکار ده، هر طرف نه اسمبلئ کښې-----

جناب سردار حسین: نه لار ئے جناب چیئرمین صاحب، دغه چې کوم ممبر دلته هر ممبر ته حق دے، دلته هر ممبر ته حق دے، که هغه کال اټینشن راؤړی که ایډجرنمنټ راؤړی که ریزلیوشن راؤړی، دا هغه ته حق دے خو نور هاؤس خو د هغې پابند نه وی کنه، جناب چیئرمین صاحب، مونږ دا وایو-----

جناب مسند نشین: بس زه جی سیکرټریټ ته دا مونږه انسټرکشنز ورکوؤ چې دوئ دې آئنده د پاره دا Circulate کوی، هر قسمه قرارداد چې راځی د ټولو نو هغه ریزلوشن چې وی هغه دې Circulate کوی۔

Ms. Sajida Hanif, MPA, to please move her resolution, in the House.

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین، مونږ سره خو کاپی نشته۔

جناب مسند نشین: نو دا اوس چې یو قرارداد اول دلته د اپوزیشن د طرف نه راغے، خفه کیږئ مه، هغه هم دغه شان اوګرځیدو نو ټول خلقو هغې باندې Yes یا No اووئیل، نو زه دا وایم چې نن چې کوم راغلی دی دا به پریږدو بیا به ورپسې داسې بیا به Circulate کوؤ کنه، دا اوس ساجده حنیف بی بی یو دغه رااوړے دے او که تاسو وایئ خو بابک صاحب، دا په وړومبی ځل خو داسې نه کیږی کنه، دا په وړومبی ځل داسې کیږی، آئنده د پاره به په دې سلسله کښې هم داسې کوؤ، ما دوئ ته اووئیل جی۔

جناب سردار حسین: جناب چیئرمین، زه دا وایم چې دا کاپیانې پکار ده چې مونږ ته راکړې شوې وې د مخکښې نه او مونږ کتلې وې۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب چیئرمین صاحب، یہ بابک صاحب کی بات ٹھیک ہے نا، یہ پہلے سے دینی چاہیئے نا۔

جناب مسند نشین: جی بابک صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن بابک صاحب، یہ جو ابھی ایک بچی جو زہریلی گولیاں کھاتی ہیں مطلب یہ کہ یہ کوئی Harmful نہیں ہے، میں نے یہ دیکھ لیا کہ اس کے اندر کوئی اس قسم کا کوئی وہ نہیں ہے قرارداد کے اندر جو کہ کسی کی پارٹی، سیاسی پارٹی کے منشور کے خلاف ہو، کسی ہمارے قومی

وحدت کے خلاف ہو، وہ تو یہی ایک Simple سی چیز ہے کہ گولیاں نشہ آور گولیاں کھاتی ہے تو اس کے لئے کوئی سد باب ہونا چاہیئے، میرے خیال میں یہ اگر بابک صاحب، اگر آپ لوگ کہتے ہیں تو میں اس کی وہ کر دیتا ہوں، کوئی بری بات نہیں ہے، آپ پڑھیں۔

محترمہ ساجدہ حنیف: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ ہر گاہ کہ پاکستان میں خودکشی کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور لوگ مختلف طریقوں سے اپنی جانوں کا خاتمہ کر رہے ہیں لیکن جس طریقہ کار سے خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے وہ گندم کو محفوظ رکھنے کے لئے استعمال ہونے والی زہریلی گولیاں ہیں۔ پچھلے چند دنوں میں ان گولیوں کے کھانے سے خودکشی کے تین واقعات سامنے آئے ہیں، اس کے علاوہ اور بہت سارے واقعات ہیں جو آپ سب کے علم میں ہوں گے۔

لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ایسے واقعات کا سد باب کیا جائے اور ان جیسی گولیوں کی خرید و فروخت کو منظم کیا جائے کیونکہ یہ چیزیں ہمارے کام کی ہیں، ہم لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں گندم کو Preserve کرنے کے لئے لیکن آپ نے سنا بھی ہوگا، دیکھا بھی ہوگا، گاؤں میں اس کی شرح بہت زیادہ ہے، دو بندے آپس میں لڑتے ہیں، ساس بہو کی لڑائی ہوتی ہے، بہو جا کے یہ گولی کھا لیتی ہے، چھوٹے بچے رہ جاتے ہیں۔

جناب مسند نشین: بس جی ستاسو دا دغه مخې ته راغـے بی بی، بس مونږ دا-----

محترمہ ساجدہ حنیف: ټهیک شو، ډیره مهربانی۔

Mr. Chairman: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. وایئ جی، وایئ تاسو خو

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب، شکریه۔ دا خو ما تاسو ته درکړے دے، لیکلے مې دے نو پوائنټ آف آرډر باندې ئے اووایم که نه داسې دا اووایمه؟ دا د سپیشل فورس دا پولیس د هغوی د څلورو شپږو میاشتو نه تنخواه بنده ده، دلته وزیر اعلیٰ صاحب اعلان هم کړے وو، مونږه ئے ډیر مشکور یو، شکریه ئے ادا کوؤ ځکه چې په دې یو کال کښې اجتماعی او د دې قام ګټه هم دغه شوې

ده چې دا سپیشل فورس ئے مستقل کړی دی، ریگولر کړی دی، د هغې باوجود ئے هم نه هغه ریگولر اعلان اوشو، څه صحیح آرډر او نه شو او ورسره نوټیفکیشن ئے نه دے شوے او ورسره ئے تنخواه بنده ده د څلورو شپږو میاشتو نه، دا خو غریب خلق دے، پینځلس زره روپئ تنخوا ئے ده او هغه پینځلس زره روپئ هم چې هغه بچو له یونسی، څه به خوری نو دا لودهی صاحب ته دا درخواست کوؤ چې دا ایشورنس راکړی چې یره دا چې اوس نه لاړ شی که خیر وی نو ددې بندوبست به کوې او هغه ته به زړه تنخواه آزادوی اور وزیر اعلیٰ صاحب به ددې نوټیفیکیشن باقاعده دخپل اعلان پاسداری کوی نوټیفیکیشن به جاری کوی۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کریم خان صاحب، تاسو۔

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت)</u>: تهیک شوه جناب سپیکر صاحب، چې وزیر اعلیٰ صاحب Ruling ورکړے دے نو خا مخا څه پراسیس به وی، څه نوټیفکیشن به دهغې به څه Screening کیږی، ان شاءالله دا به Pursue کوؤ، تاسو له د دې خبرې۔۔۔۔۔

<u>جناب بهادر خان</u>: زما دا درخواست دے چې د دوئ دا نوټیفکیشن اوشی او دا تنخواه ئې آزاده شی۔

<u>معاون خصوصی (برائے صنعت و حرفت)</u>: تهیک شوه جی، تهیک شوه جی، خبره به اوړو ان شاءالله او ستاسو چې څه مدعا ده هغه به سر شی۔ ډیره مهربانی۔

<u>Mr. Chairman</u>: The sitting is adjourned till 10:30 a.m, morning of Friday, 27th September, 2019.

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 27 ستمبر 2019ء صبح ساڑھے دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)